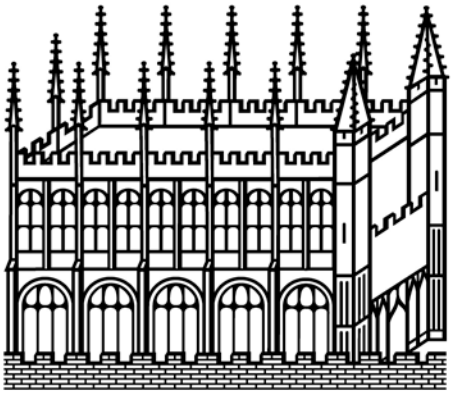


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

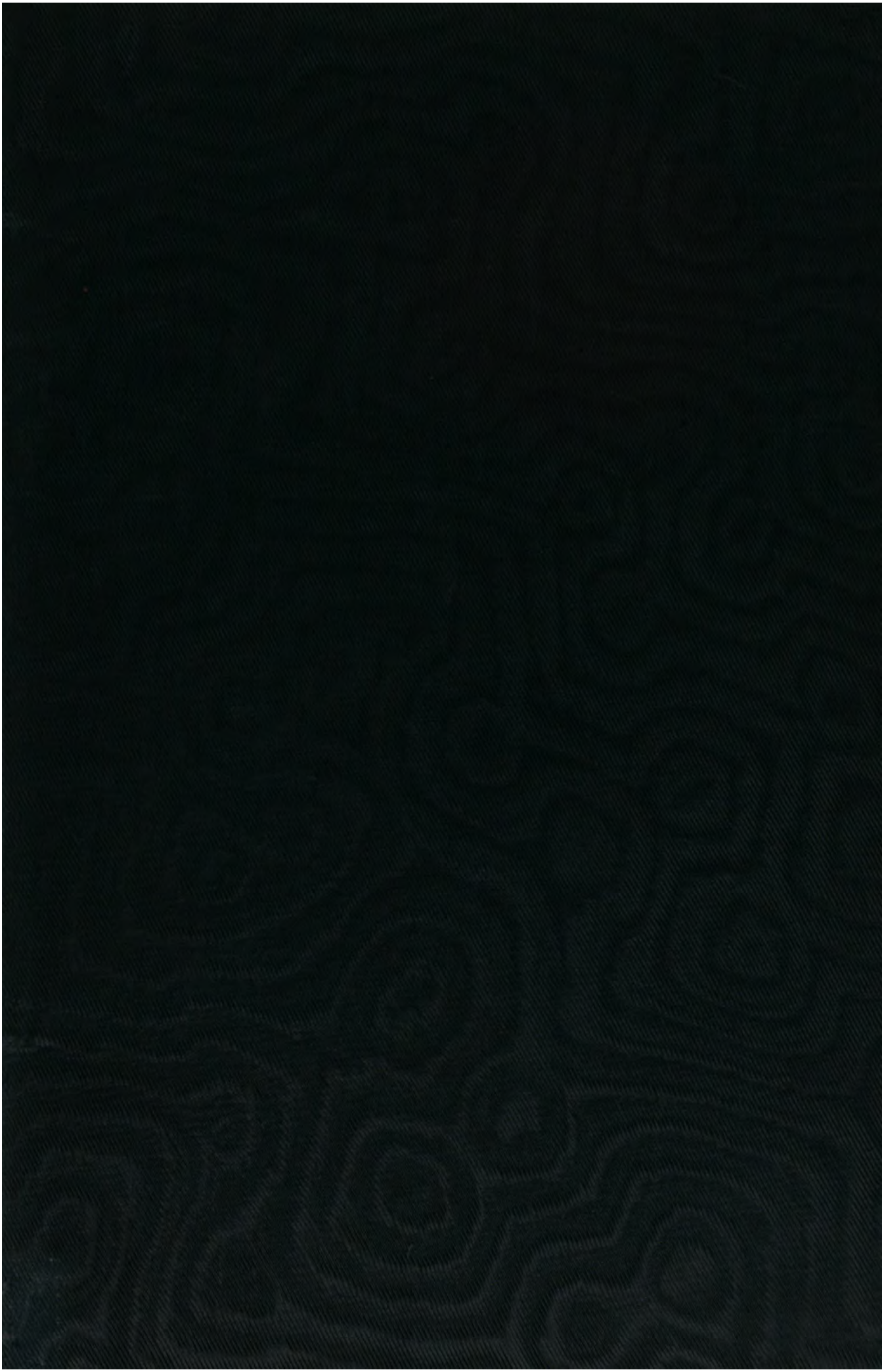
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



INDIAN INSTITUTE

سدا حفظ مین اپنے رکھیو خدا — تو اپنی ہمسے نیکیجو جدا — گذر ترے فضل سے ہے آلہ — نہین تو گنہ ہمکو کرتے تباہ

ترے فضل ہی نے بچایا ہمین — عذاب والم سے چھڑایا ہمین — اگر فضل تیرا نہوتا رفیق — تو ہم چاہ ذلت مین رہتے غریق

کرم فضل ہی کا رکھیو ہمپر مدام — بحق محمد علیہ السلام — الٰہی مرا خاتمہ ہو بخیر — سوا تیرے اوس دم نہو یاد غیر

نہو جان کنی کی اذیت بہت — نہو موت کی یعنی شدت بہت — ترے وصل کے شوق کے روبرو — اذیت نہ معلوم ہو مثل مُو

یہ نرمی ہو مقبوض یہ روح پاک — رہے چین و آرام سے زیر خاک — الٰہی نہو قبر مین کچھ عذاب — وہان بھی ترا رحم ہو نہ عتاب

پھر آخر کو دن حشر کے اے کریم — مجھے بخشدیجو بفضل عمیم — کرم سے عنایت سے اپنے وہان — مسرت سے رکھیو مجھے ہمعنان

وہان نار دوزخ رہے مجھسے دور — بسرعت کرون پل سے بارب عبور — میسر ہو پھر مجکو دیدار بھی — فقط یہ نہ بس وصل دلدار بھی

بیون باخوشی حوض کوثر سے جام — بدست علی شاہ عالیمقام — الٰہی دعا مین یہ ہو دین قبول — بحق رسول و بحق بتول

گنہ پر نہ میرے نظر کر رحیم — مگر اپنی رحمت کو دیکھ اے کریم — گنہ میرے یارب ہین بے انتہا — ولے تیری رحمت کے آگے ہین کیا

مجھے تیری رحمت بس ہے غرور — گنہ ہو نکاہر چند ہے یہان فتور — گنہگار ہون ہو بہو روسیاہ — گناہون کے اندر خراب و تباہ

اگر مین تو بندہ ہون اور تو خدا — یہ رشتہ تو ہرگز نہین ٹوٹتا — تو صاحب ہے میرا مین ترا غلام — مجھے تو نے پیدا کیا لاکلام

تجھے چھوڑ کر کہان جاؤن مین — بھلا ایسا صاحب کہان پاؤن مین — خدائی کا صدقہ خدا کے کریم — مجھے ست دکھانا عذاب حمیم

مری عیب پوشی ہی کیجو سدا — یہان اور وہان خالق دوسرا — مرے کام و نون جہان کے تمام — بنا دے تو اے مالک خاص و عام

تاریخ

دعا ہو قبول اے یارب یہ میری — من و دست و دامان آل رسول

مؤلف

ہوا جب ختم ذکر قتل شبیر — کہ میرا ہے وہی یار و مددگار — بھرا از بسکہ تھا دل مین مرے غم — ہوئی تاریخ بھی اوسکی غم یار

خاتمۃ الطبع

جودت طبیعت ناظر و شاعر شیوہ بیان شیخ عزیز الرحمن متخلص بعزیز سلمہ اللہ العزیز شاگرد رشید استاذ الشعرا خواجہ محمد نصیر صاحب مرحوم تلمیذ مولوی امیر احمد صاحب مرحوم

بیکتا قلم یہ ناسخ قلم کاتب شہادت محمدت کی تمنا مین ہے صفحہ کاغذ مین بھی وہی بات ہے جو کہ کربلا مین ہے مدادکہ بہ رنگ خون رواں ہے تو سفید مضمون رنگین نعت مین جگر خون تشنگی کا نشان ہے کیون نہ بیان واقع ہو کہ مصائب کربلا اور تواب اوس مقدس جا مین کتاب مستطاب شہادت معدودہ مخزن تالیف لطیف منبع حکمت نابغہ فطانت نشان حکیم نصر اللہ خان کا مطبع فیض بنع صاحب اقبال و رونق افزای کشور دافع بلیہ معمور کانپور مین اہتمام منصرم بالکمال لالہ بشیشور دیال سے ماہ فروری ۱۸۷۶ عیسوی کو تکمیل طبع واقع ہو

بسمہ وکرمہ

الٰہی بحق رسول خدا
الٰہی بحق علی مرتضےٰ
الٰہی بہ زہرا کہ ہے وہ بتول
شریف النسب بنت حضرت رسول

الٰہی بحق حسینؑ و حسنؑ
کہ ہے اونسے تازہ نبی کا چمن
الٰہی بزین عابدین دین پناہ
الٰہی بہ باقر حبیب آلہ

الٰہی بجعفر ولی خدا
الٰہی بکاظم شہ اتقیا
الٰہی بموسا رضا شاہ دین
الٰہی بحق تقی خوش یقین

الٰہی بحق نقی نیک ذات
برائے شہ عسکری خوش صفات
الٰہی بمہدی دین دادگر
برائے ہمہ آل خیر البشر

الٰہی بصلحا علما ر دین
الٰہی بزہاد و فضلای دین
الٰہی بحق شہیدان پاک
الٰہی بحق شریفان خاک

نبی کا مجھے عاشق زار کر
مئ عشق حیدر سے سرشار کر
غم آل احمد سے غمگین رکھ
مرا دین حسنین کا دین رکھ

مرے دل مین ہر دم ہو یاد رسول
سدا ہو مرے سینہ من جبتول
شہیدونکی غم مین رہون صبح و شام
دم مرگ تک محو حب نبی

مجھے رکھہ تمنا ہے میری یہی
عنایت سے دنیا مین اونکا جمال
زیارت مجھے بھی ہو اوسکی نصیب
یہی آرزو ہے مرے یا مجیب
منور کر اوس سے کے انوار سے

اگرچہ مین عاصی ہون ناپاک ہون
کہ ناچیز ہون بدتر از خاک ہون
مگر تجھسے امید ہے بیشمار
مجھے اے خداوند آمرزگار

توجہ سے تیرے اگر دہ رسول
کرے عرض میری خدایا قبول
کہ دیدار اپنا دکھا دے مجھے
مزہ وصل کا تک چکھا دے مجھے

نہین ہے بعید از کرم اے خدا
اگرچہ مین عاصی ہون سرتاسپا
گنہگار ہر چند ہون لاکلام
کہ مین ہو گیا ہون گنہ خود تمام

توقع ہے پر اوسکے دیدار کی
دل و جان کو امید ہے یار کی
توقع کا میری یہی ہے سبب
کہ دیکھا برا اور بھلا مین نے سب

چمن اور گلخن پہ ڈالی نظر
سبھی پاک و ناپاک دیکھے مگر
یہ دیکھا کہ خورشید عالی مقام
دکھاتا ہے جلوہ سبھونکو مدام

شعاع اوسکی پڑتی ہے جب خاک پر
تو پڑتی ہے ہر پاک و ناپاک پر
اسی طرح وہ مہر سپہر ہدیٰ
محمد نبی مصطفےٰ مجتبےٰ

اگر مہربانی سے اوسکے یہان
نہ میری لیاقت پہ کھے کچھ نظر
عنایت ہی منظور ہو سربسر
نمودار ہو مجھپہ جلوہ کنان

تعجب نہین اوسکے اشفاق سے
کہ غربت سے دنیا مین کہیو سدا
صفات حسن اور اخلاق سے
خدایا مری اور ہے یہ دعا

بحق محمدؐ بحق علیؑ
سلامت رہے دین و ایمان بھی
برائے نبی و برائے ولی
رہے چین سے یہ دل و جان بھی

شریعت طریقت حقیقت کا نور
منور ہو جان نور عرفان سے
مرے دل مین بھر دے وہ سوز و گداز
مشرف ہو دل حق کے فیضان سے

الٰہی مسلمان و مومن تمام
خصوصاً مرے دوست اور قرباً
رہین دو جہان مین سدا شاد و کام
یہان اور وہان خوش رہین دائما

مجھے میری اولاد سے شاد رکھ
دل اونکی طرف سے تو آباد رکھ
بچا نا سدا شر شیطان سے
یہان اور بہان اور طوفان سے

پانی کے کہ بڑی بڑی لکڑیان جلانے کو ہوتی ہین اور وہ نہین جلتی ہین مگر جبکہ چھوٹی لکڑیون کو اور چھوٹی چھیپٹون کو جلاتی ہے تو پھر بڑی لکڑیان بھی جلتی ہین اور تحقیق مین ڈرتا ہون کہ کہین ہین جہنم کی چھوٹی لکڑیون مین سے نہون پھر آپ جوان ہوکے اور بہت عزت اور حرمت کے ساتھ رہے اور بادشاہ بہت آپکی خدمت کرتا رہا پھر آپکو بھی کسی مردود نے زہر دیا اور آپ نے انتقال کیا قبر شریف آپکی سرمن رائے مین اپنے قبلہ گاہ کے پاس ہوئی اور آپکے بعد وفات کے ایک فرزند ارجمند باقی رہے کہ نام مبارک انکا امام محمد الحجۃ ابو القاسم ہے اور نام آپکا موتمن بھی کہتے ہین بوقت وفات پدر بزرگوار اپنے کے پانچ برس کے تھے واہب العطایا نے اون شکوفہ گلزار نبوت کو چھٹپن کے زمانہ مین علم اور حکمت بخشی تھی اور لڑکپن ہی مین امام و پیشوا اور ہادی ہوگئے تھے صواعق مین لکھا ہے کہ آپکا نام قایم منتظر بھی ہے اور اسکی وجہ یہ کہا ہے اسواسطے کہ آپ مدینہ مین دفعتاً ایسے گم ہوئے اور غائب ہوگئے کہ کسو پر اونکے غائب ہونے کی حقیقت نہین کھلی ہے اور بعضی کتابون مین لکھا ہے کہ آپ سرمن رائے مین ایک سرداب کے بیچ مین غائب ہوگئے ہین شیعہ کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی آخر زمان یہی محمد بن عسکری ہین کہ لوگونکی نظرون سے غائب رہین گے اور آخر زمانے کے قیامت کے قریب ظاہر ہونگے اور اہل سنت و جماعت کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی اولاد فاطمہ سے قیامت کے قریب پیدا ہونگے اور وہ اوس محمد فرزند عسکری کے وہ نہین ہین الغرض بالاتفاق سب کے نزدیک یہ ہے کہ حضرت امام مہدی آخر کو قیامت کے نزدیک ظہور کرینگے اور تمام عالم کو عدل و انصاف اور امن و امان سے پر کر دینگے اور بعد ظاہر ہونے کے سات برس یا آٹھ برس یا نو برس جیوین گے بعد اوسکے گل گشت بہشت فرماوینگے **فائدہ** جاننا چاہیے کہ مین نے اس رسالہ کو اوپر ایک نقل کے اور مناجات کے اور تاریخ کتاب کے ختم کرتا ہون نقل یہ ہے کہ ایک شخص نے خواب مین حضرت امام حسین علی النبی و علیہ السلام کو دیکھا اور عرض کی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس وقت کہ آپکی پیاسی حلق پر خنجر چلا ہوگا تو آپ کو کمال تکلیف اور رنج گذرا ہوگا آپنے فرمایا اوس وقت کی خوشی اور راحت کا احوال مت پوچھ اس قدر مزا آرہا تھا کہ یہ جی چاہتا تھا کہ کاٹنے کے تمام کانٹے جنگل کے خنجر بن جاوین اور اس حلق پر بار بار چل جاوین **بیت**

کشتگان خنجر تسلیم را ہر زمان از غیب جانے دیگرست

ابیات

عاشقون کا امتحان ہے کچھ اور عشق کا دودمان ہے کچھ اور خنجر عشق کے ہین جو کشتہ
ہر زمان اونمین جان ہے کچھ اور جانجان اونمین بہت لیکن میرے دلبر کی آن ہے کچھ اور یون تو افضل ہین بیرنگ مگر
آل احمد کی شان ہے کچھ اور قصہ غم ہزار ہین یارو آیہ استان ہے کچھ اور رشک صد باغ ہے تن شبیر
واہ یہ گلستان ہے کچھ اور یون تو اہل سخن بہت ہین وصال لیکن اپنا بیان ہے کچھ اور

مناجات

چھڑوا دیئے اور آپ ایک بلند مکان پر بیٹھا اور لوگ سب ہٹ گیے اور حضرت امام علی نقی کو بلایا اور حالانکہ جانور
گونج رہے تھے اور غل مچا رہے تھے حضرت امام ممدوح حسب طلب متوکل کے تشریف لائے اور صحن خانہ مین رونق افزا ہوئے
اور زینہ پر چڑھنے لگے تو متوکل کے پاس جاوین اور وہ جانور خاموش ہو کر آپکے پاس آئے اور گرد و پیش آپکے ہو گئے
اور اپنا سر اور منہ آپکے بدن مبارک سے ملنے لگے اور کھلا ظاہر بیان کرنے لگے اور آپنے بھی اونپر ہاتھ پھیرا اور آہستہ سے
اونکو مس کیا پھر آپ اوپر گئے اور متوکل کے پاس بیٹھے اور کچھ باتین کین پھر وہان سے رخصت ہو کر صحن مین آئے اور ان
جانورون نے پھر کھلا ظاہر بیان آپکے ساتھ کین بعد اسکے آپ اوس محل سے برآمد ہوئے اور اپنے دولت خانہ مین تشریف لیگئے
متوکل نے تحفہ تحائف اور مال و اسباب بہت آپکی خدمت مین بھیجا اور آپ شہر سر من راے مین مقیم تھے اور وہین
آپکا دولتخانہ تھا چند مدت سے پھر بسبب کسی مرض کے آپنے اس خاکدان پر ملال سے طرف محل اقدس ذوالجلال کے
انتقال فرمایا اور قبر شریف آپکی سر من راے مین اوسی گھر مین کہ جہان انتقال فرمایا تھا ہوئی ہے بعد وفات کے چار
بیٹے بیٹیان آپکی باقی رہین ہین افضل اور اشراف سب مین حضرت امام عسکری ہین نام آپکا حسن ہے اور لقب عسکری ہین
اور خالص اور ذکی اور سراج ہے نقل کرتے ہین کہ ایک دن حضرت امام حسن عسکری طفولیت کے زمانہ مین یعنی چھٹ پن
لڑکون کے درمیان مین تھے کہ بہلول دانا کا گذر ہوا بہلول نے دیکھا کہ اور لڑکے کھیل رہے ہین اور حضرت امام حسن عسکری رو رہے
ہین بہلول نے جانا کہ اور لڑکون کے پاس کھلونے اور کھیل کی چیزین ہین اور حسن عسکری کے پاس کچھ نہین شاید
اسواسطے روتا ہے بہلول نے آپسے کہا کہ اے لڑکے تیرے کھلونے اور کھیل کی چیزین مین خرید لاؤن تا تو بھی کھیل مین مشغول
ہووے پس فرمایا آپنے بہلول کو کہ اے کم عقل ہم واسطے لہو و لعب اور کھیل کود کے نہین پیدا کیے گئے ہین بہلول نے کہا تو کہ کسواسطے
پیدا کیے گئے ہین فرمایا علم کیواسطے اور عبادت کے واسطے بہلول نے کہا کہان سے جانا تو نے اسبات کو فرمایا اللہ تعالے کے کلام سے
أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ یعنی حق تعالی فرماتا ہے کہ اے لوگو پس گمان تمھارا یہ ہے
کہ ہمنے تمکو عبث اور لغو ہی پیدا کیا ہے اور تم یہ سمجھے ہو کہ تمھاری رجوع اور بازگشت ہماری طرف نہووے گی یہ بات نہین ہے بلکہ تمکو علم اور عبادت کے لیے
پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف رجوع کیے جاؤگے اور جزا اور سزا پاؤگے پھر کچھ اور باتین کر کر اور بہلول سے باتین سنکر حسن عسکری غش کھا کر گر پڑے پس جبکہ
ہوش مین آئے بہلول نے کہا اے لڑکے کیا ہوا تجکو تو ابھی لڑکا چھوٹا معصوم ہے کوئی گناہ تیرے ذمہ پر نہین یعنی اس قدر خدا تعالے
سے کیون خوف کرتا ہے پس فرمایا سن تو اے بہلول مان کو دیکھتا ہون وقت پکانے طعام کے اور گرم کرنے

حضرت ابو حنیفہ امام اعظم بھی آپکے شاگرد ہین اور سفیان اور یحیی وغیرہ اکابر علماے مجتہدین سے آپکے شاگرد ہین اور آپ بھی زہر سے شہید ہوے اور حضرت امام حسین کے گنبد مین دفن ہوے اور اولاد مین آپکے چھ شخص باقی رہے سب سے عالم اور عارف زیادہ تر حضرت امام موسی کاظم ہین اور علم اور خلق آپکا کمال مرتبہ مین تھا اور مستجاب الدعوات تھے کہ عراق کے لوگ آپکو باب قضاء الحاجات کہتے تھے اور آپنے ہارون رشید کی قید مین شہر بغداد مین وفات پائی لکھتے ہین کہ آپکو بھی رشید نے زہر دلوایا تھا اور بغداد مین جانب غربی مین دفن ہوے اور وہان آپکی قبر ہے کہ زیارتگاہ خلائق کی ہے اور آپکی اولاد مین سینتیس لڑکے اور لڑکیان رہین یعنی سب تیس اور سات شخص آپکے بعد اولاد مین باقی رہے سب مین افضل اور اکمل حضرت امام موسی علی رضا ہین دریاے مواج علم عرفان کے ہین حضرت معروف کرخی کہ بڑے خدا کے ولی ہین اور امام اور اوستاد ہین حضرت سری سقطی کے وہ حضرت علی رضا کے غلام اور دربان ہین اور اوس جناب سے فیضیاب ہین مامون بیٹا ہارون رشید کا آپکا معتقد اور بہت مخلص تھا اور اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کیا تھا اور اوسکے ارادہ مین یہ تھا کہ آپکو اپنا ولیعہد کرون طوس کی سرزمین مین بسبب کسی مرض کے آپکی وفات ہوئی قتل سے اور زہر سے نہین ہوئی مزار آپکا ہارون رشید کے قصبہ مین ہے اور اب وہ مزار شریف مشہد مقدس کہلاتا ہے خلق اللہ دور دور سے واسطے زیارت کے آتی ہے اور برکت حاصل کرتی ہے اولاد آپکی پانچ بیٹا بیٹی رہے افضل سب مین امام محمد اور لقب اونکا تقی اور جواد اور قانع ہین اور علم اور فضل مین بے بدل اور طریقت اور معرفت مین بیمثل ہین اور آپکو بھی زہر دیا ہے اور بعد وفات کے حضرت امام موسی کاظم کی قبر کے پیچھے آپ کو دفن کیا ہے بغداد مین اور بعد آپکے دو بیٹے اور دو بیٹیان باقی رہی ہین اولی اور افضل حضرت امام نقی ہین نام آپکا علی ہے اور لقب نقی اور ہادی اور عسکری اور ناصح اور متوکل ہین صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ ایک عورت نے متوکل بادشاہ کے حضور ہین آکر کہا کہ مین شریفہ ہون یعنی سیدانی ہون پس متوکل نے چاہا کہ دریافت کرے تا یقینی معلوم ہووے کہ یہ سیدانی ہے پس متوکل نے حضرت امام نقی سے پوچھا آپنے فرمایا کہ اولاد حسن اور حسین کا گوشت حرام ہے درندہ جانورون پر یعنی شیر اور بھیڑیا اور بیدو وغیرہ کہ جانور پھاڑ کھانے والے ہین وہ سیدون اور سیدانیون کو نہین پھاڑتے اور گوشت اونکا نہین چباتے اور نہین کھاتے متوکل نے درندہ جانورون کو منگایا اور اوس عورت کو بلایا جب اوس عورت نے وہ جانور دیکھے کہا کہ مین جھوٹ کہتی تھی مین سیدانی نہین ہون لوگون نے متوکل سے عرض کی کہ اسبات کا امتحان کیا چاہیے اور آزمایا چاہیے متوکل نے اپنے محل مین صحن کے بیچ درندہ جانور کئی

ہین چار وہ کہ ذکر اونکا ابھی ہوا اور پانچوان محمد اور چھٹا جعفر اور بعضی تواریخ مین بجائے محمد کے عمر لکھا ہے اور کربلا مین ۸ تھے مین سے ایک حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام باقی رہے ہین اور بعضی تواریخون مین لکھا ہے کہ عمر حسین بھی باقی رہے ہین اور عمر اونکی چار برس کی تھی اور قافلہ اہل حرم کے ساتھ شام کو یزید کے پاس بھی گئے ہین اور اوس مردود نے بہت پیار کیا اور بہت پیار کی کرتے ہین بہت کمین ہین اور اوس مردود نے اپنے سینہ سے لگایا ہے اور پیار کیا ہے واللہ اعلم لیکن یہ بات بالاتفاق ہے کہ اسمین کچھ اختلاف نہین ہے کہ نسل حضرت امام حسینؑ کی حضرت امام زین العابدین سے جاری ہے اور کسسے نہین اور بیٹیان ایک تو حضرت فاطمہ صغرا کہ نکاح اونکا عبداللہ سے کہ پوتے ہین حضرت عثمان کے ہوا ہے اور فاطمہ صغری بہت عابدہ زاہدہ فاضلہ عارفہ تھین اور دوسری سکینہ کہ کربلا مین خرد سال تھین اور کربلا کی لڑائی مین حضرت مرتضی علی کے فرزند محمد بن حنیفہ وغیرہ اور حضرت امام حسینؑ کے فرزند حسن مثنے کہ شامل نتھے سبب یہ ہے کہ پہلے سے کسی طرف ملکون کے ان صاحبونکو سفر درپیش آیا تھا اور گئے ہوئے تھے اور محمد بن حنیفہ کو حضرت امام حسین خود مدینہ مین چھوڑ آئے تھے **فائدہ** جاننا چاہیے کہ حضرت علی امام زین العابدین بہت بڑے عالم فاضل عابد زاہد عارف باللہ ولی اللہ ہین والی کشف و کرامات صاحب خوارق عادات ہین ہزار رکعت نفل کی ہر روز پڑھتے تھے جس وقت پانی آپکے روبرو آتا تھا تو رنگ چہرہ مبارک کا زرد ہو جاتا تھا تشنگی اہلبیت کی اور بیکسی اپنی یاد آتی تھی اور آپ اس قدر روتے تھے کہ آنکھون کے نیچے سے گوشت گل گیا تھا اور غار اوس مقام مین ہو گئے تھے اور دعا غار مین بھر دیتے تھے مروان کے بیٹے نے یعنی عبدالملک نے مدتون تک قید رکھا قید خانہ مین بیڑیون اور زنجیرون کے اور آپ اندوہ گرانبار کے سجدہ کیا کرتے تھے قید خانہ مین سے غائب ہو جاتے تھے اور بیڑیان اور زنجیرین وہین اوتری پڑی رہتی تھین اور پھر قید خانے مین ظاہر ہوتے تھے اور بیڑیان اور زنجیر پہن لیا کرتے تھے اور اپنے رنج اور اذیت پر صبر فرماتے تھے یہان تک کہ عبدالملک مرا اور اوسکا بیٹا ہشام حاکم مدینہ ہوا اور اوس مردود نے حضرت امام زین العابدین کو زہر دلوایا اور آپ نے وفات پائی اور بقیع مین نزدیک قبر حضرت امام حسن کے دفن کئے گئے اور گیارہ بیٹے اور چار بیٹیان آپکی بعد باقی رہین اور سب مین کامل مکمل علم مین اور زہد مین اور ولایت مین اور معرفت مین حضرت ابوجعفر امام محمد باقر ہین مناقب اور فضائل اونکے بیحد و نہایت ہین شور فرزور اونکے علم و عرفان کا اظہر من الشمس ہے اونکو بھی ظالمون نے زہر دیکر شہید کیا ہے اور قبر آپکی بھی بقیع مین حضرت امام حسن اور حضرت عباس کے گنبد مین ہے اور اولاد مین آپکے چھ شخص باقی رہے سب مین افضل اور اکمل حضرت امام جعفر صادق تھے کہ وہ خلیفہ اور وصی اپنے باپ کے ہوئے اور تمام ملکون مین آپکے علم اور معرفت کی دھوم تھی اور دور دور کے ملکون سے اور شہرون سے لوگ جوق جوق آتے تھے اور علم تحصیل کرتے تھے اور علم ظاہری اور باطنی سے فیض یاب ہوتے تھے

پاس گیا مین یعنی اون دنون مصعب بن زبیر مسلط ہوا تھا اور کوفہ کا حاکم تھا دیکھا مین نے کہ مصعب کے روبرو سر مختار کا رکھا ہوا ہے جس مقام مین ابن زیاد کا سر رکھا ہوا تھا مختار کے روبرو اور خلقت جمع ہے پھر بعد ایک مدت کے اوس جگہ گیا مین عبد الملک بن مروان کے پاس یعنی اون دنون مین عبد الملک بن مروان حاکم تھا اور مالک کوفہ کا تھا دیکھا مین نے کہ سر مصعب بن زبیر کا روبرو عبد الملک بن مروان کے رکھا ہوا ہے جس جگہ سر مختار کا روبرو مصعب کے رکھا ہوا تھا یہ نقل کرنیوالا کہتا ہے کہ مین نے اوس سے کہا یعنی عبد الملک بن مروان سے کہ اس محل مین چار سر ایک مقام پر مین دیکھ چکا ہون اب پانچوان سر تیرا ہے خدا نہ دکھاوے اس طرح تیرے سر کو پس عبد الملک بن مروان نے اوس محل کو توڑ ڈالا اور ڈھا دیا الغرض بعد شہادت حضرت امام حسین کے قریب تین برس کے بعد یزید پلید درکات جہنم مین داخل ہوا اور قریب آٹھ برس کے بعد ابن زیاد اور عمر سعد اور شمر اور باقی قاتل اہلبیت کے دوزخ مین پہونچے حاصل کلام کا یہ ہے کہ آٹھ برس کے عرصہ مین سارے مردود عاقبت نامحمود ساتھ کمال ذلت اور خواری کے نابود ہو گئے کہ نام و نشان اونکا نہ رہا اور قبرون اپنی مین دیکھتے ہونگے کہ کیا اونپر گذرتی ہوگی اور قیامت کو دیکھینگے کہ کیا حال بدحال ہوگا جس وقت حضرت خاتون قیامت سیدہ بی بی خون آلودہ حضرت امام حسین کا لیکر ہاتھ مین پایہ عرش کو پکڑینگی اور اللہ تعالے سے داد فریاد کرینگی اور داد خون حسین اور اہل بیت کی مالک حقیقی سے چاہینگی چنانچہ یہ بات روایات سے ثابت ہے یقین ہے کہ اوس وقت عرش بھی لرزیگا اور قیامت برپا ہوگی اور حضرت امام حسین کے قاتلون کا حال جو کچھ ہوگا شاید وہ عذاب کسی سے دیکھا بھی نہ جاویگا الامان الامان الامان

نظم

اے ذریعا جسگھڑی خیر النسا — اور کہین گی یا الٰہی الغیاث — اوسگھڑی کیا عرش کا ہوویگا حال
ہے یہ پیراہن مرے شبیر کا — داد دے عالم پناہی الغیاث — اور گھبرا کر کہیگا یا ذوالجلال
ہاتھ سے پکڑینگی عرش کبریا — کر مرا انصاف تا ہو محکوم چین — اور کریگا عدل حاکم بے ریا
جا بجا اسمین ہے خون دلگیر کا — قتل ہو جب کیا میرا حسینؑ — ظالمونکا حال ہوویگا تباہ
اور کیسا ہوگا قہر ذوالجلال — حشر بھی بھولیگا اپنے حشر کو — اونکی آنکھونمین جہان ہوگا سیاہ
اور کریگا عدل حاکم بے ریا — یہ قیامت مین قیامت ہے سنو — دوزخ اپنی طرف کھینچے گی شتاب
ظالمونکا حال ہوویگا تباہ — داد زہرا جبکہ دیوویگا خدا — اونپہ ہوویگا طرح طرح سے عذاب
اونکی آنکھونمین جہان ہوگا سیاہ — دیکھ خلقت حق سے مانگے گی پناہ — اور رکھے گی الامان باری آلہ

فائدہ جاننا چاہیے کہ لاد حضرت امام حسین علیہ السلام کی چار بیٹے اور دو بیٹیان ہین بیٹے تو علی اکبر علیہ السلام اور علی اوسط علیہ السلام یعنی امام زین العابدین اور علی اصغر اور عبد اللہ ہین اور بعضے کہتے ہین کہ علی اصغر امام زین العابدین کا نام ہے اور وہ لڑکا شیر خوارہ کہ جسکو تیر لگا تھا وہ عبد اللہ ہے اور بعضی روایتون سے ثابت ہوتا ہے کہ چھ بیٹے

اور اہل عراق کے درمیان اختلاف آپسمین پڑا کسونے کسیکو خلیفہ کیا اور کسینے کسو کو اور ہر طرف مدت تک فتنہ و فساد برپا
رہا اس اثنا مین دوستدار اہلبیت کے کہ کربلا مین حضرت امام حسینؑ کے شامل نہوے تھے اور اون سے آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی مدد نہ بن آئی تھی اپنے دلون مین بہت شرمندہ اور پشیمان ہوئے اور سب نے چاہا کہ اس عار اور ننگ کو اپنے سے
کھودین اور حضرت امام حسینؑ کے خونمون سے عوض اور بدلا لیوین پس ہزارون آدمی کوفہ کے جمع ہوئے اور مختار کو
اپنا سردار کیا اور مختار حاکم اور مالک ہوا اور مختار مین اور عمر سعد مین جنگ عظیم ہوئی مختار کی فتح ہوئی اور قتل ہوئے
اور مارے گئے بری صورت سے اور بدحال سے چھ ہزار وہ لوگ کہ جنہون نے قتل کیا تھا اہل بیت کو کربلا مین اور عمر سعد بھی
مارا گیا اور واصل جہنم ہوا اونمہ بھی برے حال سے قتل ہوا اور مختار نے گھوڑون سے اوس مردود نابکار کے سینہ
اور پیٹ کو پامال کروایا بعد اوسکے ابن زیاد شام کی طرف سے موصل مین آیا ساتھ تیس ہزار فوج کے اور
مختار نے کوفہ سے فوج اوسکے مقابلہ اور مقاتلہ کے لئے بھیجی دونون فوجون مین جنگ عظیم ہوئی مختار کی فوج نے فتح
کی اور ابن زیاد اور اوسکے یار سب مارے گئے دریاے فرات پر دسوین تاریخ محرم کے بیچ سال اونہتر کے یعنی ساٹھ
اور نو کے ہجرت سے اور سال شہادت حضرت امام حسینؑ کے ہفت سال کے بعد یعنی ساٹھ برس کے بعد اور مختار کی
فوج کے سردار نے سر ابن زیاد کا اور اوسکے مصاحبون اور یارون کا کوفہ مین مختار کے پاس بھیجا دار الامارہ مین
سر اوس نابکار کا اوس مقام مین مختار کے سامنے رکھا گیا کہ جس مقام مین سر مبارک حضرت امام حسین کا روبرو ابن زیاد
بدنہاد کے رکھا گیا تھا اور اس سے عجیب زیادہ یہ قصہ ہے کہ جس وقت سر نامبارک ابن زیاد کا روبرو مختار کے رکھا گیا اور سر
اوسکے یارون کے بھی رکھے کہ لوگ کہنے لگے آیا آیا آیا کہ ناگاہ ایک سانپ آیا کہ وہ سرون پر پھرا اور ابن زیاد کی ناک مین
گھسا اور دیر تک اندر رہا کہ مغز کھا گیا پھر نکل گیا اور لوگون کی نظرون سے غایب ہوگیا کہ تھوڑی دیر کے بعد لوگ
کہنے لگے آیا آیا آیا وہ سانپ پھر آیا اور پہلا سا عمل کیا پھر نکل کر چلا گیا اور پھر آیا الغرض تین مرتبہ یہ نمونہ غضب
الہی کا ابن زیاد پر خدا تعالے نے خلقت کو دکھایا اور عجیب قصہ ایک اور ہے کہ نقل کرتا ہے عبد الملک بن عمیر کہ ایک مرتبہ مختصر
دار الامارۃ مین ابن زیاد کے پاس گیا مین کیا دیکھتا ہون کہ خلق کی دو صفین اوسکے پاس ہو رہی ہین یعنی آدمیون کا ہجوم ہے
اور سر حسین علیہ السلام کا ایک سینی مین اوسکے روبرو داہنی طرف رکھا ہوا ہے پھر بعد ایک مدت کے مختار کے پاس گیا مین دیکھا
مین نے کہ سر ابن زیاد کا روبرو مختار کے رکھا ہوا ہے اور خلق جمع ہو رہی ہے پھر ایک مدت کے بعد مصعب بن زبیر کے

اصغر معصوم کا حلق ضعیف — اس طرح ہو زخمی تیر بلا — اپنے بابا کی تڑپ کر گر گو دین — دم مین ہو وے راہی راہ بقا

اور سکینہ بھی بلک کر یون کہے — ہائے میرا چھوٹا بھائی کیا ہوا — رنج سے یہ دیکھکر وہ شاد ہین — ہون ذبیح نیچ قوم دغا

ملک دنیا سے کرین اون دم سفر — چھوڑ کر سبکو بدست کربلا — اے یزید بیوفا تیرے سبب — یہ ہوا ہے حال آل مصطفے

تو نے دنیا کے لیے اے بدسرشت — دین اپنے کو ڈبویا مطلقا — اور دنیا بھی نہ تیرے ساتھ — اے لعین دین کی ہرگز وفا

جانتا ہے تو ہے تیرے گور مین — جو گذرتا ہوگا تجھپر ماجرا — دیکھ لیگا حشر کے دن ہی وہان — اس عمل کی جو تجھے ہوگی سزا

دوستان آل احمد کو تمام — ملک جنت عزو راحت دے خدا — ذلت اعدا سے دل اونکا ہو خوش — ہے وصال بخت جان کی یہ دعا

فصل جاننا چاہیے کہ حضرت زین العابدین علیہ السلام مدینہ مین گوشہ نشین رہے اور کسی لڑائی جھگڑے مین کسیکے شریک نہین ہوئے اور اس اثنار مین کسو موذی نے آپ کو اذیت بھی اور رنج بھی نہین دیا مگر تمام عرب کے ضلع مین جابجا جنگ و جدال اور حرب و قتال آپسمین رہی الغرض بعد موت یزید پلید کے اوسکے ایک فرزند کو خلیفہ کیا کہ وہ جوان صالح اور بہت نیک بخت تھا چالیس دن اوسنے خلافت اور حکومت کی اور چالیس دن کے اوس نیک سیرت نے خلافت اور سلطنت کو ترک کیا اور کہا اوس شخص کے دادا سے سلطنت مین یہ ہوا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لڑائی ہوئی اور حالانکہ حق بجانب علی کے تھا اور اوس شخص کے باپ سے سلطنت مین یہ ہوا کہ اوسنے قتل کیا آل نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مباح کیا شراب کو اور خراب کیا کعبۃ اللہ کو اور نہ چکھی اوسنے حلاوت خلافت کی پس مین نہین قبول کرتا تلخی خلافت اور سلطنت کی تم جسکو چاہو خلیفہ کر دیا نہ کر دو یہ کہکر گھر مین جا بیٹھا اور پھر باہر نکلا بعد چالیس دن کے اس بات سے اوسنے اس سرائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی خدا کی قدرت ہے کہ ایسے بد کا ایسا بیٹا ہوا اور ایسے بد طینت سے ایسا نیک سیرت پیدا ہوا یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ یعنی پیدا کرتا ہے حق تعالی زندہ کو مردے سے اور زندہ سے مردے کو یعنی اچھے کو برے سے اور برے کو اچھے سے **ابیات** عجب ہے حضرت خالق کی قدرت

جدی ہر شے کی اوسنے کی ہے خلقت — کوئی ہے خوب اور کوئی برا ہے — کوئی غافل ہے کوئی باخدا ہے — کبھی اچھے سے بد پیدا کرے ہے

کبھی بد سے عیان اچھا کرے ہے — کیا آذر سے ابراہیم پیدا — پسر کو نوح کے بیدین بنایا — خدا کی حکمت کامل سے اے یار

سوا اوسکے نہین کوئی خبردار — القصہ بعد وفات فرزند صالح یزید پلید کے اہل شام

کہ اوسنے قتل مین اسراف یعنی زیادتی بہت کی پھر فوج یزید کی بموجب حکم اوس مردود کے کعبۃ اللہ پر گئی کہ مکہ معظمہ مین عبد اللہ بن زبیر سے لوگون نے بیعت کی تھی اور یزید نے حاکم کو وہان سے نکالدیا پس وہان جنگ عظیم ہوئی اور کعبۃ اللہ کو اوس ملعون کی فوج نے منجنیق اور گولے مارکے حجر اسود توڑا اور کعبۃ اللہ مین آگ لگادی فوج مردود یہان لڑ رہی تھی کہ یزید پلید کے مرنے کی خبر آئی اور وہ فوج شام کے ملک کو پھر گئی اور مکہ معظمہ ناپاکون کے دفع ہونے سے صاف اور خالص اور منزہ ہوا لکھتے ہین سبب موت اوس نابکار نابجار سیہ کار مردم آزار راندۂ درگاہ کردگار کا یہ تھا کہ ایک رات شراب کے نشہ مین چور تھا اور خمار بادۂ کبر سے مخمور تھا کہ حالت مستی اور بے شعوری مین اوٹھکر چلا کہ پاؤن نے لغزش کھائی اور گرا اور سر نامبارک اوسکا زمین سے ٹکرکھاکر پھٹ گیا پس فرشتے دوزخ کی اوسکی روح ناپاک کو گھسیٹکر اسفل السافلین کو لیگئے واللہ اعلم لکھا ہے کہ چونسٹھ برس تھے ہجرت کے جبکہ یزید مرا اور واصل الجحیم ہوگیا الغرض حضرت امام حسین علیہ السلام کے سال شہادت سے تیسرے برس اوس مردود نے موت پائی اوسپر لعنت کرتی ہے ساری خدائی در بلغ صد دریغ واسطے حکومت چند روز کے اور منابر بمحبت دنیا کے پر سازو ہونے کے آل پاک صاحب لولاک سے ایسی بدی کی کہ جسکے سبب حاصل طعن اور لعن ابدی کے اور اولاد اور فرزند اوس مردود کے خلافت سے محروم رہے اور خراب و پریشان و مغموم رہے نسل اوس بدبخت کی ایسی منقطع ہوئی کہ نام و نشان اد نکا نہ رہا اور وہ پلید مصداق خسر الدنیا و الاخرۃ کا ہوا **مثنوی**

اے یزید بے حیا و پر جفا	تو نے اولاد نبی سے کیا کیا	آہ اپنی زندگی کے واسطے	یہ وبال سخت کیون سر پر لیا
ہائے اے مردود تو سمجھا نہ یہ	ہے حسین بن علی خاص خدا	راحت جان محمد لاکلام	قرۃ العین علی شیر خدا
راکب دوش نبی لاریب فیہ	جان جسم حضرت خیر النسا	فخر دنیا فخر دین فخر زمان	عزو زیب و رونق ارض و سما
سید عالی نسب والا حسب	شاہ عالیجاہ سیر دوسرا	عابد و زاہد کریم و بردبار	عارف و عالم شریف و باحیا
کان فضل و منبع جود و کرم	سرور سردار جملہ اولیا	عاشق و معشوق رحمن و رحیم	صاعد درجات جنات العلی
نور عرش و کرسی و لوح و قلم	باعث پیدائش ہر دوسرا	بحر عرفان و محیط معرفت	رہبر و ہادی و شاہ اتقیا
ہائے ایسا شخص یون مجبور ہو	در میان قوم بیدین بیوفا	تشنہ لب تفتہ جگر آشفتہ جان	بیکس و بیمار و بے برگ و نوا
بال بچے پاس سے اوسکے تمام	آہ یون تڑپین بصد رنج و عنا	قتل ہون انکھون کے اوسکے روبرو	سب ہوا دربار خواہش و اقربا

برائی کی خبر دین مین چنانچہ فرمایا ہمینہ امر امت میرے کا قایم ساتھ عدل اور خیر کے رہے گا یہان تک کہ اول خلہ ڈالے گا
امر امت مین اور امر دین مین ایک مرد بنی امیہ مین سے کہ نام اوسکا یزید ہوگا اور فرمایا کہ اول میری سنت کو اور میرے طریق کو بدلیگا
ایک شخص بنی امیہ سے ہوگا کہ اوسکو یزید کہتے ہونگے و علی ہذا القیاس اور حضرت ابو ہریرہ کہ بڑے اصحابی ہین کہا کرتے تھے کہ خدایا
پناہ مانگتا ہون مین تجھسے اوس زمانے سے کہ ساٹھوان برس ہجرت کا شروع ہوگا اور پناہ مانگتا ہون سرداری اور حکومت لڑکون یعنی
نوجوانون نوعمرون کے سے پس قبول کی حق تعالی نے دعا اونکی کہ وفات پائی اونھون نے اوس زمانہ مین کہ ہجرت کے برس انسٹھ تھے
اور حکومت یزید کی ہوئی ساٹھوین برس ہجرت کے الغرض مدینہ کے لوگ ایک تو شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کا
حال دریافت کر کر یزید پلید سے بیزار ہو رہے تھے تیسرے پے در پے سنا اور معلوم کیا اونھون نے کہ یزید طرید شراب پیتا ہے
اور رات دن حرام کے کامون مین غرق رہتا ہے اور شکاری کتون اور تازی کتون سے شکار کرتا ہے اور اونکو اپنے پاس
بٹھاتا ہے اور اونسے کھیلتا ہے اور طنبور اور مزامیر اوسکی مجلس مین بجتے ہین اور مجمع اہل فسق اور فساد کا اوسکے پاس
رہتا ہے پس سب لوگ مدینہ کے اوسکی حرکتون سے خفا اور بے نہایت بیزار ہوئے اور اوسکی بیعت سے پھر گئے
اور عبد اللہ ابن حنظلہ سے سب نے بیعت کی پس یزید نے مدینہ منورہ کے لوگون کا حال اور حقیقت سنکر بیچ سال ساٹھ
ہجرت کے لشکر عظیم مدینہ پر بھیجا اور مسلم بن عتبہ کو سردار لشکر کا کیا اور مدینہ کے لوگ بھی مستعد جنگ کے ہوئے اور
ایک طرف مدینہ کی خندق درست کی جبکہ مقابلہ ہوا دونون فرقون مین مدینہ منورہ کی فوج غالب آئی اور فوج یزید کے
قریب تھا کہ فوج مدینہ کی فتح پاوے اور فوج مردود ہی شکست کھاوے کہ مروان نے کہ اندر مدینہ کے تھا اور فوج مدینہ
سے ظاہر مین مل رہا تھا دغا کی اور فوج یزید کو ایک طرف مدینہ کے اندر بلا لیا پس فوج یزید نے اندر آتے ہی قتل
عام شروع کر دیا جبکہ قوم لعین اور پر اہل دین کے غالب ہوئے آداب مدینہ کا اور پاس روضہ مطہرہ کا اون مردودون نے
کچھ نہ رکھا اور فساد عظیم برپا کیا قریب تین سو اصحاب کے شہید ہوئے اور سات سو حافظ اور قاری شہید ہوئے
اور اون ناپاکون نے ایسی ایسی بے ادبیان اور ہرزہ گویان کین کہ دل کو اونکے لکھنے کا گوارا نہین اور قلم کو اونکی تحریر کا
یارا نہین اگرچہ معتبر کتابون مین سب کچھ لکھا ہے لیکن اپنے سے نہین لکھا جاتا الغرض جو کہ یزید کی بیعت کرتا تھا اوسکو
چھوڑ دیتے تھے اور جو نہ کرتا تھا اوسکو بے تامل قتل کرتے تھے اور اس لڑائی کا نام واقعہ حرہ ہے حرہ کہتے ہین
اوس زمین کو جہان پتھر بہت ہوتے ہین پس جس جا کہ جنگ ہوئی تھی سنگستان تھا اور مسلم بن عتبہ کو مسرف کہتے ہین

غوطے مارے لیکن اوسی حال مین گرفتار رہا یہان تک کہ موا اور ایک شخص نے بوقت بند ہونے پانی کے کربلا مین حضرت امام حسین
کے حق مین کہا کہ حسین انے تین گویا جگر آسمان کا جانتا ہے لیکن اب آسمان اسپر ایک قطرہ پانی کا بھی نہین برساتا
آپ نے سنکر کہا الہی اسکو پیاسا مار پس اوسکو پیاس ہو گئی ہر چند پانی پیتا تھا لیکن پیاس جاتی تھی اسی حال مین دوزخ کو
پہونچا روایت ہے جس وقت حضرت امام حسین زخمون سے چور ہوئے اور گھوڑے سے جدا ہوئے اوس وقت کسونے حرم کہا کہ پانی کا ایک جام
آپکو لا کر دیا اور آپنے لب سے لگایا کہ ایک ملعون نے تیر مارا اور آپکے تالو مین جا لگا اور پانی پینا نصیب نہوا آپنے اوسکے لیے
بد دعا کی پس ہو گئی گرمی آگ کی سی اوسکے شکم مین اور سردی برف کی سی اوسکی پشت مین اوس دن سے اوسکے برف رہتی تھی
اوپر پنکھا ہلایا جاتا تھا اور پیچھے اوسکے تنور ہوتا تھا اور عطش عطش پکارتا تھا اور دودھ اور پانی اور ستو بقدر خوراک
پانچ آدمیون کے اوسکو پلاتے تھے لیکن پانی طلب کیے جاتا تھا وہ یہان تک کہ پیٹ پھول کر مر گیا اور پیٹ پھٹ گیا روایت ہے
اون ظالمون نے جو اسباب حضرت امام حسین برحق کا اور اہلبیت کا لوٹا تھا اور غارت کیا تھا جسنے کہ آپکا پیراہن پہنا تھا وہ
بڑی بیماری مین گرفتار رہا اور بال اوسکے سر کے اور داڑھی کے جھڑ گئے اور جسنے پائجامہ آپکا پہنا تھا وہ شل ہو گیا
مرتے دم تک جگہ سے ہل نہین سکا اور جسنے کہ آپکی دستار باندھی تھی اوسے کوڑھ ہو گیا اور جسنے کہ آپکی زرہ پہنی تھی وہ دیوانہ اور بے
عقل ہو گیا **فائدہ** جاننا چاہیے کہ روایت ہے حاکم سے طرق متعددہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ جبرئیل نے کہا ہے کہ حق تعالی نے فرمایا ہے کہ قتل کیے ہین مین نے یحیی پیغمبر کے خون کے عوض مین ستر ہزار آدمی
اور قتل کرونگا مین حسین کے خون کے عوض مین ستر ہزار اور ستر ہزار آدمی یعنی ایک لاکھ چالیس ہزار آدمی چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ بعد شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے اہل عراق اور اہل شام مین آپسمین نا اتفاقیان
اور دشمنیان ظاہر ہوئین اور زمین عرب مین گرد مدینہ منورہ اور کعبہ معظمہ کے اور گرد کوفہ اور شام کے فتنہ
اور فساد اور جنگ سالہا رہی اور قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صادق آیا **فصل** جاننا چاہیے کہ یزید پلید نے
طرح طرح کے ظلم اور گناہ اور فسق و فجور کیے کہ اونکی حد اور انتہا نہین ہے چنانچہ عبد اللہ ابن حنظلہ کی روایت سے ثابت
ہوتا ہے کہ لوگون کو اوسکے عمل اور اوسکے مصاحبون کے فعل دیکھکر یہ گمان گذرتا تھا کہ آسمان پر سے پتھر
برسینگے اور یزید نماز نہ پڑھتا تھا اور شراب پیتا تھا اور نکاح کر لیتا تھا ماں کا بیٹے سے اور بہن کا بھائی سے
اور باپ کا بیٹی سے اور روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یزید کی بد ذاتی اور

یعنی زیر انداز چمڑے کا بچھا ہوا ہے اور آپنے حسین ابن علی کے قاتلون مین سے اوس شخص کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا ہے اور اوسی شخص کو بھی لعنت کی اور ایک سلائی اوس خون سے بھر کر اوسکی آنکھ مین بھی دیدی پس صبح کو جو یہ اوٹھا تو اندھا تھا اور ایک شخص نے آپکے سر مبارک کو اپنے گھوڑے کے ہرنے سے باندھا تھا اوسکا منہ توبڑے سے بھی کالا زیادہ ہو گیا تھا اور ہر رات دو شخص خواب مین اوسکو اوٹھا کر ایک جگہ آگ کے قریب لیجاتے تھے اور وہ آگ بہت تیز ہوتی اور شعلہ مارتی اور اوسکو اوس آگ مین ڈالتے اور جلاتے غرض ہر رات یہ واردات اوسپر رہتی یہان تک کہ بڑے حال سے وہ مرا اور ایک بوڑھے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپکے سو برس کا ایک ملعون لہو کا بھرا ہوا رکھا ہے اور حضرت امام حسین ؑ کے قاتلون کو آپکے سامنے لاتے ہین اور آپ انکو لہو لگاتے ہین یہان تک کہ اوس شخص کو بھی لیگئے اسنے کہا مین تو اوس لڑائی مین حاضر نہین ہوا آپنے فرمایا جانتا تو بھی تھا اس امر کو یہ فرما کر آپنے انگلی سے اس شخص کی طرف اشارت کی صبح کو اندھا اوٹھا اور یہ حال یارون سے کہا اور ایک ملعون و مردود نے حضرت امام برحق کے حق مین کہا کہ قتل کیا گیا فاسق فرزند فاسق کا حق تعالے نے دو ستارہ اوسکی آنکھون پر ڈالے کہ وہ نابینا ہو گیا اور ایک مرد تھا شام مین کہ منہ اوسکا خوک کا یعنی سور کا ہو گیا تھا کہ وہ دشنام دیا کرتا تھا اور برا کہا کرتا تھا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو اور اونکی اولاد کو ہر روز ہزار بار اور جمعے کے دن چار ہزار بار اوسنے دیکھا خواب مین کہ حضرت امام حسین ؑ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت اوسکی کرتے ہین اور وہ شخص بھی حاضر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی اوسکو اور اوسکے منہ پر تھوک دیا پس چہرہ اوسکا خنزیر کا ہو گیا روایت ہے ابن جوزی سے کہ کربلا کی بستی مین ایک شخص نے ضیافت کی تھی اور لوگ اوسکے گھر جمع ہوئے تھے آپس مین یہ ذکر کرتے تھے کہ جو کوئی قتل حسین ؑ کا شریک ہوا وہ بہت برے حال سے مرا اور بدموت اوسنے پائی ضیافت کرنے والے نے کہا کہ وہ شخص بھی حاضر تھا اور شریک تھا کچھ بھی نہین ہوتا یعنی لوگون کی بات کو جھوٹ جانا پس پچھلے پہر رات کو چراغ کی بتی کو اوکسانے لگا کہ آگ چراغ سے اوسکے بدن کو لگ گئی اور جلکر کوئلے کا مانند ہو گیا اور بعضون کو اون ظالمون مین سے مرض عطش کا ہو گیا کہ بسیار پانی پیتے تھے اور پیاس نہ بجھتی تھی روایت ہے ایک مجلس مین لوگ بہت بیٹھے تھے اور یہ ذکر تھا کہ جسنے حسین ؑ کے قتل پر مدد کی اور شریک ہوا اوسپر کچھ کچھ بلا پڑی مرنے سے پہلے ایک شخص نے کہا اس امر شنیع مین شریک تھا اور ہنوز صحیح و سالم تھا اس بات کا انکار کیا پس چراغ کو درست کرنے لگا کہ چراغ سے آگ اوسکو لگی اور جلا جلا پکارتا تھا یہان تک کہ دریاے فرات مین جا پڑا اور غوطے

اور اہلبیت کے کردیا اور واسطے محافظت اور نگہبانی کے بہت سی تاکید کردی اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا اور سر سب
شہیدوں کے حضرت امام زین العابدین کے حوالہ کئے نعمان بن بشیر بہت تعظیم اور تکریم سے اہل بیت کو ساتھ لیکر مدینہ کی طرف
روانہ ہوئے اور راہ مین خدمت آل نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیسی چاہیے بجا لائے اور سبکو راضی رکھا اور اہلبیت نے بہت دعا خیر کی
لکھتے ہین کہ بیسوین تاریخ صفر کے حضرت امام زین العابدین اور اہلبیت کربلا کے میدان مین پہونچے اور سر حضرت امام حسینؑ کا
بدن سے لگاکر پھر دفن کیا اور سر اور شہیدون کے بھی اونکے بدنون سے ملاکر دفن کیے پھر قطع مسافت کرتے ہوئے مدینہ منورہ مین
پہونچے اہل مدینہ کی آہ وزاری اور اصحاب اور اولاد مہاجرین اور انصار کی گریہ اور بیقراری اور خرد وکلان کا شور وفغان
خارج از حد بیان گویا قیامت قائم ہوئی تھی اوس دن کہ جس دن اہلبیت مدینہ منورہ مین داخل ہوئے تھے اور ایک روایت
یہ ہے کہ حضرت امام زین العابدین نے سر مبارک کو مدینہ مین لاکر دفن کیا اور ایک روایت یہ ہے کہ سر حضرت امام حسین علیہ السلام کا یزید کے
خزانہ مین تھا چنانچہ سلیمان ابن عبد الملک نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ بے نہایت
مجھپر مہربانی اور عنایت فرماتے ہین اوسنے یہ خواب حضرت امام حسن بصری سے کہا اونھون نے فرمایا کہ شاید تونے کوئی نیکی
کی ہے آنحضرت نے کہا ہان پایا تھا مین نے سر حسین کا یزید کے خزانہ مین سے اوسپر سات کپڑے لپیٹے اور باجماعت
اوسپر نماز پڑھی اور اوسکو دفن کرکر قبر اوسکی بنادی پس حضرت امام بصری نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانی
کا یہی سبب ہے سلیمان بن عبد الملک نے کہ بادشاہ تھا اس تعبیر پر بہت مال اور اسباب حضرت امام حسن بصری کے پیش کش کیا

فائدہ جاننا چاہیے کہ صواعق مین لکھا ہے قتل کئے گئے حضرت امام حسینؑ کے ساتھ کربلا مین انیس مرد اہلبیت سے کہ وہ بیٹے اور
بھتیجے اور بھانجے آپکے تھے اور بعضی روایت مین ہے کہ اکیس مرد تھے اہلبیت سے جو کہ آپکے ساتھ شہید ہوئے کہ حضرت امام حسن بصری نے
کہ تھا مانند اونکے اوس دن ایک آدمی بھی روے زمین پر یعنی اونکی بزرگی اور خوبی مین زمین کے پردہ پر کوئی تھا

مخزن سوان ہیجدہ ذکر حال قاتلان اہلبیت کے اور بیچ بیان شان نو امام کے

علماے تاریخ دان اور فضلاے عالیشان لکھتے ہین کہ جو جو شخص شریک تھا قتل حسینؑ بن علیؑ مین دنیا مین بھی وہ گرفتار عذاب
الہی کا ہوا اور مورد عتاب عالم پناہی کا ہوا یا وہ قتل کیا گیا بُرے حال سے یا اندھا ہوا یا اوسکا کالا منہ ہوگیا
یا اوسکا مال ودولت برباد ہوگیا تھوڑی مدت مین چنانچہ ایک مرد دونے خواب مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دیکھا کہ آستین آپکی چڑھی ہوئی ہین اور ہاتھ مین شمشیر برہنہ ہے اور آگے آپکے قطع ہے

آیا ہے یزید نے اپنے شہر کی اور دربار کے محل کی زینت اور آراستگی بہت کی ہے اور فوج کو آراستہ کیا ہے اور دہل اور نقارہ جابجا بجتے تھے گویا کہ عید کا سامان بنایا تھا اور سر مبارک کو سونے کی لگن مین اپنے روبرو رکھا تھا اور ایک چھری ہات مین تھی کہ اوسکو لب و دندان پر حضرت امام مظلوم کے مارا اور کہا کیا خوب لب و دندان تھے حسینؑ کے سمرو ابن جندب رضی اللہ عنہ بحسب اتفاق کے اوس دن اوسکے دربار مین تھے اور وہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مین سے ہین اوسنون نے پکار کر کہا کہ اے یزید کاٹے اللہ تعالے تیرا ہات کہ تونے لکڑی اوس مقام پر ماری ہے کہ جس مقام پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بوسہ دیا کرتے تھے یزید نے غصہ مین آکر کہا کہ اگر پاس صحبت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجکو نہوتا تو مین تجکو گردن مارتا سمرہ نے کہا سبحان اللہ تجکو صحبت کا تو پاس ہوا اور فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مونے کی رعایت کو تونے مہمل چھوڑا حضرت سمرہ کی بات سے خلائق کو کمال رقت اور زاری ہوئی صواعق مین لکھا ہے کہ اوس وقت اوسکے دربار مین ایلچی بادشاہ روم کا حاضر تھا یہ احوال سنکر اور دیکھکر بہت تعجب کیا اور کہا کہ ہمارے ملک مین بعضے جزیرہ مین سم حضرت عیسی علیہ السلام کے خر کا ہے اور ہم لوگ نصاری ہر برس دور دور سے آکر اوس سم کا حج کرتے ہین اور نذر و نیاز بہت چڑھاتے ہین اور اوس سم کی اس قدر تعظیم کرتے ہین کہ جس قدر تم کعبہ کی تعظیم کرتے ہو یعنی فقط اتنے واسطے کہ وہ ہمارے پیغمبر کے گدھے کا سم ہے اور تم عجب مسلمان ہو کہ تمنے اپنے پیغمبر کے فرزند کو قتل کیا گواہی دیتا ہون مین کہ تم ناحق پر اور باطل پر ہو اور اوس وقت ایک یہودی بھی حاضر تھا اوسنے کہا کہ مجھ مین اور داؤد پیغمبر مین ستر واسطے ہوتے ہین یعنی ستر پیڑی ہوتی ہے یعنی وہ حضرت داؤد کی اولاد مین تھا اور اوس واسطے سے یہود بسری تعظیم اور تکریم کرتے ہین تم عجب لوگ ہو قتل کیا تمنے اپنے پیغمبر کے فرزند کو القصہ اہل بیت نبوی بموجب حکم یزید کے اوسکے محل خاص مین اترے اور کئی دن وہان مقام کیا بعد چند روز کے اور حویلی مین تشریف لیگئے اور کئی دن وہان مقام کیا کہ بی بیان کوفہ کی تعزیت کے لیے اور ماتم پرسی کیواسطے آتی تھین اور اوس اثنا مین کلام اور سوال و جواب کہ درمیان حضرت زینب اور یزید کے اور درمیان حضرت امام زین العابدین کے اور یزید پلید کے ہوئے اور اونکا بیان بہت طول رکھتا ہے اور لوگون نے اس امر مین رسالہ اور تالیف اور جمع کئے ہین بعضی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ یزید نے اسباب سفر کا واسطے اہل بیت کے تیار کیا اور سب کے واسطے پوشاک اور خرچ راہ لائق اونکے مہیا کیا اور نعمان بن بشیر کو کہ یار ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تیس سوار مکمل کے ہمراہ رکاب حضرت زین العابدینؑ کے

پہونچا تھا کہ اوس سے زمین و آسمان روشن تھا اور وہ راہب اور اوسکے خادم شرف اسلام کر کر اوس دیر مین سے نکلے اور ہمیشہ
خدمت اہلبیت کی اونکا پیشہ رہا روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ ایک منزل مین یحیی یہودی نے اس قافلہ کو دیکھا
اور نظر اوسکی اوپر سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کے پڑی دیکھا کہ لب جنبش کرتے ہین پاس آیا سنا کہ یہ آیت پڑھتے ہین
وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ یہ حال دیکھکر بہت تعجب کیا اور پوچھا کہ یہ سر کسکا ہے کہا کہ
حسینؑ ابن علی کا پوچھا ماں اسکی کون ہے لوگون نے کہا فاطمہ بنت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھا کہ یہ قیدی کون ہین کہا
کہ یہ حسینؑ کے اہل بیت ہین وہ یہودی سنکر بہت رویا اور کہا کہ اگر اسکے نانا اور باپ کا دین حق نہوتا تو یہ کرامت
اسکے سر سے ظاہر نہوتی یہ کہکر کلمہ شہادت کا پڑھا اوسی وقت مسلمان ہوا عمامہ اپنا ٹکڑے ٹکڑے کر اہل بیت
کی بی بیون کو بھیجا اور پیراہن خز کا کہ پہنے ہوئے تھا اوتار کر ساتھ ہزار درم کے نزدیک حضرت امام زین العابدین کے بھیجا
موکلون اور نگاہبانون نے اوسکو بہت سرزنش کی اور برا بھلا کہا اور دپٹے اوسکی بیحرمتی کے ہوئے یہ سنکر کہ جرعہ شراب
عشق اہلبیت سے سرمست ہوگیا تھا مقابل اون بیدینون کے ہوگیا آخر کو تلوار چلی پانچ مردودون کو یحیی نے فی النار کیا
پھر آپ بھی جام شہادت کا پیا اب تک مزار اوسکا مشہور اور معروف ہے جیران کے دروازے پر اور خلقت یحیی شہید کہتی ہے
اکثر خلق کی دعا اوس مزار پر بارگاہ الہ مین قبول ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب جانا چاہیے کہ کربلا سے کوفہ تک اور کوفہ سے
لیکر دمشق تک اس قدر واردات قافلہ اہل حرم کی اور کرامات سر مبارک کی اور قضایا اثنار راہ مین درپیش آئی ہین کہ
بیان اونکا دفترون مین نہین آسکتا ہے پس اس مختصر مین کب سما سکتا ہے القصہ بعد طی منازل اور قطع مراحل کے دمشق مین پہنچے
اور سر مبارک کو یزید کے آگے لیگیا اور سب قصہ مفصل کہا یزید نے دیر تک سر اپنا نیچے رکھا بعد ایک ساعت کے سر اوٹھا کر کہا واللہ
مین بدون قتل حسین کے تمہاری اطاعت سے راضی نہوتا اور جو حسین میرے پاس آتا تو مین گذر کرتا لعنت ہو جو ابن زیاد پر
کہ اوسنے حسین کو قتل کروایا اگر مین اوس لڑائی مین ہوتا تو حسین کا سب کہنا مانتا اور اپنے فرزندون کو اگر مین اوسپر
فدا کرتا تو مضائقہ نتھا کہ وہ فرزند فاطمہ کا تھا اکثر کتابون مین لکھا ہے کہ یہ باتین یزید کی ظاہر کی تھین تو لوگ لعنت
اور نفرین کرین اور باطن مین اور دل مین یزید بے نہایت خوش ہوا اور ابن زیاد سے بہت راضی ہوا
کہ اوسکو اپنا اس قدر مصاحب اور مقرب کیا کہ اپنے محل مین جانے کی اوسکو پروانگی دی اور اپنی عورتون کے پاس جانے
کی اجازت دی یعنی اوس سے کچھ پردہ اور ستر بھی نرکھا اور اکثر کتابون مین لکھا ہے کہ جسدن سر مبارک دمشق مین آیا

پانچ ہزار سوار کے یزید پلید کے پاس بھیجا اور شام اور دمشق کی طرف کہ وہان یزید تھا یہ قافلہ روانہ ہوا لکھتے ہین کہ ہر منزل مین کرامت سر مبارک سے ظاہر ہوتی تھی صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ جب وہ لوگ کوفہ سے چلے تو پہلی منزل مین جبکہ مقام کیا اور سر مبارک کو لیکر پھرنے لگے گلیون اور کوچون مین ایک دیوار مین سے ہاتھہ نمودار ہوا اوس ہاتھہ مین لوہے کی قلم تھی اور اوس ہاتھہ نے ایک سطر لکھی خون سے پس وہ لوگ سر مبارک کو چھوڑکر اپنے خون کے بھاگے اور وہ سطر یہ بیت تھی **فرد** ✣ ارجو امة قتلت حسینا ✣ شفاعة جدہ یوم الحساب کہ مضمون اوسکا یہ ہے

ابیات ✣ آیا کس سے رکھین گے وہ امید ✣ جنھون نے ہے کیا شبیر کو قتل ✣ کہ جدا وسکا شفیع اپنا بھی ہوگا شفاعت کو بڑا ہے عفو مین دخل ✣ غرض ہوگی نہ وہان اونکی شفاعت ✣ یہ ہے اوس قوم کی امید بے اصل ✣ منصور ابن عمار سے یہ ایک روایت ہے کہ یہ بیت پائی گئی لکھی ہوئی ایک پتھر پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت سے تین سو برس کہ اوسکی تاریخ کتبہ سے معلوم ہوا اور یہ بیت لکھی ہوئی ہے ایک کنیسہ مین روم کی زمین مین اور کوئی نہین جانتا کہ کسنے لکھی ہے اور ایک روایت ہے کہ اون دنون مین کوئی شخص اپنا مکان بنا تا تھا ایک جگہ جو زمین کھودی تو وہان سے ایک لوح یعنی تختی نکلی کہ اوسپر یہ بیت لکھی ہوئی تھی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ہاتھہ سے یعنی کتبہ اوسپر حضرت ابراہیمؑ کا تھا صواعق مین لکھا ہے کہ وہ لوگ کہ حضرت امام حسینؑ کا سر مبارک لئے جاتے تھے معمول اونکا یہ تھا کہ مقام کرتے تھے سر مبارک کو نیزہ پر رکھکر اوسکی چوکی پہرہ تعینات کرتے تھے اور بہت محافظت کرتے تھے ایک منزل مین ایسا اتفاق ہوا کہ مقام ہوا ایک دیر کے پاس کہ وہان ایک راہب رہتا تھا یعنی ایک عبادتگاہ نصاری کی تھی جیسے کہ جنگل مین دھرہ اور تکیہ فقیرون کا ہوتا ہے اور اوسمین ایک عبادت کرنے والا سرگروہ رہتا تھا اور اوسکے خادم اور چیلے بہت تھے پس اوس راہب نے پوچھا یعنی یہ کون لوگ ہین اور کیسے یہ سر ہین پس لوگون نے مفصل یہ قصہ بیان کیا راہب نے کہا یہ حرکت کرنے والی بڑی قوم ہے اگر عیسی کا کوئی بیٹا ہوتا تو ہم اوسکو اپنی آنکھون پر رکھتے پس تم بڑی قوم ہو دس ہزار دینار مین تمکو دیتا ہون جو تم آج کی رات یہ سر مجکو دو رات بھر کیواسطے وہ لوگ کہ سر مبارک کے نگہبان تھے راضی ہوگئے اور سر مبارک ایک رات کے واسطے اوس راہب کے حوالہ کیا اوس راہب نے سر مبارک کو غسل دیا اور خوشبو لگائی اور اپنی گودی مین ساری رات رکھا اور صبح تک دیکھہ دیکھہ کر سر مبارک کو اور چہرہ منور کو روتا رہا جب صبح ہوئی وہ راہب اور اوسکے سب چیلے اسلام لائے اور مسلمان ہوئے اسواسطے کہ دیکھا رات کے وقت ایک نور کہ سر مبارک سے آسمان تک

کتابون مین بہت لکھی ہین کہ اس رسالہ مین گنجایش اونکے لکھنے کی نہین ہے القصہ ابن زیاد بد نہاد نے حکم دیا
کہ سر مبارک حضرت امام حسین کا اور سر سب شہیدون کا نیزون اور برچھیون پر رکھکر کوفہ کے شہر مین گشت کرو لکھا ہے کہ اسلام
مین اول سر کہ نیزہ پر رکھا گیا ہے وہ سر مبارک حضرت امام حسین کا ہے کہ یہ رسم کبھی کسی ظالم نے نہین کی تھی **فرد**

سر فرزند ارجمند نبی بر سر نیزہ ست بوالعجبی **فردہندی** فرزند ارجمند نبی کا سر شریف
نیزہ کے سر پر ہونا نہایت عجیب ہے زید بن ارقم نقل کرتے ہین کہ جس وقت سر مبارک شاہزادہ کونین حضرت امام حسین کا نیزہ پر رکھکر
کوچون اور گلیون مین پھراتے تھے مین اپنے کوٹھے کی کھڑکی مین بیٹھا تھا کہ سر مبارک جب اوس کھڑکی کے پاس آیا تو مین نے دیکھا کہ زبان
مبارک پر آیت کلام اللہ کی جاری ہے اور آواز پڑھنے کی چلی آتی ہے اور لب مبارک ہلتے ہین اور وہ آیت ہے اِنَّ اَصْحٰبَ
الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا حاصل معنی آیت کا یہ ہے کہ حق تعالے فرماتا ہے
تحقیق اصحاب کہف ہماری قدرت کی نشانیون سے تعجب کرنے والے تھے کہ حق تعالے نے بادشاہ کافر کے
ہاتھ سے اونھین بچایا اور ایک پہاڑ کی کھو مین چھپایا کہ وہان کسیکا گذر نہین اور سالہا سال اونکو سولایا اور بعد
سالہا سال کے پھر اونکو جگایا جب وہ جاگے تو اونھون نے جانا کہ اب تھوڑی دیر کے بعد جاگے ہین پھر جو معلوم کیا اونھون نے
تو کیا دیکھتے ہین کہ زمانہ ہی اور ہے اور چلن ہی کچھ اور ہے اور بادشاہ اور ہے نہ وہ بادشاہ نہ وہ زمانہ نہ وہ دین و آئین پس اصحاب
کہف نے خدا کی قدرتون کو دیکھکر تعجب کیا زید بن ارقم کہتے ہین کہ جب مین نے یہ آواز سر مبارک مین سے سنی تو ہیبت سے
بال میرے بدن پر کھڑے ہوگئے اور کہا مین نے کہ واللہ یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ امر تیرا سب سے زیادہ تعجب کا مقام ہے
اور ایک روایت یہ ہے کہ وہ اپنی کوٹھے کی کھڑکی مین بیٹھے ہوئے کلام اللہ پڑھتے تھے اور یہ آیت اوس وقت تلاوت کرتے تھے
کہ سر مبارک کھڑکی کے پاس پہنچا اور سر مبارک مین سے یہ آواز آئی کہ اَمْرِیْ اَعْجَبُ فَاَعْجَبُ یعنی امر میرا عجیب ہے اور سب سے
زیادہ تعجب کی جگہ ہے زید بن ارقم نے سنکر کہا سچ فرماتا ہے تو یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سر مبارک حضرت
امام حسین علیہ السلام کا سب سرون کے بیچ اس وضع سے تھا کہ جیسے چاند چودھوین رات کا ہوتا ہے ستارون مین اور خوشبو
گیسوے مبارک کی مشام جان مین یہو نچتی تھی خوشتر عنبر اور مشک سے **فرد** بوے جان می دمید از باد صبا این چہ بوالعجبی است
مشک را این بوی باشد یا گلاب مگر گیسوے **فردہندی** بوے جان باد صبا سے جو چلی آتی ہے او مشک گلاب کی ہے یہ مشک مین سے بو آتی ہے
القصہ بعد اسکے ابن زیاد نے اہل بیت کو قیدیون کے مانند اور سب سرون کو ہمراہ شمر ذی الجوشن کے ساتھ

انعام مانگنے ابن زیاد بدعقاد کے پاس آیا اور یہ بیتین پڑھین **ابیات عربی** املار کابی فضة و ذهبا

فقد قتلت الملك المحيا ومن صلى القبلتين في الصبا قتلت خير الناس اما و ابا

وخير هو اذ يذكرون النسبا وفارض نجد و حرما و بثا **ابیات ہندی** سب لوگ شخص کی سنتے ہی ہوئے

کہ قتل اوسنے کیا ہے شاہ عالیجاہ وہ ایسا نمازین دونون قبلہ کی طرف پڑھا تھا لڑکپن مین کہ اوسنے ایک تو کعبہ ہے دیگر مسجد اقصی کیا قتل اوسنے وہ کہ جسکی ماں باپ مین کے

بزرگ و برتر اولاد آدم کون ہے ویسا حرم مین نجد مین ثنیہ مین بلکہ سارے عالم مین نہ اوسکا نسب نیچے مین آیا ہے نہ دیکھا بس غضب اور غصہ مین آیا ابن زیاد

یہ بیتین سنکر کہا اگر تو حسین کو ایسا شریف اور بزرگ جانتا تھا تو کیون تونے اوسے قتل کیا ابن زیاد نے یہ کہکر کہا قسم خدا کی تو

مجھے خبر کو نہ پہنچیگا اور تجکو بھی اوسکے پاس پہونچاتا ہون مین پھر ابن زیاد نے اوسکی گردن مارنے کا حکم دیا کہ وہ دوزخی دوزخ

جہنم مین پہنچا **فصل** جانا چاہیے کہ یہ معاملات کوفہ مین ہو رہے تھے کہ اس اثنا مین عمر سعد قافلہ حرم کا ساتھ لیکر کوفہ مین آیا

اور اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روبرو ابن زیاد کے لے گیا نظر ابن زیاد کی حضرت زین العابدین پہ پڑی پوچھا یہ کون ہے

کہا یہ علی فرزند حسین کا ہے کہ بیمار ہے اوس موذی نے کہا کہ اسکو بھی گردن مارو کہ اسمین حضرت زینب حضرت زین العابدین کے

بدن سے چمٹ گئین اور سپر ہو گئین اور کہا کہ پہلے مجھکو قتل کر لو تو پھر اس لڑکے کو قتل کرنا اور حضرت زین العابدین نے فرمایا کہ خدا تعالی کی راہ مین

قتل ہونا اور سر دینا ہماری میراث اور عادت ہے اور کرامت شہادت کی ہمکو حاصل ہوتی ہے اللہ کی ہمپر بڑی عنایت ہے اور حضرت

زینب نے ایسے ایسے سوال و جواب سخت اوس مردود سے کیے کہ حواس اوسکے اوڑ گئے اور کہا کہ زینب کیسی نہ ایسی لسان اور دلیر ہو کہ بیٹی مرتضی علی کی ہے

کہ وہ بہادر اور شاعر تھا اور اپنے ملازمون سے کہا کہ مجکو اس گفتگو سے نجات دو کہ ان لوگون کو فلانے محل مین

فلانے گھر مین اوتارو اور ملازمون نے موافق اوسکے حکم کے عمل کیا لکھتے ہین کہ ابن زیاد نے ابو برزہ کو بلایا کہ وہ صحابی

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مین سے ہین اور اون سے پوچھا کہ میرا حال اور حسین کا حال دن قیامت کے

کیا ہوگا اونھون نے کہا خدا تعالے جانے کہا جو تیری خاطر مین گذرتا ہے کہدے اونھون نے کہا اتنا جانتا ہون مین

کہ شفاعت کرنے والا حسین علیہ السلام کا اور سکا نانا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا

اور شفاعت تیری کرنے والا باپ تیرا ہوگا زیاد **لطیفہ** اس نقل مین یہ ہے کہ زیاد حرامی ہے

اور یہ بات مشہور اور معروف ہے ابن زیاد یہ رمز سمجھ گیا اور غصہ مین آیا اور کہا کہ قسم خدا کی اے ابو برزہ

اگر تو میرے سایہ حمایت مین نہوتا تو مین تجکو گردن مارتا اور احوال ابن باد کی شیطنت اور حرام زدگی کی

کیون کیا ہے یعنی آپہی تو قتل کیا ہے اور آپہی روتے ہین عجب قوم ستمگار غدار ہین القصہ بعد روانگی اہل حرم اور اہل ستم کے کربلا سے کوفہ کی طرف موافق ایک روایت کے لوگ ایک گانوں کے کہ نام اوسکا حاضریہ ہے یا حاضریہ ہے کربلا مین آئے اور لاشین شہیدون کی اوس سرزمین مین دفن کین بارہوین یا تیرہوین تاریخ محرم کی الغرض خلق کہ پہلے سب سے سر مبارک حضرت امام برحق کا کوفہ کو لیگیا تھا ابن زیاد نے اپنے دربار عام مین وہ سر مبارک لیکر اپنے روبرو ایک طشت مین رکھا حضرت انس نے کہا اور وہ اصحاب رسول اسمین سے ہین اور اوس وقت ابن زیاد کے دربار مین بیٹھے تھے کہ حسین ابن علی بہت مشابہت رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور یہ کہکر انس رونے لگتے ہین کہ ریش مبارک حضرت امام حسین کی خضاب کی ہوئی تھی ساتھ رہنے کے یا خاکے روایت ہے ترمذی سے اوس وقت ایک چھڑی ابن زیاد بیحیا کے ہاتھ مین تھی اور اوس چھڑی کو مارتا تھا حضرت امام حسین کے دندان مبارک پر اور اوس چھڑی کو لگاتا تھا بینی مبارک سے اور اندر بینی کے اور کہتا تھا نہین دیکھا مین نے ایسا حسن اور البتہ حسین کے دانت خوب تھے روایت ہے ابن ابی الدنیا سے کہ اوس وقت نزدیک ابن زیاد کے زید بن ارقم تھے کہ پیر مرد تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونھون نے فرمایا کہ اوٹھا لے تو اپنی چھڑی کو لب و دندان حسین سے یعنی بے ادبی اس سر مبارک کے ساتھ مت کر پس خدا کی قسم بارہا دیکھا ہے مین نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بوسہ دیا کرتے تھے درمیان اون دونو لبون کے یہ کہکر زید پھر رونے لگے پس کہا ابن زیاد نے کہ رولائے اللہ تعالے تیری آنکھون کو اے زید اگر تو بوڑہا اور بیعقل نہوتا تو مین تجکو گردن مارتا پس زید بن ارقم کھڑے ہوگئے اور کہا تم غلام اور بردے ہوئے آدمیو آج سے بعد کہ تمنے قتل کیا فرزند فاطمہ کو اور امیر اور حاکم کیا تمنے مرجانہ کے بیٹے کو یعنی ابن زیاد کو قسم خدا کی کہ اپنے اچھون کو تمنے قتل کیا اور بہترون کی اور بدذاتون کی تمنے فرمانبرداری قبول کی پس عقل سے دور ہے اوس شخص کو کہ پسند کرے ذلت کو اور عار کو پھر کہا زید بن ارقم نے کہ اے ابن زیاد حدیث کرتا ہون مین اور سناتا ہون تجکو وہ بات کہ بہت ناخوش ہو تو اور اس سے زیادہ غصہ مین آوے وہ بات تجکو وہ یہ ہے کہ مین نے دیکھا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ بٹھایا تھا اپنی داہنی ران پر حسن کو اور بائین ران پر حسین کو پھر رکھا تھا دست مبارک دونون کے سر پر اور کہا تھا خدایا مین سپرد کرتا ہون دونون کو تیرے اور تیرے نیک بندون کے پس کیا کیا تو نے امانت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کہ تھی وہ امانت تیرے پاس اے ابن زیاد روایت ہے کہ جس وقت سر مبارک حضرت امام حسین کا ابن زیاد کے مکان مین لائے ہین تو اوس وقت اوس مکان کی دیوارون مین سے خون جاری تھا روایت ہے کہ جس وقت رکھا گیا سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کا روبرو ابن زیاد ملعون کے تو اوس وقت قاتل حسین علیہ السلام یعنی سنان بن انس نخعی اس مکان کا

جائینگے خالم اور دیکھینگے کہ کس طرح اولٹ پلٹ جاوینگے اور دوسری طرف یہ آیت لکھی ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ یعنی اے لوگو مت جانو تم یہ کہ خدا غافل ہے ظالمون کے عمل اور فعلون سے یعنی ظلم کی سزا اونکو دے گا اور مظلوم کی داد اون سے لیگا اور غلہ جو لوٹ کر لے گئے تھے راکھ ہو گیا تھا اور اونٹ جو لیکر ذبح کیے تھے گوشت اونکا کڑوا اور زہر ہو گیا تھا **فصل** جاننا چاہیے کہ عاشورے کے دن عمر سعد نے سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کا خولی ابن یزید کے سپرد کیا کہ کوفہ مین عبید اللہ ابن زیاد کے پاس لیجاوے اور آپ اوسنے اوس دن اور اوسکے دوسرے دن کربلا مین مقام کیا اور اپنے لشکر کی لاشون کو جمع کیا اور اونپر نماز گذاری اور دفن کیا اور تن مبارک حضرت امام حسینؑ کا اور سب شہیدون کا صحرائے کربلا مین درمیان خاک و خون کے پڑا رہا اور سب شہیدون کے سر تن سے جدا کر دیے موافق ایک روایت کے تن شہیدون کے صفر کی بیسویں تک اسی طرح جنگل مین پڑے رہے اہلبیت نبی نے دمشق سے پھرتے ہوئے دفن کیے اور اہلبیت کی بیبیون کو اونٹون پر سوار کیا بارہوین تاریخ محرم کی وہ مردود یعنی عمر سعد ساتھ اپنے جاہ و حشم کے قافلۂ اہلبیت کو اور شہیدون کے سر بکھرے چھپون اور نیزون پر رکھکر کربلا سے کوفہ کو لیچلا اور حال مستورات اہلبیت کا اس گنہگار سے رقم نہین ہو سکتا لیکن یہ یقینی جاننا چاہیے کہ وہ اہل بیت طہارت اور آل و عیال رسالت بیکس کنف حمایت پروردگار کے اور بیچ سراپردۂ غیرت حضرت جبار کی محفوظ اور مصئون تھے کہ کسو مردود اور مطرود کے خیال فاسد کا اور نظر بد کا اوس طرف گذر نہو سکتا تھا **فائدہ** جاننا چاہیے کہ بیچ احوال حضرت شہربانو کے تین روائتین اس بندۂ درگاہ **نصر اللہ** کی نظر سے گذری ہین ایک یہ کہ بموجب وصیت حضرت امام حسینؑ کے شہربانو بعد قتل حضرت حسین کے اسپ ذوالجناح پر کہ آپکی سواری کا گھوڑا تھا سوار ہوئین اور وہ گھوڑا جنگل کو چلا گیا بعد اوسکے کسو نے یہ حال نہین کھلا کہ وہ گھوڑا کیا ہوا اور شہربانو کہان گئین اور روایت دوسری یہ ہے کہ کوئی شخص اونکے وطن کا اونکو ہمراہ اپنے اونکے وطن مین لیگیا اور ملک نوشیروان مین اونکے گھر بسا دیا اور روایت تیسری یہ ہے کہ حضرت شہربانو اہلبیت نبوی مین سدا رہین اور اہلبیت سے کبھی جدی نہوئین لکھتے ہین یہ روایت صحیح ہے واللہ اعلم بالصواب القصہ جب قافلۂ اہل حرم کا ساتھ اہل ستم کے کربلا سے کوفہ کو چلا اثنائے راہ مین شہیدون کی لاشون پر گذر ہوا اور مخدرات حجرات عصمت نے تن بے سر خاک مین افتادہ دیکھے نالہ و زاری و فریاد و بیقراری اہلبیت کی اوس وقت اس قدر تھی امکان نہین کہ تقریر اور تحریر مین سما وے اور اثنائے راہ مین بعضے لوگ مخالفون مین از کردہ خود پشیمان ہو کر روتے تھے حضرت امام زین العابدینؑ نے اونکو دیکھکر فرمایا کہ یہ جو روتے ہین انسے کوئی پوچھے کہ تیرے باپ اور بھائیون اور چچاؤن کا قتل

ایہا القاتلون جہلا حسینا ابشروا بالعذاب والتذلیل قد لعنتم علی لسان داؤد
موسی وحامل الانجیل کہ مضمون اوسکا یہ ہے **ابیات** ائی قاتلان ابن نبی جابلان شام
خوش ہو عذاب و ذلت و لعنت سے تم تمام موسی نے اور عیسی داؤد نے تمھین بھیجا ہے کہ یہ تحفہ لعنت لیجئے صبح و شام
پس روئی ہین اور کھولا ہین انہون نے سنیکو یعنی اوس شیشہ کو کہ جسمین مٹی اور کنکر کربلا کے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام سلمہ یہ مٹی جس دن کہ لہو ہوجاوے
وہ دن بڑا سخت اور بڑی مصیبت کا ہوگا ام سلمہ کہتی ہین کہ جون ہین مین نے اوس شیشہ کو کھول کر دیکھا تو وہ مٹی اور کنکر لہو ہوگئے تھے
روایت ہے کہ ام سلمہ نے جنون کا نوحہ اور گریہ و زاری سنی اور رونین یہان تک کہ غش ہین ہوگئین الغرض مت کتابون مین اہل تحقیق نے
لکھا ہے کہ دن عاشور یکا جس دن حضرت امام حسین شہید ہوے ہین عجب دن تھا کہ آسمان و زمین اور دن روے ہین اور پیغمبرون کی
روحون نے اور زمرہ ملایک مقربین نے ساتھہ روح پاک سیدالاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گریہ و زاری کی ہے اور بہشت کی
حورون نے اور عالم کی پریون نے ساتھہ روح مطہر حضرت فاطمہ زہرا کے غم اور الم اور بیقراری کی ہے اور مچھلیون نے بیچ دریا کے اور جانورون نے
بیچ ہوا کے فریاد و فغان اوٹھائی ہے اور انسان اور جن اور سارے جہان اور عالم نے اوس دن اپنی تصویر حبش عشرت کی اور مثال سرور اور فرحت
کی مٹائی ہے **ابیات** بیا بنگر کہ عاشورست امروز جہان تاریک بے نورست امروز
حسینے کان نبی را نور دینست رخی چون آفتاب است اے دریغا
بپرست خصم مجبورست امروز بریدہ حلق لب تشنہ جگر خون
سر از تن تن ز سر دورست امروز بمیغ تیغ مستورست امروز **ابیات ہندی** دلا جان تو آج عاشور ہے جہان ہے سیہ روز بے نور ہے
علی کا پسر نور چشم نبی پڑا آج مظلوم و مجبور ہے یہ احمد نے احوال اوسکا کیا کہ تن سر سے اور تن سے سر دور ہے
وہ رخ اوسکا جون آفتاب اوسکے اوپر تو بیغ تیغ آج مستور ہے کیا ظلم ایسا اوپھوں نے سال مسلمان وکافر یہ دور ہے
ایضاً روز عاشورست بردارید از تاج کبر دامن پاکان پر غم شاہ شہید جیب جان چاک سازید اے عزیزان در کفن
قطرہ ہاے زر جبیہ و دامن پر غم جمع روز عاشورست تاج کبر بر سر مکن ہان بلاس عجز اس ماتم نشین تن بپوش
زر سے جیب چشم کے دامن کو اپنے پر کرو **فائدہ** جانا چاہیے کہ جب ظالمون نے خیمہ اطہر کو اور اسباب کو غارت
کیا اور لوٹ لیا پس تھیلیان دینار کی کہ لوٹ کر لے گئے تھے اونکو کھولا کہ آپسمین تقسیم کرین اور بانٹ لین
جون ہین کہ کھولا گیا دیکھتے ہین کہ وہ دینار ٹھیکریان ہو گئی ہین اور بجاے سکہ کے ایک طرف
یہ آیت لکھی ہوئی ہے وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ یعنی قریب

آہ وزاری حسینؑ کے اور جس وقت وحشی قاتل امیر حمزہ کا اسلام لایا اور مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وحشی کو کہ میرے روبرو نہ آیا کر اور نہ اپنا مجھے چہپایا کر کہ مین دوست نہین رکھتا اسبات کو کہ دیکھون مین مسلمون کے قاتل کو اور حالانکہ بسبب اسلام کے پہلے سب گناہ محو ہوجاتے ہین اور آدمی پاک صاف ہوجاتا ہے گویا کہ باپ کے پیٹ سے پیدا ہوا تو پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحشی کی صورت نہ دیکھتے تھے پس کیونکر گوارا ہو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنا اوس شخص کا کہ جسنے ذبح کیا حسین علیہ السلام کو یا حکم کیا ہو اونکے قتل کیواسطے اور چڑھایا ہو حسینؑ کے اہلبیت کو اور حسینؑ کے قتل کے دن جن اور پری نے اونکی شان مین مرثیے کہین ہین اور پریون نے نوحہ اور زاری اس غم مین کی ہے چنانچہ تہذیب التہذیب مین اور مفتاح النجاح مین اور کتابون معتبر مین لکھا ہے کہ آسمان کی طرف سے پریون کے نوحہ اور مرثیہ کی آواز آتی تھی ایک بیت پریون کے مرثیہ کی یہ ہے **فروعزلی** مسح الرسول حبیبہ فلہ بریق فی الخدود ابواہ من علیا و لیشجن خیر الجدود مضمون اس بیت کا یہ ہے **ابیات** ہاتھ پھیرا تھا محمدؐ نے محبت سے مدام اوسکی پیشانی پہ تھا اسواسطے اوہ نور تمام اوسکے رخسارون کا چمکارہ تھا مثل ماہ و مہر نور سے اوسکے منور تھا دل خاص و عام والدین اوسکے عرب مین افضل قوم قریش اور نانا ہے کسکا جو کہ ہو خیر الانام لکھا ہے کہ گھوڑا حضرت امام برحق علیہ السلام کا خون آلودہ خیمہ اطہر کی طرف آیا ہے اور اہل بیت نے اوسکو بے سوار نا مدار کے دیکھکر شور و فغان مچایا ہے اور اوس گھوڑے نے ہر طرف دوڑ کر پھر اپنے سر کو زمین پر ٹپکا کہ روح ناتوان اوسکے تن نیم جان سے نکل گئی روایت کی ترذمی نے کہ دیکھا ام سلمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یعنی جس دن کہ حضرت امام حسینؑ شہید ہوئے اوسی دن شہر مدینہ مین حضرت ام سلمہ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ حضرت دنیا مین آئے ہین گرد و غبار ریش مبارک پر اور سر مبارک پر پڑا ہوا ہے ام سلمہ کہتی ہین کہ مین نے پوچھا حضرت سے یعنی یہ کیا حال ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آپنے فرمایا کہ قتل کیا گیا حسینؑ ابھی اسی وقت اور اسیطرح دیکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہر مدینہ مین پھر خواب کے ابن عباس نے کہ چہرہ مبارک اور موئے شریف آپکا گرد آلود ہے اور بال پراگندہ و پریشان ہین اور دست مبارک مین ایک شیشہ ہے کہ اوس مین خون بھرا ہوا ہے عبداللہ ابن عباس کہتے ہین کہ مین نے پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یعنی یا اب میرے تجھپر فدا ہون یہ کیا حال ہے یا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے فرمایا کہ یہ خون حسینؑ ہے اور اوسکے ساتھیون کا کہ آج صبح سے اس وقت تک مین نے چنا ہے اور شیشہ مین رکھا ہے پس ابن عباس وغیرہ نے جو دریافت کیا تو وہی دن تھا قتل حسینؑ کا کہ جس دن یہ خواب دیکھا تھا روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ جس دن شہید ہوئے حسینؑ اوس دن رات کے وقت غیب سے مین نے آواز سنی تھی کہ کوئی یہ کہتا ہے **ابیات**

اور حمایت الٰہی کے مستورات کی طرف نہین گئے پہنچا تھا کہ حضرت امام زین العابدین کو قتل کرے اور تلوار کھینچ کر قصد کیا ہی تھا
کہ حضرت حمید ابن مسلم نے ہاتھ اوس ملعون کا پکڑ لیا اور اس حرکت سے منع کیا کہ یہ لڑکا خود بیمار ہے اور بیچنا تو اون زارے **فصل**
جانا چاہیے کہ جس وقت شہید ہوئے حضرت امام برحق کربلا مین کہ عراق کی زمین سے متصل کوفہ کے ہے اور اوسے طف بھی کہتے ہین عالم مین گویا قیامت
برپا ہوئی اور عجائب اور غرائب نشانیان ظاہر ہوئین صواعق محرقہ مین لکھا ہے اون نشانیون مین سے کہ روز شہادت حسین ابن علیؑ
کے ہویدا اور آشکارا ہوئین تھین ایک یہ ہے کہ دنیا مین تاریکی اور اندھیرا چھا گیا تھا اور آفتاب سیاہ ہو گیا تھا کہ ذکو ستارے دکھائی
دیتے تھے اور تمام جہان مین جسجگہ سے پتھر اوٹھاتے تھے نیچے سے خون سرخ تازہ نمودار ہوتا تھا اور آسمان سرخ ہو گیا تھا بسبب قتل
امام مظلوم کے اور ایسی حالت درپیش آئی تھی کہ لوگون کو یہ گمان تھا کہ قیامت برپا ہوئی عثمان ابن شیبہ سے روایت ہے کہ اوس دن
سے لیکر سات دن تک بعد اوسکے آسمان کے رنگ کی یہ حقیقت رہی کہ اوسکے رنگ سے دیوارین مکانون کی ایسی سرخ دکھائی دیتی تھین
کہ گویا محاف ہین کسم مین رنگے گئے اور ستارے بیشمار ٹوٹتے تھے اور آسمین ایک پرایک پڑتا تھا ابن جوزی سے روایت ہے کہ تین
دن تک دنیا اندھیری رہی یعنی ظلمت اور سیاہی چھائی رہی بعد تین دن کے ظاہر ہوئی سرخی آسمان پر اور برسا لہو آسمان سے
اور کپڑے کسو کے کہ اوس لہو سے سرخ ہو گئے تھے سرخی اونکی دھوتے دھوتے اور پھٹتے پھٹتے بھی نہ گئی قتل کے دوسرے دن صبح کو لوگون نے
پانی کے برتن لہو سے بھرے پائے اور ایک روایت یہ ہے کہ مانند لہو کے آسمان سے برسا اور گھرون کے اور دیوارون کے خراسان مین اور شام مین اور
کوفہ مین اور روایت کرتا ہے ثعلبی کہ آسمان اوس حادثہ سے روتا ہے اور رونا اوسکا سرخ ہونا اوسکا ہے اور کنارے آسمان کے
سب طرف سے چھ مہینے تک اوسی دن سے سرخ رہے پھر اوسکے بعد ہمیشہ سرخی آسمان پر دکھائی دیتی ہے ابن سیرین کا قول ہے
کہ روایت پہونچی ہے ہمکو اس قدر کہ سرخی شفق مین جو اب ہے پہلے قتل حسینؑ سے نہتی یعنی یہ سرخی آسمان پر شفق مین اوسی دن سے ہے
کہ جس دن حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے ابن جوزی نے کہا ہے اسمین یہ حکمت ہے کہ آدمی جب غضب مین اور غصہ
مین ہوتا ہے تو اوسکا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور حق تعالیٰ جسم اور نقشہ اور چہرہ سے منزہ اور پاک ہے پس حق تعالیٰ
نے ارادہ اپنے غضب اور غصہ کا اوپر قتل حسینؑ کے بھی ظاہر کیا اور پر آسمان کے کنارے کے تاکہ ظاہر ہووے کہ قتل
حسین کا ایسا بڑا گناہ ہے کہ اونکے قتل پر غضب اور غصہ خدا کا ہمیشہ ہے اور قیامت تک مدام رہے گا اور کہا ابن جوزی
نے کہ عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جبکہ جنگ بدر مین قید ہوئے تھے تو اونکی آہ وزاری کی آواز سے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو نیند نہ آئی تھی پس کیونکر آرام وچین ہو آنحضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسنے

خون سے تمام سرخ ہوگیا آپنے فرمایا کہ مین باین صورت اپنے جد و پدر سے ملاقات کرون گا اور سب ستمگارونکی حکایات
لکھون گا لکھا ہے کہ بیاسی یعنی چار بیسی اور دو زخم نیزہ اور تیر اور تیغ کے بدن مبارک پر آئے تھے کہ اس وقت آپ بقبلہ ہو بیٹھے اور
اپنے معشوق حقیقی کی مناجات مین مشغول ہوئے کہ ایک ایک دو دو ملعون سر مبارک کے جدا کرنے کے واسطے روبرو آتے تھے لیکن شرم
کھاکر چلے جاتے تھے اور آپسمین کہتے تھے ایسا نہو کہ فردائے قیامت کو خون حسین کا ہماری گردنون مین ہوئے ❊ فرد

سہل کارے نیست خون آل احمد ریختن — خاک غم بر فرق فرزند محمد ریختن

فردہندی

خون کرنا آل احمد کا نہین ہے سہل کام — خاک غم جاوے پڑے اوسکے دو بالا ہے مقام

شمر علیہ اللعن نے دیکھکر نعرہ مارا کہ اے لوگو اب توقف اور تاخیر کیا ہے کیون نہین سر کاٹتے ہو تم کہ اسمین
زیادہ ابن شریک نے آپکے دست مبارک پر زخم شمشیر کا دیا اور سنان ابن انس نخعی نے نیزہ پشت مبارک پر مارا کہ پار نکل گیا اور بدن شریف
آپکا زمین پر گر پڑا کہ خولی ابن یزید اصبحی اپنے گھوڑے پر سے اوترا چاہا کہ آپکا سر مبارک کاٹے کہ آپنے تیز نظر سے اوسکی طرف دیکھا
پھر وہ ملعون لرزنے لگا اور یہ فعل قبیح اوس سے نہو سکا لیکن اوسکے بھائی نے کہ نام اوسکا شبلی ابن یزید ہے اور وہ کوڑھی ہے
سفید کوڑھ کا کہ جسے ابرص کہتے ہین سر مبارک کو تن مبارک سے جدا کیا اور ایک روایت یہ ہے کہ شمر نے وہ بھی ابرص
ہے آپکو ذبح کیا اور سر مبارک جدا کیا اور آپکے بدن مبارک پر گھوڑون کو دوڑایا اور روح پر فتوح آپکی اعلی علیین مین
تشریف لیگئی قریب دوپہر کے جمعہ کے دن مسنون تاریخ محرم کی کہ سن ہجری ایکسٹھ تھے اور عمر شریف آپکی چھپن ۵۶ یعنی چھپن اور پچاس
برس اور کئی مہینے کی تھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لکھا ہے کہ اوس وقت مین زمین لرزتی تھی اور شور و فغان آسمان و زمین
مین ہوا تھا اور جن و انسان اور جنگل کے سب حیوان نالہ اور زاری کرتے تھے اور آفتاب سیاہ ہوگیا تھا اور کارخانہ عالم کا تباہ ہوگیا تھا
اور اہلبیت کی زاری اور بے تابی اور بیقراری خارج از تقریر ہے

ابیات

اندرین غم نے ہمہ اہل فلک و سما بگریستند — کاہل عالم از ثریا تا ثرا بگریستند
آفتاب و ماہ و عرش و کرسی و لوح و قلم — در غم شاہ شہید کربلا بگریستند
در ہوا آن لب تعرم از آب فرات — ماہی اندر آب و مرغ اندر ہوا بگریستند
در تصور جنت الفردوس حور عین سر بسر — از برائے خاطر خیر النسا بگریستند
اولیا گشتہ بہر مرتضی زاری کنان — انبیا بر اتفاق مصطفے بگریستند

ابیات ہندی

آہ اوس دن سے فقط ارض و سما روتے تھے — لے شریک سے بھی تا بشر روتے تھے
عرش و کرسی و خورد و فلک لوح و قلم — ہر فرد زنبی خیر و را روتے تھے
اولیا غم شبیر مین حیران ہو کر — حور عین کنان فاطمہ کے ہمرہ تھین
انبیا ساتھ محمد کے جدا روتے تھے
ہمرہ شاہ جہان شیر خدا روتے تھے — روح جن و ملک و آدم و انعام تمام
ماہی آب سے تا مرغ ہوا روتے تھے

القصہ بعد شہادت شاہزادہ کونین کے شمر مردود اور کئی مطرود خیمہ گاہ کی طرف گئے اور متاع اور اسباب جو کہ تھا سب لوٹ لیا لیکن بسبب حفاظت

تحریر مین لاتا ہون اور ہواداران اہل بیت کو حال مختصر سناتا ہون راویان اخبار دل خراش اور ناقلان آثار جان تراش روایت کرتے ہین کہ ریحان روضۂ رسالت یاسمن گلشن ولایت گلدستہ باغ لافتیٰ لالہ شالیستہ چمن ہل اتیٰ یادگار خاندان نبوت گل گلزار دودمان فتوت شہباز بلند پرواز اوج جلالت عقاب جانفزا ز اقاف قناعت و قہرمان شہسوار میدان شجاعت ہزبر نے زار جرات و شہامت شاہ و شاہزادۂ کونین شہید اکبر حضرت امام حسین علیکم من التسلیمات افضلہا و التحیات اکملہا جس گھڑی خمون سے چور ہوے اور نشۂ شراب عشق مین مخمور ہوے پس آپنے ایک مقام مین توقف فرمایا اور ظالمون نامردون نے آپکا قصد کیا لیکن قبائل عرب کے آپکے قتل کرنے سے جی چھپاتے تھے اور اس کام کو ایک دوسرے پر حوالہ کرتا تھا اور وہ اوسکو اشارہ کرتا تھا اور وہ اوسکو اشارہ کرتا تھا کہ آپنے ایک جام پانی کا طلب کیا کسیںنے آپکو لادیا اور وہ جام آپنے لبون سے لگایا اور چاہا کہ پانی نوش فرماوین پیشتر اس سے کہ ایک قطرہ پانی حلق مبارک کے جاوے کہ حصین ابن نمیر نے آپکے دہن مبارک پر تیر مارا کہ ایک بوند پانی کی نصیب نہوئی پھر آپ وہان سے فرات کی طرف روانہ ہوے اور مخالفون کے تیرون کے نشانہ ہوے اور آپ پے در پے حملہ فرماتے تھے کہ مخالف جان دیکر دوزخ کو جاتے تھے صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ جس وقت حسین بن علی نے حملہ کیا شمشیر برہنہ ہات مین تھی اور یہ رجز پڑھتے تھے **ابیات عربی**

انا ابن علی الخیر من آل ہاشم + کفانی بہذا مفخرا حین افخر + وجدی رسول اکرم من مشی
ونحن سراج اللہ فی الناس یزہر + وفاطمۃ امی سلالۃ احمد + وعمی یدعی ذو الجناحین جعفر
وفینا کتاب اللہ انزل صادقا + وفینا الہدیٰ والوحی یذکر + **ابیات ہندی** علی ہے افضل اولاد ہاشم
پسر اوسکا ہون مین جانے ہے عالم + کفایت فخر یہ کرتا ہے مجکو + کہ جد میرا ہے افضل سب سے یارو
چراغ حق ہین خلق اللہ مین ہم + ہمارا جعفر طیار ہے عم + مری ماں فاطمہ ہے جان احمد + سراپا اوسمین ظاہر شان احمد
سنو قرآن ہوا ہے ہم مین نازل + ہدایت وحی سب ہے ہم مین حاصل + اور وہ جو قوم حائل ہوتی درمیان اونکے اور درمیان پانی کے یعنی اگر بر تقدیر یہ کہ حضرت امام برحق کو پانی ملتا اور غلبہ تشنگی نہوتا ہرگز قادر نہوتے مخالف اوپر قتل اونکے کے اسوسطے کہ حضرت امام برحق بڑے شجاع اور بہادر تھے کہ ٹلنے والے اور جگہ سے ہلنے والے نتھے اور جس وقت کہ آپکے ہمراہیون مین ایک ایک میدان مین لڑتا گیا اور جنت کو راہی ہوتا گیا اور پھر آپ تنہا رہ گئے تو آپنے ایسے حملے کئے کہ مخالفون کے شجاعون اور بہادرون مین سے بیشمار مارے گیے یہان تک کہ حملہ کیا آپ پر جماعت کثیر نے اور قصد کیا حریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تب آپنے آواز کی پکار کر کہ منع کرو جاہلون اور نادانون کو کہ مستورات اور بچونکی طرف جانے سے پھر آپ بار بار حملہ کرتے تھے اور الٹے دیتے تھے اور خیمہ پر خیمہ پر دیکھتے تھے یہان تک کہ گھوڑے سے جدا ہوے اور زمین پر گرے یہان تک مضمون صواعق کی عبارت کا ہے القصہ جب آپ گھوڑے سے جدا ہوے اور زمین پر گرے ایک مردود نے تیر آپکی پیشانی نورانی پر مارا کہ چہرۂ مبارک آپکا

علیہ السلام نہایت تشنہ لب ہے اور قریب ہلاکت کے ہے ہمکو لازم ہے کہ اب سب ملکر ایکبارگی حملہ کرو اور کام اوسکا تمام کرو کہ ایک مرتبہ
سارے لشکر نے حرکت کی اور پسر شیر کردگار کو اون بے مروت بے طبیعتوں نے بیچمین گھیر لیا اور وہ سرور شہدا خلف علی مرتضی مانند شیر غران کے ساتھ تیغ بران
کے درمیان اہل طغیان کے کرتب سپاہگری و بہادری کے اس طرح سے کرتا تھا کہ ہر جن و انس دیکھکر صل علی پڑہتا تھا اور ارکان زمین کو ساتھ
صدا انا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تزلزل مین ڈالتا تھا اور شعاع شمشیر برق نما سے مانند صاعقہ کے چشم دشمنان کو خیرہ و تیرہ کر دیتا تھا
القصہ دشمنون نے ہر طرف سے حضرت امام برحق پر حملہ کیا اور تیر باران کیا کہ تن نازنین سراپا زخمی ہو گیا مگر اس حال مین بھی جنگ سے باز
نہ ہوتے تھے اور کشتی حیات اعدا کی عرقاب فنا مین ڈبوتے تھے کہ اس اثنا مین اون ملعونون نے آپکے خیمہ گاہ کا قصد کیا اور ادھر کو چلے تا خیمہ و
خرگاہ کو لوٹین کہ آپنے آواز دی کہ اے گروہ اگرچہ دین اپنا تمنے برباد کیا لیکن عرب کی غیرت کو تو کام فرماؤ اور مستورات کی طرف نجاؤ کہ وہ
اہلبیت پیغمبر خدا ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عیال علی مرتضی ہین اور غرض تمھاری قتل کرنا میرا ہے سو مین یہان موجود ہون مجھسے جہانتک
کہ ہو سکے لڑو آزردہ میرا ہے کہ اپنے جاہلون کو منع کرو کہ میرے اہل و عیال اور عورات کی طرف قصد نکرین تب ملعون نے کہا اے
فرزند فاطمہ کے یہ بات تیری ہمکو قبول ہے اور تمنے لوگون کو منع کیا کہ مستورات کی طرف کوئی نجاوے

مخزن نوان بیچ ذکر حصول شہادت حضرت امام حسین ؑ کے اور احوال اہل بیت کے

بعد شہادت کے اے محبان علی اور اے مخلصان آل نبی دریافت کرو اور آگاہ ہو کہ قصہ شہادت شہید کربلا قتیل تیغ جفا چشم و چراغ تقلین حضرت امام حسین کا
اس قدر جانسوز ہے اور اس مرتبہ کو الم اندوز ہے کہ ساتھ اعانت طاقت کے محل تقریر مین نہین آ سکتا اور بواسطہ خامہ دو زبان کے بیچ مقام تحریر کے نہین سما سکتا

ابیات ہندی ہے رسم کہ اندر وقت تقریر + زبان از آتش بے حد بسوزد + دگر تحریر خواہم آن زمان ہم + قلم انگشت و کاغذ بسوزد +

ابیات ہندی + بیان ہے خوف آتا ہے مجکو اے یار + کہ یہ بیان ہے آتش کہین زبان جلے + نوشتہ مین بھی یہ خطرہ ہے دل مین کبھی
نہ ٹوٹ جاوے قلم کاغذ نہ جلے + نہ زبان کو طاقت بیان کی روایت ہے + اور نہ کان کو قوت سننے احکایت کی ہے +

فرد

فریاد کہ یارائے سخن نیست بیان را + بر بست غم غصہ رہ نطق و دہان را +

فرد ہندی + طاقت نہین کلام کی اس جانبان کو + غم غصہ کا وقیتے نہین ہین بیان کو +

فرد + زدست گریہ کتابت نمی تواند کرد + کہ می نویسم و مغسول میشود فی الحال +

ز آہ و نالہ حکایت نمیتوانم کرد + کہ مدعا بزبان می شود بوقت مقال +

ابیات ہندی + یہ حال ہاتھ سے روکے لکھا کہ ہو تحریر + ادھر زبان ہلی ادھر چشم ہو گئی فی الحال +
بیان کیا کروان قصہ کہ آہ و نالہ سے + گرہ زبان پہ پڑی ہے سنو بوقت مقال + ہان بقدر طاقت دل +
نیم جان کے اور موافق قوت جان ناتوان کے برائے خاطر عاطر محبان آل پیغمبر آخر زمانے کے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سلک

کہ خدا تعالی کسی کسی کو اس قوم مین سے توفیق اور ہدایت دیوے الغرض اوس حال مین بھی یہ کوشش امت کی منظور تھی اور بھلائی
امت کی آپکے دل سے سو سو کوس دور تھی کسیکا خوب شعر ہے فرد وہ جو حوصلہ ہے حسین کا نہ تو دید ہے نہ شنید ہے
چلی اوسکے حلق پہ جب چھری کہا عاشقون کی یہ عید ہے القصہ عمر سعد نے بانگ اپنے لشکر پر ساری کہ ان حسینؑ کو بات کرنے دو اور جلد اسکا
کام تمام کرو ساری فوج عمر سعد کے خوف سے حضرت امام برحق کے قتل پر مستعد ہو گئی اول سب سے تمیم بن قحطبہ کہ شام کا سردار بہادر تھا آگے مقابل
آیا آپنے پہلے حملہ مین تیغ بیدریغ سے گردن اوسکی بدن سے جدا کردی کہ وہ گئی قدم پر جا کر پڑی فوج ساری تیزدستی دیکھکر ہراسان ہوئی اور کوئی
مقابل نہ آیا آخر کو یزید البطحی آپکے مقابلہ مین نمودار ہوا اور وہ مبارز شام و عراق مین مشہور اور معروف تھا اور جلادت اور شجاعت
مین مصر اور روم تک اوسکی دھوم تھی پس اوسنے آتے ہی حضرت پر حملہ کیا اور آپنے تلوار اوسکی خالی دیکر ایک ہاتھ تلوار آبدار کا کمر پر ایسا دیا
کہ بدن اوسکا لکڑی کے مانند دو نیم ہو گیا پھر بسبب غلبہ عطش کے آپنے دریائے فرات کا قصد کیا کہ فوج مخالف آپ مین اور فرات مین
حائل ہوے اور آپنے مرکب کو بٹھایا اور تیغ بیدریغ سے سر مخالفون کا مانند برگ خزان کے جھاڑ ایہان تک کہ تمام فوج کو پراگندہ کر دیا
اور راستہ آب فرات کا کشادہ کیا اور دریائے فرات پر پہونچے اور گھوڑا اپنا پانی مین ڈالا اور چلو مین پانی پینے کو اوٹھا کر
اور لب تک لاکر گرا دیا اور نہ پیا ایسا ہی بعضی کتابون مین لکھا ہے شاید کہ نہ پینے کی وجہ یہ ہو گی کہ آپکو تشنگی اہلبیت اور اہل و عیال
کی اوس وقت یاد آئی ہو گی اور تنہا پانی پینا مروت سے بعید سمجھا ہو گا القصہ آب فرات سے نکلکر آپ اپنے خیمہ کی طرف تشریف لائے
لکھتے ہین کہ فرات سے خیمہ تک چار سو آدمی آپنے مارے پھر آپ اپنے خیمہ مین اوترے اور حضرت زین العابدین کو گلے لگایا اور
پیشانی پر اونکے بوسہ دیا اور سب اہلبیت کو وصیت اور نصیحت اور تشفی اور تسلی فرمائی روایت ہے کہ حضرت شہربانو نے
عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اس ملک مین غریب ہون سوا تیرے میرا کوئی نہین اور
تیری بہنین اور بیٹیان اولاد پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین کسی حلال زادے حرام زادے کو ان پر دست قدرت نہو گا
اور سب طریقہ حرمت کا انکے ساتھ نگاہ رکھین گے مگر مین کہ بیٹی زبردست بادشاہ کی ہون بھلا کہ دشمن قصد میرا کرے مین
اور حرمت حرم محترم تیرے کی نہ رکھین آپنے فرمایا اے شہربانو تو خاطر جمع رکھ اور غم نکھا کہ کسیکو تجھپر قدرت نہو گی اور کوئی
تیرا قصد نکریگا اور تو ہمیشہ عزت اور حرمت کے ساتھ رہیگی انشاء اللہ تعالی القصہ حضرت امام حسینؑ نے ایک ایک کو اپنی اولاد سے
اور اہل بیت سے وداع کیا اور یہ وداع آخری تھی کہ پھر میدان سے پھر کر خیمہ کو تشریف نہین لائے اور اس وداع کے بعد فرد و حسن برین کو
رونق افزا ہوے روایت ہے کہ حضرت امام برحق خیمہ سے میدان کارزار مین آئے اور مبارز طلبا عمر سعد نے کہا کہ اے لوگو حسینؑ

جملہ فرزندان و خویشان و عزیزان مرا — قتل کردید این چہ آئین است این چہ دین است این چہ راست — این زنان بہر چہ اکنون کشتہ اید — کشتن دین کدامی مذہب و ملت رواست

تشنہ لب رفتید یاران و من از پی میرسم — در قیامت حضرت حق حاکم ما و شماست — **ابیات ہندی** — نانامرا بلاشک سردار انبیاہے

خورشید اوج عزت کونین کی ضیا ہے — در درج لافتی کا مہ ارجمند علی ہے — مہ برج ہل اتی کا بھی شاہ مرتضی ہے — خیر النساہے ماد شاہ حسن برادر

وہ پارہ ہیبر یہ جان مصطفے ہے — میر اچچا ہے جعفر طیار نام اوسکا — بر واز اوسکی دایم تا عرش کبریا ہے — بیشک چچا پدر کا بیرے امیر حمزہ

ہے سر ور شہیدان سردار اتقیا ہے — مجھسا عجب نسب بین دیہ اس جہان کے — اے اشقیا بتاؤ ہان کون دوسرا ہے — اے قوم ظلم پیشہ تم بین رہا ہمیشہ

حمق و نفاق و حیلہ جور و ستم جفا ہے — تمنے کیے جو قتل فرزند و خویش میرے — پھر فکر بین ہو میرے کس دین بین روا ہے — سارے گئے پیاسے اور بین بھی تشنہ لب ہون

جاو جگا بچمین تمین حاکم وہان خدا ہے — پھر آپنے فرمایا کہ اے قوم تم اگر خدا جلشانہ پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتے ہو

تو مجھپر ستم اور ظلم کرنا روا نہ رکھو اور پانی مجھسے بند نہ کرو کہ فردا عرصات قیامت مین میرا نانا اور باپ تمکو حوض کوثر

سے پانی نہ دینگے پس تم مجکو یا کسی طرف جانے دو یا میرے اہل و عیال کو پانی دو کہ مین قیامت کو تمسے کچھ خصومت اور جھگڑا

نکرون گا اور جو تم اس حرکت سے باز نہین آتے تو خیر رضینا بقضاء اللہ شام کے اور کوفہ کے لوگ یہ سنکر خدا کے

غضب سے ڈرنے لگے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی بیکسی پر رونے لگے بختری ابن ربیعہ اور شیث بن ربعی

اور شمر ذالجوشن کہ سگ سیرت اور پلید طینت تھے اندیشہ مین آئے کہ ایسا نہو کہ لوگ خوف الہی سے حسین علیہ السلام

کو چھوڑ دین اور کام ہاتھ سے نکل جاوے پس بہ نرمی روبرو حضرت امام حسین علیہ السلام کے یہ تینون ملعون آئے

اور کہا یا ابن ابی تراب قصہ کوتاہ کرو اور تجسر سے نکال ڈال اور عبید اللہ ابن زیاد کے پاس حاضر ہو اور

یزید کی بیعت قبول کر تو اس مہلکہ سے خلاصی پاوے اور جو تو یہ نہ مانے گا تو ہم پانی مطلق نہ دینگے اور تو تشنگی سے ہلاک ہو جاویگا

حضرت امام برحق نے سنکر لی اور بیحیائی اونکی سے تعجب کیا **فائدہ** جاننا چاہیے کہ ارباب سیر کے لکھتے ہین اور یہ لکھنا اونکا

حق ہے کہ اسمین کچھ شبہ اور شک نہین ہے کہ حضرت امام حسینؑ فارس شعلہ بار آتش حرب کے تھے کہ مبارز اور بہادر میدان کی حرارت

اور گرمی جنگ بے درنگ اونکی سے گریزان تھے اور بہلوان عظیم الشان معرکہ کی قوت و شجاعت اونکی سے ترسان تھے اور حضرت امام برحق انجام

کار اور مآل حال اپنے سے عالم اور واقف تھے اور حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے اس

معرکہ سے خبرین پہلے بارہا دین تھین پس اوس قعر مہ انجام کو بارہا فہمایش کرنا اور اپنی تشنگی اور بیکسی کا حال زبان مبارک پر

لانا محض واسطے قائم کرنے حجت اور دلیل کے تھا اوس قوم پر کہ حق تعالی کے روبرو کوئی بات اپنی طرف عاید نہووے اور شاید

زین العابدین فرزند حضرت امام حسین علیہ السّلام کے نہایت بیماری مین مبتلا تھے کہ طاقت نشست و برخاست کی نرکھتے تھے جب اونھون نے دیکھا کہ پدر بزرگوار خلف شیر پروردگار تنہا بے یار و مددگار رہگئے ہین اور آپ بذات خود قصد میدان کا کرتے ہین تب وہ بدشواری تمام اوٹھکر اور نیزہ ہات مین لیکر میدان کارزار کی طرف چلے کہ نظر حضرت امام برحق کی اپنے فرزند بیمار نورچشم زار پر پڑی کہ رن کو جاتا ہے اور ناتوانی سے پاؤن اونکا لغزش کھاتا ہے بے اختیار ہوکر دوڑے اور حضرت زین العابدین کو پکڑا اور منع کیا اور فرمایا کہ اے بیٹا نسل میری تجھسے دنیا مین رہیگی اور خلق تجھکو پدر اہلبیت کہی گی یہ فرماکر اونکو خیمہ مین لیگئے اور بہت وصیت فرمائی اور نعمت عرفان کی اور معرفت قرآن کی کہ سینہ بہ سینہ آپکے خزانۂ باطن مین محفوظ اور مصئون تھی حضرت زین العابدین کو بخشی اور سونپ دی اور حضرت شہربانو سے کہا کہ جامدانی میرے ہتھیارون کی لاؤ **ابیات** ✤ اینکہ آمد نوبت من الوداع ✤ الوداع اے عترت من الوداع ✤ زود دو لہاے شما خواہند شد ✤ سوز ناکسار فرقت من الوداع ✤ دمبدم خواہید چون ابر بہار ✤ گریہ کرد از حسرت من الوداع ✤ **ابیات ہندی** ✤ آئی اب نوبت ہماری الوداع ✤ مل لے اے دختر پیاری الوداع ✤ عترت حیدر خدا حافظ کہ اب ✤ پھرتے ہین ہم اپنے باری الوداع ✤ ہم اودھر جاوینگے اور تم ادھر ✤ بس کرو گی آہ و زاری الوداع ✤ ہوگی آنکھون سے تمہاری کل دن ✤ بارش ابر بہاری الوداع ✤ دل ہے جو یاد وصال یار اب ✤ ہجر نے حد جان ماری الوداع ✤ بعد کے جامدانی کے حضرت ✤ امام برحق نے قباے جامہ مصری تن مبارک پر چپ و راست کی اور عمامہ شریف رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سر مبارک پر رکھا اور سپر حضرت امیر حمزہ سید الشہدا کی پیٹھ پر ڈالی اور ذوالفقار حیدر کرار کی حمائل کی اور نیزہ ہاتھ مین لیا اور گھوڑے پر کہ ذوالجناح اوسکا نام تھا سوار ہوگئے اور قصد میدان کا کیا کہ پردہ نشینان حجلہ عصمت اور طہارت کی رونے لگین اور رو کر جان اپنی کھونے لگین کہ شاہزادہ دوجہان واسطے جنگ اعدا کے تو جاتا ہے اور ہمکو تنہا چھوڑ جاتا ہے آپنے فرمایا کہ مین نے تمکو خدا کے سپرد کیا کہ وہ وکیل اور کفیل میرا اور تمہارا ہے وکفی باللہ وکیلا یہ کہکر میدان مین دشمنون کی صف کے روبرو استادہ ہوے اور نیزہ زمین مین گاڑدیا اور زبان عربی مین یہ رجز اس مضمون کا پڑھا **ابیات** ✤ جدمن خیر الورا افضلترین انبیاست ✤ آفتاب اوج عزت شمع جمع اصفیاست ✤ منقبتہاے پدر بر شمارم دور نیست ✤ در دو رج لافتی در بدر ج ہل اتی ست ✤ مادرم خیر النسا فرزند خلمس مصطفی ست ✤ بر کمال او کلام بضعۃ نبی گواہ است ✤ وز برادر گریہ پرسی شاہ دین حسن ✤ آنکہ سبط مصطفی و نور چشم مرتضی ست ✤ ہست عم جعفر طیار کاندر باغ خلد ✤ دائما پرواز او با آشیان کبریاست ✤ حمزہ شیر خیل میدان باشد عم پدر ✤ پنجمین اصل و نسب در جملہ عالم کراست ✤ اے ستمگاران سنگین دل کہ اخلاق شما ✤ بیوفائی و نفاق و حیلہ و جور و خباست ✤

جبکہ دنیا مین اپنی جان سے گیا + پاس نہ ہر اؤمر تضے کے ہے + تو کہ دنیا کے درمیان سے گیا فرد ماہ نورا چہ اتفاق افتاد +
کہ چنین زود در محاق افتاد فرد تا دامن آن تازہ گل از دست بروں شد + چون غنچہ دلم تبہ آغشتہ بخوں شد فرد کیا مہ نو کو اتفاق ہوا +
بی ترقی کیے محاق ہوا + وہ دہن گل کھلا تھا میر کے جو بروں ہے + یہ غنچہ دل تبہ آغشتہ خوں ہے + فصل جانا چاہیے کہ جب امام حسین نے
دیکھا کہ کوئی یار مددگار غمخوار ہوادار نرہا اور مخدرات اجرا عصمت و طہارت کی خروش و فغان کرتی ہین دنیا کو اندھیرا دیکھا تو اپنے پروردگار
پروہ عفت خانوادہ نبوت کو دین شعار تسلیم کار اور صبر اور شکیبائی اختیار کرو تو ثواب بیحساب پاؤ پھر اپنے اپنی بیبی سکینہ کو کہ خورد سال تھین پیار کیا اور گلے لگایا
اور زینب و کلثوم سے اونکی دلداری اور شفقت کے لئے وصیت کی اور بہنون کو اور بی بی کو وصیت کی کہ اس مصیبت مین ہرگز نہ نوحہ
سر نکھولنا اور طمانچہ منہ پر اور سینہ پر نہ مارنا اور کپڑے نہ پھاڑنا اور بیان نکرنا اور چلّا چلّا کر نہ رونا کہ یہ گناہ عظیم ہے
اور کار جاہلون کا ہے پر مین فقط رونے سے منع نہین کرتا کہ یہ کام غریبون اور دردمندون کا ہے اس اثنا مین علی اصغر
کہ طفل شیر خوار تھے تشنگی سے اور خشک ہونے شیر مادر سے قریب ہلاکت کے پہونچے حضرت امام حسین نے یہ حال اپنے نونہال کا دیکھکر گھوڑے پر
سوار ہوکے اور علی اصغر کو اپنی گود مین اوٹھا لیا اور آگے مخالفون کی صف کے تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے قوم موافق تمھارے
گمان کے تقصیر وار ہون تو مین ہون اس طفل نے تو کچھ تقصیر نہین کی ہے ایک گھونٹ پانی کا اسکو دو کہ یہ بچہ بغیر پانی کے ہلاک
ہوتا ہے اون سنگین دل جفا کارون نے کہا کہ ہم تمکو اور تمھارے بچون کو بغیر اجازت ابن زیاد کے ہرگز ہرگز ایک قطرہ پانی کا
نہ دینگے اور ایک ملعون نے اوس معصوم بیحیا مین سے تیر حضرت امام برحق کی طرف مارا کہ وہ علی اصغر کی حلقوم مین لگا کہ طائر روح
اوس معصوم کا آشیانہ قدس کو پرواز کر گیا پس آپنے لاش علی اصغر کی لاکر اونکی والدہ کے حوالہ کی اور کہا کہ لڑکا آب کوثر سے
سیراب ہوا پھر آپنے زمین تھوڑی سی کھود کر پاس خیمہ کے اوس معصوم کو دفن کیا حضرت شہر بانو اور بیبیان اہل بیت کی
اوس طفل بے گناہ کے غم مین فغان و زاری کرتی تھین اور حضرت امام برحق بے اختیار روتے تھے ابیات
تا جدا گشتی از کنار پدر + تیرہ شد بے تو روزگار پدر + غمگسار پدر تو بودی و گشت + بے تو یاد تو غمگسار پدر +
تو برفتی ز پیش و از پس تو + تبہ خرسند بود جان پدر + اے گل سرخ ناشگفتہ ببنوز + زود رفتی ز بوستان پدر +
ابیات ہندی گودی سے اپنے باپ کے بیٹا جدا ہوا آنکھون مین اوسکے تیرہ یہ عالم سیاہ ہوا آرام جان لخت جگر جبکہ اوٹھ گیا
بیتاب و بیقرار وہ سیماب سان ہوا + خرسند جس کے جان پدر تھی وہ مر گیا + درد و غم و الم مین پدر مبتلا ہوا + وہ گل ابھی کھلا بھی تھا باغ دہر مین
یاد خزان نے جھاڑ دیا آہ کیا ہوا + معصوم کو بھی شوق شہادت ہوا وصال + راہ خدا مین باپ سے پہلے فدا ہوا + روایت ہے کہ حضرت امام

اے پدر بزرگوار اگر ایک جام آب کا میسر ہو تو پھر مین دمار اس قوم نابکار سے نکالتا ہون حضرت امام برحق نے رو کر حضرت علی اکبر کو اپنے رو برو بٹھا لیا اور دست منور سے خاک بہرہ منور کی پونچھی اور انگشتری اپنی علی اکبر کے دہن مبین دی کہ اوسکو او نھون نے چوسا اوسکی برکت سے تشنگی کچھ کم ہوئی اور پھر میدان مین آئے اور یہ رجز پڑھتے تھے کہ مضمون اوسکا یہ ہے

ابیات

ساقی کوثر آب میخواہد　　میر مجلس شراب میخواہد　　بچہ شیر در طریق خطر　　راہ آب از کلاب میخواہد

مومنان در بہشت منکر ہا　　سوے دوزخ شتاب میخواہند

ابیات ہندی

ساقی کوثر آب چاہتا ہے

میر مجلس شراب چاہتا ہے　　بچہ شیران سگون سے آہ　　آب کہا ہیچ و تاب چاہتا ہے　　مومنان اہل بیت کا منکر

راہ دوزخ شتاب چاہتا ہے

القصہ میمنہ اور میسرہ تاخت کی اور طارق بن شقیف اور طلحہ بن طارق اور مصراع کو کہ نامی پہلوان اور دلاور تھے ساتھ طرح طرح کی صفت سپاہگری اور نیزہ بازی اور شمشیر اندازی سے مارا اور راہ عدم کو راہی کیا جس وقت کہ مصراع کے سر پر آپہنچے ضرب شمشیر آبدار کی دی تلوار نے سر سے تازین اسپ کا کاٹا اور وہ مرد دو ٹکڑے ہو کر آدھا ادھر آدھا ادھر گر پڑا خروش اور فریاد لشکر مخالف سے اوٹھی پھر علی اکبر کو دو ہزار سوار نابکار نے گھیر لیا اور آپ نے نیزہ بازی کے کرتب سے بیشمار آدمیون کو مقتول اور مجروح کر کے سبکو آگے رکھ لیا اور قلب لشکر تک لڑتے ہوئے چلے گئے اور وہان سے پھر کر اپنے پدر بزرگوار کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہا یا ابا العطش العطش حضرت امام حسین علیہ السلام بہت روئے اور فرمایا اے جان پدر غم مت کھا کہ آب کوثر سے سیراب ہوگا تو حضرت علی اکبر اس بشارت سے خوشنود ہو کر میدان مین آئے اور رستہ چپ لشکر کے ہاتھ لائے اور بدن مبارک پہ بیشمار زخم کھائے آخر کو ساتھ طعن نیزہ ابن نمیر کے گھوڑے سے زین پہ گرے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام گھوڑا دوڑا کر اور فوج مخالف کو بضرب نیزہ اور شمشیر ہٹا کر میدان سے علی اکبر کو اوٹھا کر خیمہ مین لے آئے اور روح پاک آپکی بیچ مقام قدس کے پہونچی احوال حضرت امام برحق کی گریہ وزاری کا اور حضرت شہربانو کی بیقراری کا اور حضرت زینب و کلثوم کے رونے کا اور سکینہ کے بلکنے کا خارج از رقم ہے اور اوسکے رقم سے حیران اور عاجز قلم ہے کسی شاعر نے خوب بیتین کہین ہین

ابیات

اے عزیز پدر کجا رفتی　　وز کنار پدر چرا رفتی

برنخوردی ز بوستان حیات　　سوے کاشانۂ بقا رفتی　　اگر از کلبۂ فنا رفتی　　بسرا پردۂ بقا رفتی

مصطفے جد تست میدانم　　تو بہ نزدیک مصطفے رفتی　　فرع زہرا و مرتضی بودی　　بسوے اہل خود فرا رفتی

ابیات ہندی

اے عزیز پدر یہان سے گیا　　میرے پہلو سے اوٹھ جہان سے گیا　　پھل نہ چکھا حیات سے تونے

اے میرے پھول گلستان سے گیا　　آہ دار البقا مین جا بیٹھا　　چھوڑ کر مجکو اس جہان سے گیا　　جا ہی پہونچا نبی کی حد مین

اور عرض کی کہ اے پدر بزرگوار یہ بات خدا نکرے کہ مین نے آپکے ایک لمحہ دنیا مین رہون آپ مجکو ظالمون مین نہ چھوڑیے اور اتنا توقف فرمائے کہ مین اپنی جان کو آپکے قدمون پر نثار کرون شہر بانو بی بی حضرت امام حسین کی اور بہنین اور بیٹیان حضرت امام ہمام کی سب اوس دم حضرت علی اکبر کے ہاتھون اور پانون پر پڑتی تھین اور رن مین جانیکو منع کرتی تھین اور حضرت امام برحق بھی روتے تھے اور جانے نہ دیتے تھے جبکہ علی اکبر نے نہایت زاری کی اور قسمین عظیم دین تب حضرت امام برحق نے سلاح اپنے دست مبارک سے علی اکبر کے بدن پر آراستہ کیے اور زرہ اپنی پہنائے اور پٹکہ حضرت علی مرتضی کا کمر کو باندھا اور خود فولادی اونکے سر پر رکھا اور گھوڑے پر سوار کیا مان اور بہنین علی اکبر کی لگام اور رکاب گھوڑے کی نہ چھوڑتی تھین اور رجا آنسوؤن کے خون آنکھون سے برساتی تھین آپنے فرمایا کہ ہاتھ علی اکبر سے اوٹھاؤ کہ وہ ارادہ آخرت کے سفر کا رکھتا ہے **فرد** + جانم بجانب سفر آہنگ میکند + صحرا و شب دل ما تنگ میکند +

فرد ہندی + سفر کا جو یہان تو جانمن آہنگ کرتا ہے + بیابان کو بھی میرے دل آہ تنگ کرتا ہے + پس علی اکبر بدرود اور + خواہر کو وداع کرکے میدان مصاف گاہ مین آشکار ہوئے اکثر تاریخ کی کتابون مین لکھا ہے کہ حضرت علی اکبر اٹھارہ برس کے تھے اور روے مبارک اونکا مانند آفتاب کے اور گیسو اونکے مثل مشکناب کے اور ارروے خلق اور خلق کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت مشابہت تمام رکھتے تھے جس وقت کہ میدان مین تشریف لائے فضاے حرب گاہ کی شعاع رخسار اونکے سے نورانی ہوگئی اور تمام سپاہ عمر سعد کی خوبی اور جمال اونکا دیکھکر حیران ہوئی اور عمر سعد سے پوچھنے لگے + **قطعہ**

این کیست سوار کہ بلا دل و دین ست + صد خانہ برانداختہ در خانہ زین ست + ماہیست درخشندہ کہ در جیب سمند ست + سروست بلند کہ بر دوش زمین ست +

قطعہ ہندی + یہ آفت جان کون ہے یان اہل یقین مین + صد خانہ برانداز ہے خانہ زین مین + ہے جلوہ گر آئینہ فانوس یہ تابان + ہے سرو خرامندہ کوئی لشکر دین مین + عمر سعد نے کہا یہ فرزند ارجمند حسین علیہ السلام کا ہے اور شکل و شمائل مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت تمام رکھتا ہے الغرض حضرت علی اکبر نے میدان مین گھوڑے کو جولان کیا اور یہ رجز پکار کر پڑھا **فرد** + انا علی ابن حسین ابن علی + نحن بیت اللہ اولی بالنبی + **فرد ہندی** + مین علی ابن حسین ابن علی + کعبہ اللہ ہم جان نبی + روایت ہے کہ حضرت علی اکبر میدان مین ہر چند مبارز اور مقاتل کو چاہتے تھے لیکن اونکے مقابل کوئی نہ آتا تھا کہ آپنے بہ تنگ ہوکر چپ و راست لشکر مخالف کے تاخت اور دوڑ کی اور مخالفون کو تھوڑی دیر مین زیر و زبر اور درہم برہم کردیا اور میدان سے پھر کر پدر بزرگوار کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہا یا ابا العطش العطش فرزند تشنگی نے مجھے ہلاک کیا + غم فرقت نے دردناک کیا

زیر ران عرصۂ جنگ گاہ مین آکر عنان مرکب کی تھامی اور پہلے اوس قوم کو نصیحت کی جبکہ عصیان اور نافرمانی مخالفون کی دریافت فرمائی حضرت امام حسینؑ کی خدمت مین آکر عرض کی روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ اس اثنار مین صید العطش کی اور آواز زاری اہلبیت کی بیچ کان عباس کے پہنچی اور بیتاب اور بے طاقت ہوکر مشک کاندھے پر ڈالی اور سقاگری اپنے بھائی حسین کے ان کمالی اور آپ فرات پر پہونچے اٹھارہ ہزار مین پانسو سوار نے اونپر حملہ کیا اور ہزار تیر و تیر خدنگ کا دیا آپنے سپر سر پر رکھکر نیزہ بازی سے اتنی آدمیون کو مارا اور جان سے بے جان کیا اور باقی کو پراگندہ کرکے اپنے گھوڑے کو دریا مین ڈالا کہ مخالفون نے تیر اور نیزہ سے آہنگ جنگ کا ساز کیا حضرت عباس علی پر زخم پر زخم کھاتے ہوئے دریا سے نکلے **ابیات**

عباس علی ست شیر غازی + از بیشۂ خسرو حجازی + آوردہ بزیر ران در دست + آب یمنی و باد پای تازی

سر مے بازم مگر کہ گیرم + نزدیک خدا سرفرازی + **ابیات** + عباس علی ہے شیر غازی

فرزند شہ علی حجازی + قبضے مین رکھے ہے آب یمنی + نیچے رانون کے باد تازی + سر کو دیتا ہے تاکہ پاوے

نزدیک خدا کے سرفرازی + لوگ اونکی شمشیر اور نیزہ کے خوف سے ہٹ گئے کہ آپنے پھر گھوڑے کو دریا مین ڈالا اور مشک پانی سے بھرا

لکھتے ہین کہ آپنے چاہا تھا کہ پانی پیون لیکن نہ پیا شاید کہ حضرت امام برحق کی تشنگی یاد آئی اور تنہا پانی پینا مردت نہ جانا الغرض

گھوڑے پر سوار ہوکر اور مشک داہنے ہاتھ مین لیکر اپنے لشکر کی طرف چلے کہ سوار و پیادہ بے شمار گرد ہوئے اور پے در پے زخم تیر اور نیزہ کے

آپکے بدن مبارک پر آنے لگے یہانتک کہ داہنا ہاتھ آپکا شانہ سے جدا ہوگیا کہتے ہین کہ مشک اپنے بائین کاندھے پر لی پھر

اوسکو بھی ظالمون نے بدن سے جدا کیا پھر مشک اپنے دانتون مین پکڑی کہ ایک پتھر آکر مشک مین لگا اور سوراخ ہوگیا آپنے فرمایا

کہ کیا حکمت الٰہی ہے کہ پیاسون کے حلق مین قطرہ پانی کا نہین پہونچتا ہے **قطعہ** آب شور جہان تر لیکن لب تشنہ

کہ شربت تو مہیا از شراب طہور + بدین ضیق فادل نہ بجائے گے + برائے عشرت تو برگزیدۂ اند قصور + **قطعہ ہندی**

یہ آب تلخ جہان کا نہ اپنے لب پر رکھ + کہ تیرے واسطے مہیا ہے شراب طہور + سرا تنگ فانین دل لگا کر دہان + برا عیش مہیا ہوئے ہین حور و قصور

بہرحال کے عباس گھوڑے سے گرے اور جنات فردوس مین جاکر آب کوثر سے سیراب ہوئے حضرت امام برحق بہت

روئے اور فرمایا کہ اب بیٹھہ میری ٹوٹ گئی بعد شہادت عباس علی کے حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت امام زین العابدین

علیہ السلام اور حضرت علی اکبر علیہ السلام باقی رہے مردون مین سے اور ایک طفل صغیر یعنی علی اصغر علیہ السلام کہ نام اونکا

عبداللہ ہے پس حضرت امام حسینؑ نے سلاح اپنے بدن مبارک پر آراستہ کئے اور بذات خود ارادہ میدان کا کیا حضرت علی اکبرؑ

نے جب دیکھا کہ پدر بزرگوار امام نامدار نے قصد میدان کا فرمایا تب وہ فرزند رشید اپنے پدر سعید کی خدمت مین آئے

لئے معرکہ دنیا مین پیدا ہوا تھا اور تیری وفاداری مین میدان آخرت کو جاتا ہون مین بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرد گر سرم خاک گشت بردر تو ✣ باد جانا سعادت سر تو ✣ **فرد ہندی** ✣ یہ سر جو خاک دریا ہو تو تیرے در پہ ہے
فدا قدم پہ جو سو بار ہو تو تیرے ✣ بعد شہادت حسین ابن علی کے حضرت جعفر فرزند علی کے امام برحق سے اجازت لیکر معرکہ قتال مین آئے اور داد مردانگی دیکر بجوار
بھائی کے بہشت راحت عزت مین رونق افزا ہوئے بعد انکے حضرت عبداللہ فرزند حضرت علی کے سادیہ گریبان کے اور ان سب کے آگے شاہزادہ وجیہ جہان
کے واسطے اجازت میدان کے حاضر ہوئے اور عرض کی **قطعہ** ✣ اے عمت تخم شادمانیہا ✣ وصل تو اصل کامرانیہا
میروم کوہہائے غم بدل ✣ میبرم از دورت گرانیہا ✣ **قطعہ ہندی** ✣ غم عشق اپنی شادمانی ہے
وصل دلدار کامرانی ہے ✣ کوہ غم دل پہ سہکے ہم تو چلے ✣ کوئی دم کی یہ زندگانی ہے ✣ ای بھائی طاقت نہین بھائیون کی
جدائی سے طاق ہوئی اور جان میری میدان محبت مین بالکل فراق ہوئی الغرض عبداللہ اجازت لیکر متوجہ بمصاف گاہ ہوئے لکھتے ہین کہ ایک سو ستر مخالف
مارے اور پھر آپ درجات جنات مین سدھارے **فرد** نجات یافت ازین دار مکافات رنج وعنا ✣ نزول کرد بدرجات جنت الماوا **فرد ہندی**
رنج وعنا کی قید سے پائی نجات ہے ✣ جنت ہے سیر گل ہے نہین وہ بات ہے ✣ بعد انکے حضرت عباس علی فرزند حضرت علی مرتضی کے حالات اور انکے
دیکھکر بہت روئے اور مضمون اس بیت کا کہا **فرد** آیا بر اوران وعزیزان کجاشند ✣ وردشت کربلا ہمہ از ہم جدا شدند **فرد ہندی**
بھائی عزیز وبار سہارے وہ کہان ہوئے ✣ آپس سے کربلا کی زمین مین جدا ہوئے ✣ اور علم لیے ہوئے حضرت امام برحق کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی
اے برادر بزرگوار اے سیدنا مدبار اور بھائی سب دار الفرار کو کوچ کر گئے اور احباب اور اصحاب سبکے گذر گئے بندہ کے حال پر بھی عنایت
کیجئے اور اجازت میدان کی دیجئے حضرت امام برحق نے گریہ وزاری کی اور کہا اے بھائی عباس تمنے بھی تیاری کی عرض کی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اب دنیا سے بہت تنگ ہوا مین اسواسطے امادہ جنگ ہوا مین چاہتا ہون کہ دادا اپنے بھائیون کی تمکارون ہوئے فالون مین
اور تکلیف ان کو فوج شام کو بیان کرنے نہ آنے فرمایا اگر یہ تیری مراد ہے تو میدان مین جا تو اور پہلے حجت دین کی اونپر اوٹھا اور نصیحت اور پند کو
سنا اگر نہ مانین تو پھر ٹھیک اونکو بنا الغرض عباس علی سبط نبی سے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت حاصل کر کر عرصہ حربگاہ مین نمودار ہوئے
اور خلف حیدر کرار نامدار اور شجاع عالیمقدار تھے جرات اور قوت حضرت شاہ مردان سے میراث رکھتے تھے رایت فتح ونصرت کا
ہمیشہ بلند کرتے تھے اوس وقت اوپر مرکب تیز پا آہن جارعد صدا برق نما کے سوار ہو کر ساتھ تیغ مصری اور سپر کی اور خود روسی کے
مقابل اعدائے بے دین اور شقیا بدآئین کے ہوئے **فرد** برتے گرفتہ در کف دلدار بہ تیغ ✣ ماہے نہادہ بر سر وسروے چو بر زمین
فرد ہندی ✣ ابر کے مانند ڈھال اور تیغ بجلی کی نشان ✣ خود مثل ماہ وشل چرخ مرکب

اور حسب تفصیل ہے کہ روضۃ الشہدا مین یہ احوال لکھا ہے محض غلط اور سراپا تکلف و نامناسب ہے باسواسطے کہ ایسی باتین اون جنابونکے شایان نہین ہین القصہ بعد شہادت حضرت قاسم کے ابوبکر فرزند حضرت علی بھائی حضرت امام حسین کے اجازت حضرت امام برحق سے لیکر میدان کارزار مین آنکلے ہوکے اور عرصہ میدان کو بہت نامردون سے خالی کیا تا وقتی کہ نقد حیات کو بازار شہادت مین فروخت کیا اور بقصد حضرت کی طرف سبکدوش ہوئے بعد اونکے حضرت عمر فرزند حضرت علی کے باجازت امام برحق کے مخالفون سے جنگ کیے کر اور داد شجاعت کی دیکر روضہ رضائے پروردگار مین تشریف لیگئے بعد اونکے حضرت عثمان فرزند حضرت علی کے سبط نبی سے رخصت لیکر دشمنون سے جا لڑے اور جرات نہایت فرماکر خلد برین کے صدر نشین ہوئے بعد اونکے حضرت عون فرزند حضرت علی کہ جوان خوبصورت زیبا سیرت صافی طینت پاکیزہ طویت تھے بیچ خدمت امام برحق کے حاضر ہوئے اور اجازت چاہی آپنے فرمایا کہ اے بھائی دشمن بسیار ہین اور پیادہ و سوار بیشمار ہین حضرت عون نے جواب دیا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیر کو لومڑیون کے ہجوم سے کیا ڈر ہے اور شہباز کو چندہ و بوم سے کیا خدشہ ہے **قطعہ**

بکوشم درین حرب مردانہ وار ✦ نہ اندیشم از لشکر بیشمار ✦ دل و دست بازو بجا آورم ✦ جہان بر عدو تنگ بر آورم ✦

قطعہ ہندی ✦ لڑونگا مین اعدا سے مردانہ وار ✦ عدو مین اگرچہ ہین بیشمار ✦ تائید حق قوت دست ہے ✦ مخالف سے برلاونگا مین دمار ✦ یہ عرض کی اور مرکب تیز رفتار کو اٹھایا اور قلب سپاہ دشمن پر حملہ کیا اور بیچ دریا کے مانند کے ساتھ بازو کو انا کے غوطہ لگایا کہتے ہین کہ ہزار سوار و پیادہ نے اونکو گھیر لیا حضرت عون نے شعاع برق تیغ آبدار سے بنیائی اوس فوج نابکار کی اوڑا دی اور صفون کی صفون کو درہم برہم کر کے بیچ خدمت امام برحق کے حاضر ہوئے آپنے منہ اور آنکھین اونکی چومین اور کہا اے بھائی اپنے زخمونکو خیمہ کے اندر جاکر بانده اور ذرا آرام پکڑ عرض کی اے برادر بزرگوار تشنگی سے ہلاک ہوتا ہون بہتر ہے کہ ساقی کوثر کے ہاتھ سے آب زلال فردوس کا نوش کرون مین اور یہ جب میسر ہو کہ جام شراب شہادت کا یہان پیون مین القصہ حضرت عون کمیت گھوڑے پر سوار ہوئے اور وہ گھوڑا تھا کہ حضرت شاہ مردان شیر یزدان نے اپنی حالت حیات مین حضرت عون کو بخشا تھا اور زرہ داؤدی اور تیغ یمانی حمائل کی اور نیزہ رومی ہاتھ مین لیا اور حضرت امام برحق سے اجازت لیکر رو میدان کی طرف کیا شور و غلغلہ سپاہ مخالف مین پڑا اور ہر خرد و کلان دیکھکر کانپنے لگا **فرد** ✦ یہ آفت ہے کہ بازار جوان پیدا شد ✦ کہ ہر سرو بالا ز زین بر دن آمد ✦

قطعہ ✦ کہتے تھے وہ پھر سوار آیا ✦ لو آفت روزگار آیا ✦ ہے سرو زمین زین پہ نکلا ✦ وہ رونق کارزار آیا ✦ الغرض قریب دو ہزار سوار کے حضرت عون کے گرد ہوگئے اور یہ سوار نامدار خلف صباد ذوالفقار جس طرف حملہ کرتے تھے دشمنونکے پشتے لگ جاتے تھے آخر کار ابن حمید کرار ساتھ طعن نیزہ ابن خالد ابن طلحہ کے مرکب سے زمین پر گرے اور پکار کر کہا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرا محبت کے

چاہتے تھے اور آپ منع فرماتے تھے یہانتک کہ قاسم نے ہاتھ اور پانون آپکے چومے اور بہت روئے تاکہ رخصت حاصل کی اور میدان مین آئے اور باوجود چھوٹی عمر کے قتال عظیم کیا اور پونے تیس مبارزون کو خاک ہلاکت پر ڈالا حمید نقل کرتا ہے کہ مین عمر سعد کی سپاہ مین تھا اور نظارہ جنگ قاسم ابن حسن کا کرتا تھا کہ عمر بن سعید ازدی نے مجھسے کہا کہ مین اس لڑکے پر حملہ کرونگا مین نے اوسسے کہا سبحان اللہ یہ کیا اندیشہ باطل ہے قسم ہے خدا کی کہ اگر قاسم مجھے تلوار مارے تو اوسپر دار نہ کرون پس قاسم کا سامنا اس گروہ نے چھوڑ کر جہونے اوسکو بیچمین گھیر رکھا اور تو قصد کر ابن سعید نے کہا واللہ مجکو اب تحمل نہین رہا یہ کہکر متوجہ قاسم کے ہوا اور ضرب شمشیر کی اوسکے سر پر دی کہ قاسم منہ کے بھل گر پڑا اور پکارا کہ یا عجا امام حسین حضرت شبیر نے جب اپنے بھتیجے کو دیکھا کہ خاک و خون مین غلطان ہوا مانند شیر کے کہ اوپر شکار گور کے تاخت لاتا ہے طرف ابن سعید کے دوڑے اور ضرب تلوار آبدار کی وی کہ ہاتھ ابن سعید کا کہنی سے جدا ہوگیا اہل کوفہ ابن سعید کو اپنی پناہ مین لیگئے جب غبار اور گرد ہٹی تو معلوم ہوا کہ حضرت امام حسین قاسم کے سر پر کھڑے روتے ہین اور اوسکے قتل کرنے والے کو نفرین کرتے ہین پھر حضرت قاسم کو اوٹھا کر اہلبیت کی لاشون مین لا دیا اور کہا اے اہلبیت میرے صبر کرو اور خدا کا شکر کرو **فائدہ** جاننا چاہیے کہ روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ جب حضرت امام حسین نے اجازت میدان کی قاسم کو دی تھی تو حضرت قاسم خیمہ مین جا کر سر زانو پر رکھے ہوئے روتے تھے کہ اونکو یاد آیا کہ میرے باپ حسن نے مجکو ایک تعویذ دیا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ تو اسکو اپنے بازو پر رکھیو جس دن کہ تجکو غم و ملال بے حد و حساب پیش آوے تو اوسکو کھول کر دیکھنا جو اوسمین لکھا ہو اوسپر عمل کرنا پس آج کہ وہ دن ہے لازم ہے کہ مین اوسکو کھول کر دیکھون الغرض حضرت قاسم نے یہ دل مین سوچ کر تعویذ اپنے بازو سے کھولا اور کاغذ کو ملاحظہ کیا اوسمین حضرت امام حسن نے اپنے دست مبارک سے لکھا تھا کہ اے قاسم وصیت کرتا ہون مین تجکو کہ جب میرا بھائی حسین دشت کربلا مین درمیان کوفیون اور شامیون کے گھر جاوے البتہ سر اپنے کو اوسکے قدم پر نثار کیجیو حضرت قاسم نے جب وہ وصیت نامہ پڑھا ایسے خوش و خرم ہوئے کہ کبھی نہ ہوئے تھے اور وہ کاغذ لا کر حضرت امام برحق کو دکھایا اور رن مین جانے کی رخصت چاہی حضرت امام برحق نے خط اپنے بھائی حسن کا پہچانا اور قاسم کو گلے لگا کر روئے کہ دونون بیہوش ہوگئے بعد اوسکے ناچار حضرت قاسم کو میدان کی رخصت دی اور یہ بات کہ عوام مین مشہور ہے کہ حضرت امام حسین کو اوس وقت وصیت حضرت امام حسن کی یاد آئی پیچ مقدمہ نکاح حضرت قاسم کے اور اوس وقت حضرت قاسم کو خیمہ مین لیجا کر اپنی ایک بیٹی کے ساتھ نکاح کر دیا کسی معتبر کتاب مین نہین ہے مگر ایک تسمہ نقل منتخب التواریخ مین مین نے دیکھی ہے کہ وہ کتاب قصبہ دھرسوے کے سیدونکے ہان ہے اور وہ کتاب اوسمین مین مشہور ہے اور روضۃ الشہدا مین دیکھی ہے لیکن عالمون کے نزدیک اور اہل تاریخ کے نزدیک اس روایت کا اور اس نقل کا مطلق اعتبار نہین ہے

عبداللہ نے اگر قاتل اسد کو قتل کیا اور فیروزان کو کچھ زخمون سے ہوا تھا اپنے گھوڑے پر لگے اپنے بٹھایا گھوڑا کہ کئی دن کا بھوکا پیاسا تھا دو آدمی کے بوجھ سے کھڑا ہو رہا حضرت عبداللہ پیادہ پا ہوئے اور فیروزان کو اپنے لشکر مین لے چلے کہ راہ مین فیروزان نے راہی بہشت کی عبداللہ نے بہت گریہ کیا لکھا ہے کہ اوس وقت تک حضرت شاہزادہ عبداللہ کے بدن پر شصت زخم آچکے تھے اور آپنے بہت نابکارون کو فی النار کیا تھا اور بختری کو زخمی کیا تھا کہ پھر آپ میدان مین آئے اور مقابل اپنا چاہا کسیکو تاب و توان نہین تھی تا کہ خوف و دہشت سے کہ مقابل آوے اسمین عمر سعد نے اپنے لشکر والون کو گالیان دین کہ یوسف ابن الاحجار روبرو عمر سعد کے آیا اور کہا کہ تو سپہ سالار ہے کیون نہین اس سے مقابلہ کرتا عمر سعد نے کہا کہ مجکو ابن زیاد کا حکم لڑانیکا ہے لڑنیکا نہین ہے پس تم سب سے فرمان بردار ہو ابن الاحجار جاؤ اور اس لڑکے سے لڑو نہین تو مین تیری شکایت ابن زیاد سے کرونگا ابن الاحجار ناچار میدان مین آیا اور عبداللہ کے ہاتھ سے جام مرگ کا پیا پھر اوسکا بیٹا اور اوسکا بھتیجا میدان مین آکر آپکی ضرب تیغ سے دوزخ کو روانہ ہوا پھر حضرت عبداللہ نے مبارز کو چاہا کوئی نہ نکلا حضرت عبداللہ تنگ ہو کر چپ و راست لشکر کے تاخت لائے اور بارہ نابکار کو چشانی موت کی چکھائی اور نیزہ سر مبارک پر پھرا ہوئے اپنے لشکر مین بیچ خدمت حضرت امام حسین کے آئے اور کہا اے چچا صاحب العطش العطش آپنے فرمایا اے جان چچا کی تیرے نانا اور باپ اب بہشت مین تجھے پانی پلائینگے حضرت عبداللہ پھر اجازت لیکر میدان مین آئے اور زخم گران نیزہ اور تلوار اور ناوک اور خنجر کے کھائے اور شربت شہادت کا نوش کیا حضرت امام برحق کو اور مخدرات عصمت کو اپنے غم و درد مین بیہوش کر دیا **نظم** دردا کہ دل از حادثہ غمناک افتاد ✣ در دیدہ سیل ناشاک افتاد ✣ نوباوہ باغ عمر از شاخ امید ✣ بے آنکہ رسیدہ بود بر خاک افتاد ✣ **نظم ہندی** آہ اس درد سے ہر یار ہے غمناک پڑا ✣ اشک کے سیل سے چشم مین خاشاک پڑا ✣ پھل نیا باغ حسن کا چمن عالم مین ✣ شاخ امید سے جھڑ کر سر خاک پڑا

روضۃ الاحباب مین محمد بن انس کی شہادت نہین لکھی ظاہر یہ ہے کہ وہ بھی حضرت عبداللہ کے ساتھ شہید ہوئے بعد اوسکے حضرت قاسم ابن الحسن اپنے برادر عزیز کی شہادت کو مشاہدہ کر کر اور آہ سرد دل پر درد سے کھینچ کر اپنے عم بزرگوار کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے شاہزادہ دو جہان اگر حکم ہو تو اپنے بھائی کا عوض ان بد نہادون سے لون مین آپنے فرمایا اے جان عم تو حسن کی یادگار ہے اور میرا انیس دل فگار ہے کیونکر تجکو اجازت دون بعضے لکھتے ہین کہ مادر قاسم کی خیمہ سے باہر نکل آئی اور قاسم کا ہاتھ پکڑ لیا **فرد** ✣ اے پدر گرفتہ جا لطف کن انتظار مرا ✣ مرہم سینہ ام کی مرہم دیدہ تم توشو ✣ **فرد ہندی** ای گل خوشخانہ قدیری نظر سے دور ہو ✣ مرہم سینہ ہے جو تو چشم کا تو نور ہو ✣ لکھا ہے کہ حضرت قاسم بے اختیار روتے تھے اور حضرت امام حسین بھی زار زار روتے تھے کہ ایک مرتبہ دونون آپسمین گلے سے ملکر بیہوش ہو گئے پھر جو ہوش مین آئے حضرت قاسم رخصت

مصرع کہ باد ابر و رحمت کرد گار ۔ بعد اونکے عون بن عبداللہ یعنی محمد کے بھائی نے جب اپنے بھائی کو دیکھا کہ خاک خون پر تڑپ رہا ہے
بے اختیار طرف میدان کے دوڑے اور اپنے بھائی کے قاتل کو ساتھ ایک ضرب شمشیر کے واصل جہنم کیا اور بڑی بہادری اور دلاوری کر کر بہشت مین
رونق افروز ہوئے بعد اونکے عبداللہ فرزند امام حسن کے کہ نوجوان ماہ طلعت سرو قامت خوبصورت نیک سیرت تھے جیسے خدمت عمو بزرگوار ابن شیر پروردگار
کے حاضر ہوئے اور اجازت میدان کی چاہی آپنے بعد تکرار بسیار کے رو کر اور گلے سے لگا کر رخصت دی روایت ہے کہ فرزند حسن نے میدان
مین بطلق توقف نکیا اور اپنے تئین دفعتاً قلب گاہ مین یعنی بیچ مین لشکر کے پہونچایا یہان تک کہ قریب عمر سعد کے پہونچے اور اوس مقام پر تیس
دلاورون کو ساتھ باد فنا کے برباد کیا اور عمر سعد بھاگ کر سوارون مین جا چھپا اور اپنے دلاورون کو ساتھ خلعت اور انعام کے امیدوار
کیا کہ اس جوان ہاشمی کو کسی طرح قتل کیا چاہیے اور عبداللہ قلب مین سے میدان مین آئے کہ اسمین بختری ابن عمر شامی روبرو عمر سعد کے
آیا اور کہا اے عمر دعوی سپہ سالاری کا رکھتا ہے اور اس نوجوان ہاشمی سے اس قدر بھاگتا ہے تو عمر نے شرمندہ ہو کر کہا کہ جان عزیز ہے اگر
اوس وقت اوسکے آگے سے نہ بھاگتا مین ہرگز نہ بچتا تو مجکو چھوڑ دے اور اے بختری اگر تو میری بات کو سچا جانتا چاہے تو یہ نوجوان ہے اور میدان ہے
مقابل آ اور اپنی بہادری دکھا بختری بے دغدغہ مین آکر ساتھ پانسو سوار کے عبداللہ پر حملہ کیا اور حضرت امام حسین نے محمد ابن
انس اور اسد ابن ابی دغانہ کو کہ یہ دو آپکے یار و مین سے باقی رہے تھے اور فیروزان کو کہ غلام حضرت امام کا ہے حضرت عبداللہ کی مدد
کیواسطے بھیجا حضرت عبداللہ اور فیروزان سپاہ مین سے نکلکر بختری کے مقابل ہوئے اور بختری مین اور فیروزان مین نیزہ بازی ہونے لگی اور
عبداللہ نے ساتھ دونون یار کے سوارون پر حملہ کیا فیروزان نے یہ نقشہ دیکھکر اور بختری کے آگے سے نکلکر حضرت عبداللہ کے پاس آگیا پھر چار سوارنے
پانسو سوارون کو آگے دھر لیا اور بھگاتے ہوئے قلب لشکر تک لیگئے پھر شیث ابن ربعی ساتھ پانسو سوارون اور بختری کے متوقف ہوا
الغرض قریب ہزار سوارنے اون چار تن کو بیچ مین لیا حضرت عبداللہ نے ساتھ اون دونون یارون کے شیث کی طرف رخ کیا
اور فیروزان نے بختری کی فوج پر تاخت کی اور اوسکے لشکر کو زیر و زبر کیا عمر سعد سے نقل ہے کہ وہ مردود کہتا تھا کہ خدا کی قسم
فیروزان اوس دن اس قدر جنگ کرتا تھا کہ اگر ایک جام پانی کا پیتا تو ہمارے لشکر مین سے ایک بھی اوسکے ہاتھ سے
نہ جیتا ایک سو بیس نیزہ سے اور بیس آدمی شمشیر سے اوسنے ہلاک اور قتل کئے تھے آخر کو فیروزان کثرت حرب سے
اور شدت تشنگی سے ناطاقت ہو گیا تھا کہ گھوڑے سے ایک مردود کا نیزہ کھا کر گرا اور سر پر سر پر کھکر مخالفون سے
اٹھتا تھا کہ اسد بھی اوسکے پاس آپہنچا اور چاہا کہ فیروزان کو اپنے گھوڑے پر سوار کرے کہ اتنے مین شیث نے دونون کو
گھیر لیا اور ہر طرف سے طعن اور ضرب نیزہ و شمشیر کی دی کہ اسنے راہ نیستان شہادت کی لی پھر حضرت

کرتے تھے کہ قدامہ ابن اسد فوازی مخالفون مین سے نکلکر مقابل ہوا اور وہ بڑا مشہور پہلوان ہے اور سلاح بدن پر آراستہ کئے ہوئے اوپر مرکب تیز گام کے نمودار ہوا بعد ظاہر ہونے صنعت سپاہ گری کے طرفین سے حضرت عبداللہ نے اوپر حملہ کیا اور وہ بھاگ نکلا عبداللہ نے گھوڑا اوسکے پیچھے دوڑایا از بسکہ کئی دن سے گھوڑے نے پانی نہین پیا تھا رہ گیا حضرت عبداللہ نے گھوڑا بھی چھوڑا اور نیزہ بھی ہاتھ سے ڈال دیا اور شمشیر میان سے لی اور پیادہ پا دوڑے اور قدامہ نے پھر کر نیزہ آپکے سینہ پر مارا کہ اپنے زخم کھاکر نیزہ اوسکا خالی کر دیا اور پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہوکے قدامہ نے اپنا گھوڑا پھیر کر چاہا کہ حملہ دوسرا کرے کہ عبداللہ نے تلوار اوسکے کلہ پر دی کہ آدھا کلہ اوڑ گیا پھر عبداللہ نے اوسکے کمربند مین ہاتھ ڈالکر جانہ زین سے اوٹھا کر زمین پر پھینکا کہ قدامہ تحت الثرا کو پہونچا اور آپ اوسکے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنا گھوڑا اپنے غلام کے حوالہ کیا اور اپنا نیزہ جا کر لیا سلام بن قتیبہ نے عمر سعد سے کہا کہ مین نے بہت لڑائیان اور پہلوان بہادر دیکھے ہین لیکن اس ہاشمی جوان کے برابر کوئی جوان شجاع اور جری نہین دیکھا **فرد**

سالہا سعی نماید فلک چرخ کہن ۔ تا چنین شاہ سوارے بمیدان آرد ۔ **فرد ہندی** ۔ چرخ چوگان قدر سر بملک اگر کوشش کرے

جب کہ میدان مین لاوے اس طرح کا شہسوار ۔ الغرض حضرت عبداللہ راست اور چپ لشکر عمر سعد کے تاخت کرتے تھے اور بیسون مردون کو خاک ہلاکت پر سرنگون ڈالتے تھے کہ ایک مرتبہ سوار اور پیادون نے آپکو گھیر لیا اور مارے تشنگی کے طاقت آپ مین نہی اور دو پانون آپکے گھوڑے کے قلم ہوگئے کہ آپ گھوڑے سے جدا ہوئے اور زخم گران بار اوٹھا کر خیمہ کو تشریف لیگئے بعد اوسکے جعفر ابن عقیل یعنے چچا عبداللہ کے اپنے بھتیجے کے واسطے زار زار روکر حضرت امام برحق سے اجازت لیکر میدان مین آئے اور رخصت حیات دشمنون کا بضرب تیغ بیدریغ سے اوکھاڑا اور کشتون کے پشتے ڈالدئے جب اون سگان مردم خور نے دیکھا کہ ہم اس شیر کارزار سے درماندہ اور عاجز آگئے تب سب نے ملکر اونکو درمیان مین لیا اور زخم نیزہ و شمشیر کا چہار طرف سے دیا آخرکار جعفر نامدار نے دریائے شہادت مین غوطہ لگاکر گوہر شاہوار شرف کا کف میدان مین لیا اور غریق رحمت حق ہوکر ایوان روضۂ رضوان مین آرام کیا بعد اونکے عبدالرحمن ابن عقیل بھائی جعفر نے مقابل مخالفون کے ہوکر اور بے نہایت دلیری فر کر جام شہادت سے شربت سعادت کا نوش کیا بعد اونکے محمد ابن عبداللہ بن جعفر طیار یعنی حضرت مرتضے کے بھتیجے کے فرزند اور حضرت امام حسین کے بھانجے یعنی بی بی زینب کے بیٹے اپنے ماموں اور اپنی ماں سے رخصت حاصل کرکے گلگشت کارزار مین گشت کرتے ہوئے تشریف لائے اور ساحت حرب گاہ کو خون دلاوران سے رشک صد چمن کر دیا پھر مرغ روح محمد نے طرف آشیانہ قدس کے پرواز کرکے باغ بہشت مین جا آرام کیا حضرت زینب اپنے فرزند دلبند کے فراق مین فغان و انین کرتی تھین زار زار اور اونکی تسلی اور تشفی کرتے تھے خلف حمیدہ کردار

جہنم میں داخل ہوا پس حضرت امام حسینؑ مرکب تیز گام دوڑا کر حُر کے پاس پہونچے اور حُر کو اوٹھا کر اپنے لشکر میں لائے اور اپنے زانو مبارک پر حُر کا سر رکھا اور آستین مبارک سے اوسکا رخ پاک کرتے تھے کہ حُر نے آنکھیں کھولکر حضرت امام کی طرف نظر کی اور مسکرایا اور نقد جان کو نثار کیا حضرت امام برحق اور اصحاب آپکے بہت روئے اور حضرت امام حسینؑ نے کئی بیتیں اوسکے تعزیہ میں اوس وقت کہیں ایک شاعر اوسکی مدح میں کہتا ہے **ابیات**

خوشا حُر فرزانۂ نامدار ✣ کہ جان کرد بر آل احمد نثار ✣ ز رخش بکبر فرود آمدہ ✣ شدہ بر براق شہادت سوار ✣
ز عشق جگر گوشۂ مصطفے ✣ بر آورد از جان دشمن دمار ✣ **ابیات ہندی** ✣ واہ حُر ہے خوب مرد نامدار ✣
آل احمد پہ کیا جان کو نثار ✣ کبر کے مرکب سے اوترا باخوشی ✣ پھر ہوا اسپ شہادت پہ سوار ✣ دشمنان دین کو اوس دوستی نے ✣
آتش دوزخ میں ڈالا مار مار ✣ بعد اوسکے مصعب بھائی حر کا مخالفوں سے جا لڑا بعد جنگ اور کارزار کے اور کشتہ خون بسیار کے شربت شہادت کا نوش
کیا بعد اوسکے حُر کا بیٹا کہ علی نام تھا اور حُر کا غلام مخالفوں سے نکلکر حضرت امام برحق کی خدمت میں آئے اور آپکی طرف ہو کر مخالفوں سے مثل پدر اور عم اور آپکے مقابلہ
کیا اور کمال مرتبہ کو داد بہادری کی دیکر شرف شہادت سے مشرف ہوئے **فصل** عالم تاریخ دان اور فاضل خبرت توامان لکھتے ہیں کہ آخر کو سوائے حضرت امام حق
کے اور سوائے امام زین العابدین کے انیس ۱۹ تن مردوں سے لشکر شہادت اثر میں باقی رہے سولہ تو برادر اور فرزند اور دو یار سعادت آثار اور
ایک غلام نیک انجام **قطعہ** ✣ چو نوبت بہ آل پیمبر رسید ✣ جہان جامہ صبر بر ہم درید ✣ زمین شد پر از فتنہ و ولولہ ✣
فلک گشت پر شور شر و غلغلہ ✣ **ابیات ہندی** ✣ جبکہ نوبت آل پیمبر کی پہونچی دہر میں ✣ چال عالم کیا بدل جائیگی صبر اوس زمان ✣
غلغلہ اوٹھا جہان میں فتنہ اک برپا ہوا ✣ پر ہوا شور و فغاں سے بین و آسمان ✣ زمین و آسمان زبان حال سے یہ قال سلال آدا کرتے تھے **ابیات**
چیست یارب کاتشے در عرصۂ عالم زدند ✣ فتنۂ انگیختند و عالم بر ہم زدند ✣ ناشدہ روز قیامت اہل عالم را پدید ✣ نادیدہ صنع تو فرزندان آدم را چہ دیدند ✣
ابیات عاقبت آگ کونسے جہان میں لگائی ہے ✣ عالم ہوا تباہ خدایا دہائی ہے ✣ بے نفع صور حشر یہ کس طرح ہو گیا ✣ بگڑا جہان اگرچہ قیامت نہ آئی ہے ✣
روایت ہے کہ جب حضرت امام معصوم شہید مظلوم نے دیکھا کہ جملہ یاروں سے اور سمرہ ہوا داروں سے کوئی باقی نہ رہا بھائیوں اور فرزندوں کی طرف سے غم و الم از حد زیادہ
اوپر دل مبارک کے مستولی ہوا اور اہلبیت نے جانا کہ آپکو ہماری طرف سے اندیشہ غم کمال ہے سب نے متفق ہو کر عرض کی کہ اے نور دیدہ صدیقہ رسالت اور اے
سرور سینہ شاہ عرصۂ ولایت آپ کچھ اندیشہ نہ فرمائیے اور غم غصہ نہ کھائیے کہ ہم سب آپکے بعد اپنی زندگی سے راضی و خوش نہیں ہیں آپ زیر رکھتے ہیں کہ آپ اپنے سر کو ہمارے
قدم مبارک پر نثار کریں تو کل کے دن حشر میں سرفرازی پاویں حضرت امام برحق روئے اور سب کے حق میں دعائے خیر کی اول سب سے حضرت عبداللہ فرزند حضرت مسلم کے
اجازت لیکر اور حضرت امام برحق سے رخصت ہو کر میدان میں آئے کبھی ساتھ شمشیر آبدار کے مانند مرد تیغ زن کے کام فرماتے تھے اور کبھی ساتھ
نیزہ آتشبار کے مانند شہاب ثاقب کے حملہ کرتے تھے اور بیچ انتقام اور عوض پدر بزرگوار کے ابدان مبارزون کو زیر و زبر

ہم اور تم دونون شفاعت امام حسینؑ سے بہرہ مند ہونگے حرؑ اپنے بھائی کو بیچ خدمت حضرت امام برحقؑ کے لایا آپنے اوسکو بھی گلے سے لگایا اور بشارت
جنت کا کلام فرمایا القصہ حر مرد مردانہ اور دلاور فرزانہ اوپر سب باد پا تازی نژاد کے سوار ہوکر میدان مین نمودار ہوا اور مقابلہ کرنے والا
چاہا صفوان کہ کوفہ کے بہادرون مین مشہور تھا مقابل حرؑ کے آیا اور وار نیزہ کا حرؑ کے سینہ کی طرف کیا حرؑ نے نیزہ سے نیزہ کا وار رد کر
کمال چابکدستی اور تیزی سے ایک نیزہ صفوان کے سینہ پر دیا کہ پار نکل گیا اور صفوان کو صدر زین سے اوٹھا کر سر پر لاکر زمین پر ٹیک دیا کہ جان
اوسکی دار البحر اکو پہونچی خروش دونون لشکرون سے اوٹھا صفوان کے تین بھائی اور تھے اونمین سے ان تینون نے ایکبارگی حر پر حملہ کیا حر نے ایک کی کمر مین ہاتھ ڈالکر زین
پر سے اوٹھا لیا اور زمین پر دے مارا کہ گردن اوسکی ٹوٹ گئی اور دوزخ کی طرف بھاگا اور ایک کے سر پر ضرب تیغ بیدریغ کی دی کہ سینہ تک
کھل گیا اور جہنم کو پہونچا اور تیسرا بھاگتا تھا کہ نیزہ اوسکی پیٹھ پر مارا کہ پار ہوگیا اور وہ مردہ فی النار ہوگیا حر میدان سے پھر کر
بیچ خدمت امام برحق کے آیا اور زمین خدمت کی چومی اور عرض کی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مجھسے راضی ہے آپنے فرمایا مین
تجھسے راضی اور میرا خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھسے راضی پھر حر میدان مین آیا اور ہر طرف تاخت لایا تھوڑی دیر مین کشتون کے
پشتے لگا دیئے کہ اسمین مخالفون نے حرؑ کے گھوڑے کو پے کیا اور حرؑ گھوڑے سے جدا ہوکر لڑتا تھا اور نیزہ اور تلوار سے وہ کام کرتا تھا کہ سب
دیکھکر اوسکو دنگ تھے اور مخالف اوسکے ہاتھ سے بہ تنگ تھے اور حضرت شاہزادہ حسینؑ نے دیکھا کہ حر پا پیادہ جنگ کرتا ہے اور
صفحہ زمین پر خون سے دلاورون کے رنگ کرتا ہے آپنے گھوڑا تازی باساز گرانمایہ کے حر کی سواری کے واسطے بھیجا حر نے رکاب کو
بوسہ دیکر گھوڑے پر سوار ہوکر اور جولان دیکر باگ مخالفون کی طرف پھیری **بیت** عنان مرکب خود تاب میداد
بخون نوک سنان آب میداد ❊ **فرد** عنان مرکب تازی کو تاب دیتا تھا لہو سے نوک سناں کو وہ آب دیتا تھا
اور جوق کے جوق اوپر پڑے پراگندہ کئے پھر چاہا کہ حضرت امام کی خدمت مین حاضر ہوے مگر گویا آواز ہاتف غیبی کی
گوش ہوش مین پہونچی کہ اے حر حورین تیری منتظر ہین کہ حرؑ نے وہین سے پکار کر کہا کہ اے شاہزادہ حسینؑ تیرے نانا کی خدمت مین
جاتا ہون حضرت امام حسینؑ نے روکر کہا مین بھی عنقریب آتا ہون پھر حر اس قدر لڑا کہ نیزہ اوسکا ٹوٹ گیا اور تیغ آبدار ہاتھ مین
لی اور جسکی کمر پر مارتا تھا دو نیم کرتا تھا اور جسکے سر پر دیتا تھا سینہ تک شگاف ہوتا تھا یہان تک لڑا کہ عمر سعد کے
علم دار تک پہونچا اور چاہا کہ علم کے اور علم دار کے دو ٹکڑے کرے کہ شمر ملعون نے ساتھ فوج کثیر کے حملہ کیا اور سب طرف سے
حر پر تیر اور نیزہ اور تلوار پڑنے لگی کہ قصور ابن کنانہ نے حر کے سینہ بے کینہ پر نیزہ مارا اور خسم کاری لگا تیر بھی جھپٹکر
حر نے شمشیر بے نظیر قصور کے سر پر دی کہ اوس حال مین بھی تلوار نے قصور نکیا اور قصور کا سر سینہ تک کاٹا اور قصور پر نصور بلا قصور

یہان تک مقدمہ آنکہ پہونچا کہ سوا اہلبیت کے یارون مین سے کوئی باقی نرہا اور حضرت امام حسینؑ کے کئی اصحاب کا احوال مین نے نہین لکھا اگرچہ تاریخی کتابون مین لکھا ہے اور ان صاحبون کا بھی احوال جو کہ اس کتاب مین لکھا ہے بہت مختصر اور تھوڑا تھوڑا چھانٹ کے لکھا ہے تاکہ یہ رسالہ بڑا نہو جاوے

مخزن آٹھوان پنج ذکر شہادت حضرت حُر کے اور بیان شہادت خویش واقربا حضرت امام حسینؑ کے

اوپر خاطر سعادت مآثر محبان اہلبیت کے ظاہر اور باہر ہووے کہ صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ جب پچاس سے زیادہ یار حضرت امام حسینؑ کے خلعت شہادت کا اپنے بدنون پر راست کر چکے اور حضور باریتعالی مین پہونچ چکے اوس وقت حضرت امام حسینؑ پکارے کہ کوئی ایسا بھی ہے کہ حمایت اور مدد کرے حریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تب عبداللہ بن یزید بن حارث ریاحی کہ کوفے کے سرداروں مین بڑا بہادر تھا اور برابر ہزار سوار کا کہا جاتا تھا عمر سعد کے لشکر مین سے جدا ہوکر حضرت امام حسینؑ کی خدمت مین آیا لیکن اور تاریخ کی کتابون مین لکھا ہے کہ حُر پہلے ہی آپکی خدمت مین آیا ہے کہ ہنوز لڑائی شروع نہوئی تھی بہرتقدیر پہلے حر نے عمر سعد کو نصیحت کی کہ ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا معاملہ کرنا موجب دوزخ مین جانیکا ہے اور سبب زوال دنیا اور آخرت کا ہے جب دیکھا کہ اوس ملعون نے اپنے دین و دنیا کی بربادی پر کمر باندھی ہے تب حُر نے حضرت امام برحق کے لشکر کی طرف رخ کیا مگر لرزہ حُر کے اعضا کو سخت سے تھا اور ہاتھ پاؤن اوسکے کانپتے تھے کہ مہاجر بن اوس نے کہا تو جملہ مشاہیر اہل قبضہ و شمشیر ہے اور جب کہین کوفہ کے شجاعون کا اور بہادرون کا ذکر آتا ہے تو پہلے زبان پر نام تیرا ہوتا ہے کیا باعث کہ آس جنگ مین لرزتا ہے اور کانپتا ہے حُر نے کہا قسم خدا کی مین نے نفس کو اختیار دیا کہ یہ دوزخ کو قبول کرتا ہے یا بہشت کو اختیار کرتا ہے واللہ نفس نے بہشت کو اختیار کیا حُر نے یہ کہکر اور گوڑا گھوڑے کو مار کر دوڑا کر حضرت امام حسینؑ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وہ ہون کہ پہلے تیرے مقابل نکلا تھا یعنی راہ مین قریب کربلا کے چنانچہ ذکر اسکا پہلے گذرا اور آج مین ہی پہلا توبہ کرنے والا ہون اس قوم مین سے کہ تیری خدمت مین حاضر ہوا ہون یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے تیرے مقابلہ اور لڑائی سے توبہ کی اور تیرے دشمنون سے لڑائی کی نیت کی آیا میری توبہ قبول ہے یا نہین آپنے فرمایا توبہ تیری قبول اور تو حُر ہے یعنی آزاد ہے دنیا مین اور آخرت مین یعنی برائی اور دوزخ سے الغرض حُر نے عرض معروض کر کر توبہ میدان کی طرف کی اور مقابل مخالفون کے ہوا صعب نے کہ بھائی حر کا ہے دیکھا کہ حر نے دنیا پر پشت پا ماری اور آخرت کو اختیار کیا اور ہاتھ پیچ دامن آل عبا کے مارا پس تیر عشق اہلبیت کا اوسکے دل شوق منزل کے تودہ مین لب معشوق ہوگیا اور گھوڑا دوڑا کر اپنے بھائی سے آملا اور کہا اے بھائی خدا تیرا بھلا کرے کہ تو خضر راہ کا ہوا اور مجھکو ظلمات مکروہات مین سے نکال کر اوپر سرچشمہ آب حیات کے پہونچایا اب مین تجھسے موافق ہون اور کوفیون کا مخالف انشاء اللہ تعالی

خوب کام کیا تو نے اے فرزند میرے اور اے فرحت دینے والے میرے دل کے اور اے خنکی آنکھوں میری کی بعد اوسکے وہ سر اوپر ایک کے
مخالفون مین سے کھینچکر مارا اور وہ مخالف اوس صدمہ سے اوسی وقت جہنم کو پہونچا پھر اوس بی بی مردانہ دل نے چوب خیمہ کی لیکر
مخالفون پر حملہ کیا اور دو شخص کو مارا اور دوزخ کو بھیجا تب حضرت امام حسینؑ نے اوسکو منع فرمایا اور ستور امین پہونچوایا بعد اوسکے عمر بن قرظہ انصاری
جام شہادت کا پیا اور بعد اوسکے عبدالرحمن بن عروہ نے شربت شہادت کا نوش کیا اور دونون نے کمال دلاوری اور بہادری کی پھر عابس بن ابی شبیب
شاکری نے قصد قتال کا کیا اور اپنے غلام سے کہ شوذب اوسکا نام ہے پوچھا کہ تو آج میرے ساتھ کیا معاملہ کریگا اوس غلام نے کہا کہ اے آقائے نامدار
ہمراہ رکاب تیری کے حسینؑ کے دشمنون پر تلوارین مارونگا تا کہ شہید ہون عابس نے کہا میرا بھی یہی گمان تھا کہ تو ایسا ہی کہیگا اب قدم آگے رکھ
آج کا دن وہ ہے کہ ہم خدا سے اجر طلب کرتے ہین جس قدر کہ ہمارے واسطے آج مقدر ہے اور پھر یہ دن کب ہاتھ آتا ہے بعد اوسکے عابس بن ابی شبیب
حضرت امام حسینؑ کے آیا اور سلام کیا اور عرض کی کہ یا ابا عبداللہ تیرے سوا کوئی میرا عزیز اور دوست زیادہ نہین ہے اگر کوئی چیز نفیس جان سے
ہوتی مین وہ تجھپر فدا کرتا مگر جان سے زیادہ اور چیز کوئی نہین ہے پس وہ تجھپر نثار کرتا ہون یہ کہکر اور شمشیر کھینچکر صف اعدا پر حملہ کیا اور
ہیبت اور دہشت اوسکی مخالفونکے دل مین زیادہ تر شیر ژیان اور پیل دمان سے پڑی اور ہنر سپاہ گری کے اس قدر اوس سے ظاہر ہوئے
کہ طائر ہوش و حواس دیکھنے والونکا آشیانہ دماغ سے صحرائے تحیر کو پرواز کر گیا اور مخالفون مین سے کسیکو قدرت نتھی کہ مقابل اوس
شہسوار نامدار کے آوے عمر سعد نے کہا کہ سب ملکر ایکبار اسپر حملہ کرو ابوعہ کثیر نے اوسپر حملہ کیا اور تیرون کا اور پتھرون کا مینہہ اوسکے
اوپر برسایا کہ عابس نے ناچار ہوکر زرہ اور خود اپنا پھینک دیا اور ہلکا ہوکر تاخت مخالفون پر لایا ربیع ابن تمیم کہتا ہے کہ مین دیکھتا تھا
قسم خدا کی زمین و آسمان کی کہ قریب دو سو آدمی کے اوسنے اپنے آگے رکھ لیے تھے اور بھگائے لیے جاتا تھا اور گشتون کے پشتے لگاتا تھا
یہان تک کہ عابس اور غلام اوسکا تیرون اور پتھرون سے اور نیزون اور تیغون سے نہایت زخم کھاکر دار السلام مین داخل ہوئے
بعد اوسکے عبداللہ اور عبدالرحمن کہ بنی غفار سے ہین حضرت امام برحق سے اجازت لیکر اور بشارت بہشت کی پاکر
میدان مین آئے اور روضہ رضوان مین پہونچے پھر غلام ترک حضرت امام حسینؑ کا کہ حافظ قرآن اور قاری تھا میدان مین آیا
اور بہت مردو دون کو مارا اور زخم گران اوٹھاکر گرا کہ آپ اوسکے سر پر جاکر کھڑے ہوئے آپکو دیکھکر ہنسا اور ساتھ رحمت حق کے
واصل ہوا بعد اوسکے حنظلہ بن سعد الشبامی میدان مین آیا اور جنگ مردانہ بجا لایا تا کہ شہادت پائے بعد اوسکے یزید ابن زیاد المشعب
میدان مین آیا اور اعدا کی طرف کبھی تیر مارے اور کبھی شخص کو دوزخ کو روانہ کیا آخر کو آپ بھی شہید ہوا بعد اوسکے ہر ہر یار دوستدار
حضرت امام برحق کا آتا تھا اور آپکو سلام کرکر اور رخصت ہوکر میدان مین جاتا تھا اور داد شجاعت کی دیکر جام شہادت کا پیتا تھا

حملی نے مقاتلہ کر کہ بہت ظالمون کو قتل کیا اور اس قدر دلاوری کی کہ بیان سے خارج ہے تب عمر سعد کے سرداروں نے یہ صلاح کی کہ کس طرح ہم حسینؑ کے بہادروں سے سر براہ نہ سکینگے بہتر یہ ہے کہ سب ملکر ایکدفعہ حملہ کریں الغرض بہت سے سواروں نے ملکر حضرت امام برحق کے لوگوں پر حملہ کیا اور ہاشمی بہادروں نے اور آپکے ملازمون نے سعی بلیغ کر کر انکو دفع کیا لیکن مسلم بن عوسجہ چور زخمون سے ہو کر گھوڑے سے گرا اور حبیب ابن مظہر کو وصیت کی کہ بغیر شہید ہونے کے تو بھی ان ملعونون سے جنگ کئے جائیو تاکہ حسین کے روبرو شہادت پائیو حبیب نے کہا قسم ہے رب کعبہ کی ایسا ہی کرونگا بعد شہادت مسلم اور نافع کے عبدالرحمن ابن عبداللہ یزنی نے عرصہ کارزار مین آکر یہ رجز پڑھا **فرد**

انا عبدالرحمن من آل یزن ✣ دینی علی دین حسینؑ وحسنؑ ✣ ترجمہ مین ہون عبدالرحمن آل یزن ✣ مراد مین دین حسین وحسن ✣

اور یہانتک لڑا کہ شہید ہوا بعد اوسکے یحیے بن سلیم مازنی شہید ہوا اور بعد اوسکے قرہ بن قرہ غفاری نے شہادت پائی بعد اوسکے مالک بن انس المالکی نے بعد کوشش بسیار کے رخت زندگانی کا طرف سرائے آخرت کے کھینچا بعد اوسکے عمر بن مطاع الجعفی ساتھ عز شہادت کے فائز ہوا بعد اسکے حبیب مظہر اسدی عرصہ قتال مین آشکار ہوا اور خوب لڑا آخر کو خلعت شہادت کا پہنا بعد اوسکے غلام ابی ذر غفاری کا جو نام دلاوری کر کر شہید ہوا بعد اوسکے مہاجر جعفی نے شہادت پائی بعد اوسکے مسروق بن حجاج حضرت امام حسینؑ کا موذن تھا شہید ہوا بعد اوسکے حنادہ بن حارث انصاری محاربہ کر کر طرف فردوس کے گیا بعد اوسکے عمر بن حنادہ مبادرت ساتھ محاربے کے کر کر جنت مین اپنے باپ کے نزدیک پہنچا بعد اوسکے ایک نوجوان میدان مین آیا کہ اوسکا باپ پہلے شہید ہو لیا تھا اور اوسکی مانے اوسکو میدان مین بھیجا تھا کہ حسین بن علی پر اپنے تئین فدا کرے اور حق امت ہونیکا ادا کرے جبکہ حضرت امام حسین نے دیکھا کہ وہ لڑکا داعیہ قتال رکھتا ہے آپنے فرمایا کہ باپ ابھی شہید ہوا ہے پس اسکی مادر اسکے قتال سے کاہیکو راضی ہوگی لڑکے نے سنکر کہا مین اپنی ماں سے رخصت لیکر آیا ہون اور اوسنے مجکو میدان کارزار مین بھیجا ہے پھر اوسنے میدان مین مقابل صف اعدا کی یہ رجز پڑھا **قطعہ**

امیر حسن ونعم الامیر ✣ سرور فوادی بشیر ونذیر ✣ علی ولی فاطمہ والدہ ✣

فہل تعلمون لہ من نظیر ✣ لطلعتہ مثل شمس الضحی ✣ لہ عزۃ مثل بدر منیر ✣ **ابیات ہندی** حسین ابن حیدر ہے امیر امیر ✣

مبارک امیر و بشیر و نذیر ✣ ہمارے جان و دل اور جی کا ہے چین ✣ علی فاطمہ کا ہے وہ نور عین ✣ جہان مین نہین آج اوسکا نظیر ✣

وہ ہے جسرخ عزت کا بدر منیر ✣ وطلعت مین ہے مثل شمس الضحی ✣ وخلقت مین بیشک ہے نور الہدی ✣ اور قلع اور قمع دشمنون کا قرار واقعی

کر کر مقام شہادت کو پہنچا لکھتے ہین کہ مخالفون نے از روے شیطنت اور بے رحمی کے سر اوسکا کاٹ کر طرف سپاہ حضرت امام حسینؑ کے پھینک دیا کہ مان اوس لڑکے کی دوڑی اور سر اپنے فرزند کا اوٹھا کر اپنی آنکھون سے اور منہ سے ملا اور کہا

گران جنگ رستم بدیدی بخواب + شدی از نہیب و نیش زہرہ آب + **قطعہ ہندی** جو رستم دیکھتا وہ خواب مین جنگ +
قواو سکا زرد ہوتا خوف سے رنگ + کہان رستم کہان مردان اسلام + تہوارس قدر اونکا ہے بس نام + وہ یکمن تن اگر صد کوہ توڑے +
پراونکے روبرو سے منہ کو موڑے + آخر الامر بعد کمال قتال کے شربت شہادت کا نوش فرمایا لکھتے ہین کہ بریر زاہد بزرگوار اور
عابد پاکیزہ روزگار تھا اور جملہ مقربان درگاہ الٰہی اور نصرہ خواہان اہل اللہ سے تھا بعد واقعہ بریر کے قمر والدہ وہب ابن عبداللہ کلبی کی وہب کے
پاس گئی اور کہا اے فرزند دلبند اوٹھ اور مدد فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کر اور قصور اس کام مین نہ اٹھا کہ اونسے کہا اے مادر جاتا ہون اور قصور
نکرونگا انشاء اللہ تعالے اور وہب نیا عروس تھا کہ تھوڑے دن ہوئے تھے اسکو نکاح اور شادی کئے ہوے اور دولہن بھی ہمراہ تھی اور نوجوان خوبصورت
اور نیک سیرت تھا الغرض تیار ہوکر میدان مین آیا اور اہل شقاق اور نفاق کے ساتھ خوب لڑا اور کئی شخص کو مارا اور پھر اپنی والدہ کے پاس آیا اور کہا
اے اماراضی ہوئی تو یا ابھی راضی نہین ہوئی بولی کہا اے بیٹا جب تک کہ حسین پر تو اپنے تئین نثار نکرے گا اور شہید نہوگا مین
راضی نہون گی اور وہب کی دلہن کہتی تھی اے وہب تجھکو قسم خدا کی کہ مجھکو جدائی کی آگ مین مت جلا اور اپنی آتش
فراق کا داغ میرے دل کو نہ دلا **بیت** جدائی آتش تیزست میسوزد دل و جان را + الٰہی نصیب کس نسازد داغ ہجران را +
بیت ہندی جدائی تیز آتش ہے جلاتی ہے دل وجان کو + کسیکے دل پہ مت رکھیو الٰہی داغ ہجران کو +
اور مان اوسکی کہتی تھی کہ اے فرزند عورت کا کہنا نکیجیو اور کینہ حسین کا اوسکے دشمنون سے لیجو تو روز جزا کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
شفاعت کرین اور ہم گنہگار پر عنایت کرین **رباعی** سر کوبش ہوا داری ہوار ایشت پا زن + درین اندیشہ نیکو باش و عالم را فگار کن +
طریق عشق پیمودی خدا را الوداعے کن + بساط قرب میخواہی بلا را مرحبا کن + **ابیات ہندی**
جو ہے یار کی تیرے دل مین ہوا + سر خواہش نفس پر مار پا + بہت ہے تو اس رہ مین ثابت قدم + نہین کام یہان مطلقا عقل کا +
وہب حکم مادر مہربان کا بجا لایا اور میدان مین آموجود ہوا اور جو کوئی اوسکے مقابل آتا تھا کسیکو ساتھ نیزہ کے پشت اسپ سے
اوٹھا کر زمین پر پھینکتا تھا اور کسیکو ساتھ تیغ بیدریغ کے خاک ہلاکت پر ڈالتا تھا یہان تک کہ کشتون سے پشتے لگا دئے
اور دشمن بہ تنگ آگئے آخر کو بقضاے الٰہی راضی ہوکر روضہ رضوان کو سدھارا بعد اوسکے عمر بن خالد میدان
مین آیا بعد اظہار کمال مردانگی کے شہادت پائی پھر سعید ابن حنظلہ تمیمی کہ سردار اور بڑا بہادر ہے میدان
مین آیا اور خوب مقابلہ اور مقاتلہ کیا اور بہت دوزخیون دوزخ کی طرف روانہ کرکر آپ خود صدر نشین بہشت کا
ہوا پھر مسلم ابن عوسجہ اسدی داد مردانگی کی دیکر حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین آیا کہ نافع بن ہلال

نظر کی اور زور کر کے اپنے سر کو آپکے قدمون تک پونچایا اور آنکھون کو قدم مبارک سے ملا **فرد** خاک قدم دوست شدم نیست کے را
این عیش کہ امروز مرا و قدم تست فردا ہمہ دی خاک قدم دوست ہوا کام برآیا ۔ یہ عیش جو ہے آج مجھے اور کسے ہے
حضرت امام برحق نے صد آفرین اور مرحبا فرمائی اور کمالے زہیر سے بولے اور کچھ بات کہہ عرض کی کہ اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جام آب زلال کا سیر کے واسطے لائی ہین مین پیلون تو بولون حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ حور ین اسکے واسطے جام لائین ہین پھر زہیر کو دیکھا کہ ہنستا
اور منہ بلاتا تھا کہ جیسے کچھ پیتا پس اوس وقت طوطی روح اوسکی نے طرف شکرستان یزدان فرحین کے پرواز کی حضرت شاہزادہ حسین
بہت روئے اور فرمایا کہ خوشی اوسکی ہو زہیر کو کہ بہشت مین میرا ہمسایہ ہے اور خدائے عزوعلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے راضی ہین
فائدہ جانا چاہیے کہ حضرت حسین کے یارون اور دلاورون نے ایسی ہی بہادریان اور جوانمردیان کین ہین کہ قطع نظر کرامات سے یہ جرأت اور شجاعت
کسی زمانہ مین کسی پہلوان سے اور کسی مرد میدان سے ظاہر نہین ہوئی انصاف اور حق یہ ہے کہ اگر یہ چار تین رستم گرد معائنہ کرتا ساری عمر کبھی دلاوری کا نام نہ لیتا
اور روئین تن اگر یہ شجاعین مشاہدہ کرتا عرق خجالت سے موم کے مانند پگل جاتا القصہ بعد شہادت پانے زہیر کے غلام زیاد کا اور غلام عبداللہ ابن یزید کا
بڑے زرق و برق سے سلاح اور زرہ پہنے ہوئے میدان مین اسپ کو جولان دیکر مقابل کو چاہا بریر ابن حضیر ہمدانی اور حبیب ابن مظہر نے اجازت
چاہی تھی آپنے اونکو اجازت نہ دی کہ اتنے مین عبداللہ ابن عمر کلبی نے آپ سے اجازت چاہی آپنے اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ دونون اوسکے
ہاتھ سے مارے جاوینگے الغرض عبداللہ اجازت لیکر اون دونونکے مقابل ہوا کہ اونمین سے ایک نے عبداللہ پر نیزہ چلایا اور اوسنے نیزہ خالی
دیکر ایک ہاتھ تلوار کا ایسا دیا کہ وہ زخمی ہو کر گھوڑے سے گرا عبداللہ نے چاہا کہ کام اوسکا تمام کرے کہ دوسرا تیغ کھینچے ہوئے پیچھے سے آیا اور قصد کیا
کہ ایک ہاتھ تلوار کا مارے اور حضرت امام حسین کے لوگ پکارے کہ اے عبداللہ خبردار ہو اور عبداللہ نے کچھ خیال نہ کیا اور وہ جو گھوڑے سے گرا تھا
اوسکے سینہ پر پیلا تلوار کا رکھہ کر جو زور کیا تلوار پیٹ سے اودھر نکل گئی کہ دوسرے غلام نے تلوار عبداللہ پر ماری اور اوسنے ہاتھ پر لی
اونگلیان عبداللہ کی قلم ہو گئین عبداللہ نے تلوار اوس پہلے غلام کے سینہ سے کھینچکر سر پر غلام دوسرے کے ماری اور کام اوسکا تمام کیا اور
دونون کو مار کر میدان مین پکارا کہ اب کون ہے کہ مقابل آتا ہے وہ ظالم عہد شکن چار طرف سے اوسپر گرے اور عبداللہ گھرا ہوا تھا
اور چپ و راست تاخت کرتا تھا اور داد دلاوری کی دیتا تھا اور بہت مردودون کو دوزخ کی طرف روانہ کرتا تھا
آخر کو زخمون سے چور ہو کر شربت شہادت کا پیا اور بہشت کی طرف راہی ہوا بعد شہادت عبداللہ کے بریر ابن حصیر ہمدانی
سے اجازت حضرت امام کے میدان مین آیا اور قتال اور جدال مخالفون سے کی اور ایسی بہادری اور دلاوری کی کہ
فلک دوار اوس جنگ اور چالاکی کو دیکھکر حیران تھا اور مریخ خنجر گزار انگشت تحیر بدندان تھا **بیت**

کب اوڑ سکتی ہے زہیر ابن القین دلاور اسدی یعنی قبیلہ بنی اسد سے ہے اور تنہا برابر ہزار سوار کے عرب مین گنا جاتا ہے مین اپنی جان سے سیر نہین آیا کہ اس سے مقابلہ کرون **فرد** گوزنے کہ با شیر بازی کند ❊ بخون خود ش ترکتازی کند ❊ **فرد** شیر جو گوزن جنگ کرے ❊ ہے وہ شیشہ کہ قصد سنگ کرے ❊ مگر ایک صلاح ہے جو تجکو پسند آوے کہ تین مقامون مین سو سوار گھات کی جگہ مین استادہ ہین اور مین اوس سے مقابلہ کرتا ہون جس وقت کہ مجھپر اور اوسپر نیزہ بازی اور تیغ اندازی اور صنعت اور کاری گری سپاہ گری کی ہونے لگے گی اور وہ مجھپر حملہ کریگا تو مین بھاگ کر پھلجھ سوارون مین آونگا جب وہ اس صف کو بھی توڑے گا تو مین دوسرے سو سوارون مین آونگا جب وہ اوس صف کو بھی توڑیگا تو مین تیسرے سو سوارون مین آونگا پھر سب ملکر اوسے گھیر لینگے اور ہر طرف سے اوسپر ضرب نیزہ اور شمشیر کی دینگے شاید کہ اس حکمت سے وہ گھوڑے سے گرے عمر سعد کو یہ رائے پسند آئی اور ویسا ہی کیا اور زہیر جبز اس لشکر سے میدان مین کھڑا ہوا منتظر تھا کہ مخالفون مین سے کونسا بہادر نکلتا ہے اور لب خشک ہو رہے تھے اور تشنگی کا غلبہ تھا کہ ناگاہ حجر میدان مین آیا اور دور کھڑا رہا زہیر نے کہا اے حجر نزدیک آ تو ہم اور تو اسمین کام سپاہ گری کا بجا لاوین حجر نے کہا مین تجھسے لڑنے کے واسطے نہین آیا ہون بلکہ نصیحت کے واسطے حاضر ہوا ہون کہ تو ایسا شجاع اور جری ہے اگر ابن زیاد کی خدمت مین رہے تو دولت اور مال سے کمال بہرہ مند ہوے تیری کیا عقل ہے کہ حسینؑ کے پاس ہے تو کہ وہ مال اور منال اور اختیار اور اقتدار نہین رکھتا زہیر نے کہا اے ملعون جو دولت کہ حسینؑ کے پاس ہے وہ اوس مردود کے پاس کہان ہے **مصرع** چہ نسبت خاک را با عالم پاک ❊ زہیر نے یہ کہکر ❊ حملہ اوسپر کیا کہ وہ بھاگا زہیر کو دریغ آیا کہ یہ عذر سکار ہاتھ سے چلا جاتا ہے کہا کہ اسکو بھی واصل جہنم کا کیجیے زہیر نے گھوڑیکو باگ دیکر اوسکے پیچھے دوڑایا کہ حجر نے بھاگ کر گھات کی جگہ اپنے تئین گرایا اور پیادہ ہوا اور پکارا کجا ئی بھیجو سوار کہ گھات مین لگ رہے تھے نکلے اور زہیر کو گھیر لیا اور ہر طرف سے طعن اور ضرب نیزہ و تیغ کا سزاوار ہونے لگا زہیر نے کچھ اندیشہ نکیا اور نیزہ و شمشیر سے سواروں پر تاخت لایا کہ سواروں نے پیٹھ پھیر دی اور دوسری گھات کی جگہ پہونچے کہ زہیر بھی بھگاتا ہوا وہانتک پہونچا اور وہان بہت مردون کو مار کر پھر تیسری جگہ پہونچا آخر کو سواروں نے ہر طرف سے گھیر لیا اور زہیر نے نیزہ ہاتھ سے ڈالکر شمشیر بران میان سے لی اور سواروں پر چپ و راست سے تاخت لایا اور بہت دشمنون کے سر تن سے جدا کئے **فرد** آفرین بر برق تیغت کو سلیم ❊ صد ہزاران فرق پیدا در میان تیغ و مغفر میکند ❊ **فرد بندی** آفرین صد آفرین ہے تیری بر تیغ کو ❊ دم مین غلطان کیا ہے رخت زندگی الغرض پچاس سوار کو زہیر نے راہی صدم کارا ہی کیا اور نیزہ خم سے پاؤن تک کھائے جب زخمون سے چور ہوا اور حضرت امام حسینؑ نے وہ حال مشاہدہ کیا فرمایا کہ زہیر کی مدد کرو اور لاؤ کہ سعد غلام حضرت امام کے نے ساتھ دس سوار کے اوپر فوج مخالف کے حملہ کیا اور کئی سواروں کو جان سے بیجان کیا اور زہیر کو دشمنون کے لشکر سے باہر لایا اور حضرت امام کی فوج مین پہونچایا حضرت امام حسینؑ زہیر کے سر اپنے اگر کھڑے ہوئے اور زہیر نے آپ کے جمال باکمال پر

کہ یہ مرد کہ میدان مین آیا ہی مبارز صف شکن اور دلاور مرد افگن ہے مجھکو اجازت ہو تو اوس سے مبارزی کرون مین اور علم لاف و گزاف کا کہ ساحت میدان مین اوسنے بلند کیا ہے اوسکو ساتھ بازو قہر اور غلبہ کے توڑون مین نے زہیر کو اجازت دی زہیر کہ مبارز مردانہ اور دلاور فرزانہ تھا مقابل سام کے میدان مین آیا اور گھوڑے کو جولان دی فرو در افگند مرکب میدان ولیر مغبر بغرید ازین تند شیر فرو اپنے گھوڑیکو وہ لایا دفعتاً جولان مین ✤ شیر کیے مانند دی آواز پھر میدان مین ✤ سام کے بدن خجوف زہیر کے سے لرزہ پڑا اور مقابل آکر نصیحت کرنے لگا کہ زہیر نے ایسا نیزہ اوس کے منہ پر دیا کہ گردن کے پیچھے سے نکل گیا اور سام نے گھوڑے سے گر کر ساتھ خواری جان دی اور اصل جہنم ہوا زہیر برابر لشکر کے آیا اور نعرہ مارا کہ مین ہون زہیر ابن القین کون ہے کہ میرے سامنے آوے تا یکدیگر کو زور آزمائی کرین ہم دیکھین کہ بخت کس کو یاری دیتا ہے اور کسکی شوکت کو خاک خواری پڑا لتا ہے فرو کو ے عشق است در و نخم بلا ئے ✤ کو حربے کہ قدم بر سر آن کوی نہد فرو کوچہ عشق ہے اور زخم بلا ہے درویش ✤ ہم بھی دیکھین کہ یہان کون قدم رکھتا ہے اہل عراق اور شام نے کہ نام اوس بگانۂ آفاق کا سنا اور پہلے سے آوازہ اوس کی شجاعت کا اور دبدبہ اوس کی ہیبت کا اون کے کانون مین پہنچا ہوا تھا سب نے سر نیچے ڈالا اور اوس کے مقابلہ سے ڈرے جب عمر سعد نے اپنی فوج پر آواز کی کہ یہ کیا بے ہمتی ہے کہ کوئی تم مین سے میدان مین نہین جاتا کہ اسمین نضر ابن کعب کہ بڑا بہادر ہے اور برابر سو سوار کے عرب مین اوسکو رکھتے تھے مقابل زہیر کے میدان مین آیا اور اوسنے چاہا کہ زہیر کو باتون مین لگاکر اور غافل دیکھکر نیزہ مارون زہیر نے فریب اوس کا سمجھکر ساتھ کمال چالاکی کے ایک ضرب شمشیر سے سر اوس کا اوڑا دیا بعد اوس کے بھائی نضر کا کہ صالح اوس کا نام ہے میدان مین آیا اوسنے بھی جام موت کا زہیر کے ہاتھ نوش کیا پھر بیٹا صالح کا کہ کعب نام ہے زہیر کے مقابل ہوا زہیر نے نیزہ اوس کی ناف پر مارا کہ پیٹھ سے نکل گیا اور صحرای عدم کو روانہ ہوا بعد اس کے زہیر نے گھوڑا پیادون کے صف پر جھپٹایا اور کئی کو راہ فنا کو بھجوایا اور اودھر سے پھر کر مقابل سوارون کے آکر کہا کہ آؤ کون مقابل آتا ہے جو اوسکے مقابل آتا تھا ساتھ نیزہ کے مانند غمزہ خوبان چین کے فتنہ انگیز تھا اور مانند مژہ عاشقان مسکین کے خونریز تھا خون اوس کا گراتا تھا اور خون کو ساتھ خاک میدان کے ملاتا تھا یہانتک کہ تھوڑی دیر مین ستائیس سردار بہادر کو شربت موت کا چکھایا فرو غریوان بہر جایی میشتافت ✤ بہ نیزہ دل دشمنان میشگافت فرو ہر طرف نیزہ سے کرتا تھا مصاف ✤ دشمنون کے دل کو دیتا تھا شگاف عمر سعد نے حجر الاحجار سے کہا کہ تو پشت و پناہ میرے لشکر کا ہے مقابل زہیر کے ہو اور جو تیری عرض اور حاجت ہو گی مین روا کرونگا اور بہت تجھکو انعام دونگا حجر نے کہا ہیہات ہیہات ای عمر سعد تو مرد کی آگے شیر کے کیا کر سکتی ہے اور جگر آگے شہباز کے

قسم خدا کی کہ تو ایک قطرہ بھی نہ چکھیگا اور تشنگی سے ہلاک ہوگا حضرت امام حسینؑ نے دعا کی کہ الٰہی مار اسکو تشنہ فی الحال گھوڑا
اوس مردود کا کود اور بھاگا اور اُس کو اپنے اوپر سے ڈالدیا کہ وہ مردود گھوڑے کے پیچھے دوڑا یہان تک کہ تشنگی اور پیاس نے
اوس پر غلبہ کیا اور العطش کہتا تھا اور بیتاب تھا لوگ اوسکو لب آب پر لے گئے مگر اوس کو ہمارے اضطراری اور بیقراری کی قدرت پانی پینے کی
نہوئی اور اوسی حال مین اوسنے جان دی الغرض اہل عراق اور اہل شام اس قدر تھے سیاہ باطن اور بدانجام کہ ایسی کرامات دیکھتے تھے
لیکن ویسی ہی جہالت اور عناد پر ہمیشہ اصرار کرتے تھے قطعہ اشقیا منکر کرامات اند ٭ بر بساط مناکرت ماند ٭
اولیا را چو نمیتوانند ٭ سر بجیب فنا فرو نارند قطعہ ہندی شقی جو ہین منکر کرامات کے ٭ وہ قایل نہین حق کی آیات کے
نہون معتقد اولیا کے کبھی ٭ گرفتار ہین اپنی ہی بات کی ٭ اور یہ بات ظاہر ہے کہ اگر مستجاب الدعوات بندہ خاص
قاضی الحاجات شاہزادہ کونین قرۃ العین نبی الثقلین جناب امام حسینؑ اوس قوم بے وفا پر جفا کے واسطے جیسی
دعا کرتے امید قبولیت کی تھی کیا تاب و طاقت تھی اوس قوم بے حیا کی کہ آپ کی جناب مین بے ادبی اور گستاخی اور
بے اعتنائی کرتی لیکن چونکہ بتقدیر ازلی سابقہ معاملہ اہل نبوی کے بایں طور متعلق تھی اور جناب شہادت مآب کو درجہ
شہادت عظمے حاصل کرنا تھا پس ہر حال مین راضی برضا رہے اور تابع تقدیر و قضا رہے اور صبر و سکوت اختیار کی
اور نقد جان راہ عشق دوست مین نثار کی القصہ حضرت امام حسینؑ نے بعد نصیحت اور فہمایش کرکے جب دیکھا کہ یہ قوم
قاسی القلب ہرگز جہل و عناد سے باز نہین آتی اور بکروی چھوڑکر سیدھی راہ کی طرف نہین جاتی اور یہی کہتے ہین کہ یا تو یزید کی
بیعت قبول کرو یا ہم سے لڑو تب آپنے ناچار ہوکر فرمایا بہتر جنگ مین نے قبول کی لیکن چاہیئے کہ ایک ایک سے ایک لڑتا جاوے
تا معلوم ہوے کہ مرد کون ہے اور نامرد کون ہے اور ہنرمند کونسی ہے اور بے ہنر کون ہے مخالفون نے کہا بہتر ہی ہم اسی طرح سے لڑینگے
اور عرب کی لڑائی کا یہ طور ہے کہ ایک کے مقابل ایک لڑنے کو آتا ہے اور معرکہ حرب و قتال مین نام اور لقب اپنا اور فخر اپنی قوم اور
قبیلہ کا اور اپنے دلاوری اور بہادری کا ظاہر کرتا ہے اور اس مضمون کا شعر پڑھتا ہے کہ اوسکو رجز کہتے ہین الغرض حضرت امام حسینؑ اپنے
لشکر کی صف مین تشریف لائے اور مستعد بجنگ ہوے کہ اتنے مین عمر سعد کے لشکر مین سے ایک مردود لاور نامدار میدان مین آیا کہ نام
اوس کا یسار ہے اور بعضی کتابون مین لکھا ہے کہ نام اوس کا سالمہ ہے اور کوفہ کے سرداروں اور بہادرون مین بڑا ہی نامور اور
مشہور ہے مرکب تیز گام پر سوار اور زرہ دستی ملوکانہ اوس کے سلاح اور ہتیار گھوڑا اچھلتا ہوا اور جولان جتاتا ہوا میدان کارزار مین آشکار ہوا اور
رجز پڑھکر ہل من مبارز کی دی اور مقابلہ اور مقاتلہ کرنے والا چاہا حضرت امام حسینؑ کے پاس زہیر ابن القین کھڑا تھا اوسنے عرض کی کہ

یہ باتین اب کام نہین آتی ہین یا یزید کی بیعت قبول کر یا اپنی ہلاکت اوس مردود نے یہ سکر تیر کمان مین رکھکر حضرت امام حسینؑ
کی طرف پھینکا اور کہا کہ اہل کوفہ گواہ رہنا کہ پہلے سب سے مین نے لشکر حسین پر تیر مارا ہے اور یہ گیا ہی انھون کے آگے یعنی ابن زیاد کے حضور مین
دیکھا سبحان اللہ عجب شان الٰہی ہی کہ حضرت سعید قلس کا تیر حضرت پیغمبر صلعم کے روبرو پہلی پھل کافرون کی فوج پر چلا تھا اور اونکے
فرزند ناپسند کا تیر پہلی پہل حضرت حسین کی فوج پر پڑا المعذر اسکے حضرت امام حسینؑ باگ گھوڑی کی اوسمرسی پھیر کر اپنے لشکر مین تشریف لائے اور خلعت
صبر رضا کا کہ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اور قامت استقامت کے راست کیا اور دل جلالت منزل کو اوپر محاربہ اور
جنگ مخالفون کے رکھا اور اپنے ملازمون سے فرمایا کہ خندق مین آگ لگا دو تو کوئی مدافعات اور مدبر صفات دشمنون کی طرف اور
مستورات کی طرف نہ جا سکے بموجب حکم عالی کے خندق مین آگ دے دی اودھر آتش خندق شعلہ زن تھی اودھر یہ قتال کا
اشتعال تھا کہ اتنے مین مالک بن عروہ گھوڑا دوڑا کر حضرت امام حسین کی فوج کے روبرو آیا اور یہ کہکر کہا لیکن اوس مردود ملعون نے وہ کہا
کہ اوسکے لکھنے کو جی نہین چاہتا مگر چونکہ نقل کفر کی کفر نہین ہوتی لکھا جاتا ہے کہ اوسنے یون بھبکا مارا کہ اے حسینؑ آخرت کی آگ سے پہلے تو نے دنیا مین
یہ آگ لگائی حضرت امام نے فرمایا جھوٹا ہے تجھ ایسے دشمن خدا کے تجھے یہ گمان ہے کہ مین دوزخ مین جاونگا اور تو بہشت مین مسلم ابن عوسجہ نے عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اگر فرمائی تو ایک تیر اس مردود کے منہ پر مارون آپنے فرمایا اے مسلم مین نہین چاہتا کہ پیش دستی اور پہل ہماری طرف سے
ہووے لڑائی مین اور تو قدرت خدا کی دیکھہ کہ کیا ہوتا ہے یہ فرماکر آپنے رو بقبلہ ہوکر کہا الٰہی کھینچ تو اسکو طرف آگ کے اور آتش دوزخ سے
پہلے اس کو چاشنی دنیا کی آگ کی چکھا دی کہ اسمین پاون اوس مردود دوزخی کا رکاب سے نکل گیا اور باگ ہاتھ سے چھوٹ گئی اور گھوڑے نے
ادھر ادھر دوڑ کر اوس ناری کو خندق کی آگ مین ڈالدیا اور وہ مردود جلکر مر گیا خروش اور فغان لوگون سے اوٹھی حضرت امام حسینؑ نے
سجدہ شکر کا کیا اور پکار کر کہا کہ الٰہی ہم ذریت اور اہل بیت تیرے رسول صلعم کے ہین داد ہماری ان ظالمون سے لیجیو چنانچہ ابن اشعث
نے کہا کہ اے حسین تجھکو سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا قرابت ہے اور خویشی ہے کہ دم بدم لاف اور شیخی مارتا ہے تو یہ بات سنکر حضرت
امام حسینؑ کو غیرت آئی اور سر نیاز سے بیچ درگاہ کریم کارساز کے دعا کی کہ الٰہی بسبب شعاع کا میرا نسب قطع کرتا ہے اور مجھکو میرے
پیغمبر صلعم کا فرزند نہین سمجھتا تو آج ہی اسکی خواری مجھکو دکھا اور گرگ جان کی قطع کر ہنوز تیر دعا کا ہدف آسمان پر نہ پہونچا تھا
کہ شہباز قضا کا قضاے عالم دہر سے دھر جھپٹا اور فی الفور اوس موذی کے پیٹ مین درد اوٹھا اور قضاے حاجت کے واسطے
گھوڑے سے نیچے اوتر بیٹھا کہ ایک سیاہ بچھو نے اوس کی ستر مین ڈنک مارا کہ وہ نجاست مین لوٹتا لوٹتا
مر گیا اور جدہ مرزا نے آگے آن کر کہا اے حسینؑ یہ پانی فرات کا کہ دیکھتا ہے تو موج مار رہا ہے

علم اپنے بھائی عباس ابن علی کو عنایت فرمایا جبکہ صفین دونون طرف کی آراستہ ہوئین اور حضرت امام حسینؑ کے لاورثون اور بہادرون نے فقط جان کف کفایت اور دست عنایت پر رکھ لیا گویا کہ ہاتف غیبی سے اور عالم لاریبی سے اونکے گوش ہوش مین یہ ندا پہونچی **ابیات** روز جنگ ہست جنگ باید کرد + کوشش نام ونگ باید کرد + تا شود مرد عرصہ در میدان + تنگ بر اسپ تنگ باید کرد + شکم ماہ و پشت ماہی را + زنگ شبدیز رنگ باید کرد + اندرین غوطہ باید خورد + جا بکام نہنگ باید کرد + رزم باین گان رویہ باز + ہمچو شیر و پلنگ باید کرد + **ابیات** آج ہے روز جنگ جنگ کرو + پاس نامو وباس ننگ کرو + صفحۂ دشت کربلا پر تم + ہان شجاعون کے خون سے رنگ کرو + پست وچالاک اور دلیر ہو + اپنے گھوڑون کے تنگ تنگ کرو + ہین عدو بیشمار تم تھوڑے + پر شجاعت سے بس یہ تنگ کرو + اب شہادت کی ہے من غوطہ + کھاؤ باشوق مت درنگ کرو + ہین یہ بے ننگ ونگان رویہ مزاج + جنگ تم ان سے چون پلنگ کرو + جان کا شیشہ گرچہ ہے نازک + پر نہ اس رہ مین خوف رنگ کرو + عشق پروردگار ہے تمکو + اوس کے ملنے سے بس اومنگ کرو + جان دو شوق سے جو پاؤ وصال + دل مین فرحت خوشی دو رنگ کرو + اس اثنا مین حضرت امام حسینؑ مخالفون کے فوج کی طرف تشریف لائے اور بہ آواز بلند فرمایا کہ اہل عراق تمکو قسم خدا کی کہ تم یہ جانتے ہو کہ مین نواسا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا کا اور قرۃ العین علی مرتضے کا اور برادر حسن مجتبے کا ہون اور چچا میرا جعفر طیار طایر فی الجنۃ ہے اور میرے باپ کا چچا حمزہ سید الشہدا ہے کہا اوس قوم نے اے حسینؑ جو کہتا ہے تو صدق اور راست ہے آپنے فرمایا جو تم مجکو سچا اور ایسا جانتے ہو پس کس طرح سے قتل کرنا میرا دوست سمجھتے ہو اور وہ پانی کہ یہود اور نصارا اور جانور اور سگ اور خنزیر پیتے ہین مجھسے بند کرتے ہو کہ جان میری اور اہل بیت میرے کی مارے تشنگی کے ہلاکت کو پہنچی ہے اور مین تمھارا بلایا ہوا آیا ہون اور پھر پکار کر کہا آپنے کہ اے عمر سعد اور اے عمر ابن حجاج اور اے شبث بن ربعی اور اے فلان فلان تمنے مجکو خط اور ایلچی بھیج کر بلوایا اور آج میرے مقابل قتال کے واسطے آئے ہو یہ کیا حرکت ہے اونھون نے خطون کے بھیجنے سے انکار کیا کہ ہمکو خبر بھی نہین آپنے اون کے خط منگا کر دکھائے وہ بیحیا سراپا خطا لکھنے لگا کہ ہمنے بیوقوفی اور بے عقلی سے لکھے تھے آپنے فرمایا کہ تم خدا اور رسول خدا سے شرم کرو اور روز قیامت سے اور ظلمات جہنم سے ڈرو فریاد ازان ناکسان بلند شد چون عنصر ازمول اوے اوے شہیدان کربلا **فرد ہندی** لرزیگا عرش روز قیامت کو جبکہ آہ بکھونگے والے واسطے شہیدان کربلا بعد اس کے آپنے فرمایا کہ الحمد للہ حجت میری تم پر تمام ہوئی اور تمکو مجھپر حجت کچھ نہین ہے اور جو کہ حق ارشاد اور نصیحت کا تھا مین بجا لایا عمر سعد نے کہا اے حسین

اے رفیق دیدنیہ اللہ اے سرو رسینہ صبر کیجو اور سراس واقعہ مین نہ کھولیو اور نوحہ نہ کیجیو اور سینہ نہ پیٹیو خروش اور فغان اہل بیت سے اوٹھی اور قیامت خیمون مین برپا ہوئی کشتی صبر وسکون کی بیچ گرداب اضطراب کے پڑی اور سیل غم والم کی دروازہ دل پر اوری دریا اشک کا دیدہ سے تر جاری تھا اور ایسین شور آہ وزاری تھا **قطعہ** موج رن سے بنیم از ہر دیدہ طوفان غمے ۔ میرسد در گوشم از ہر سمت صد اے ماتمے اہل عالم را نمیدانم چہ کار افتادہ است ۔ اینقدر دانم کہ در ہم رفت کار عالمے **قطعہ** اشک کا دریا ہر اک کی چشم سے جاری ہوا ۔ کربلا مین آہ شور نالہ وزاری ہوا اہل عالم کا عجب عالم ہوا پیر وجوان ۔ کہنہ باتھا کار برہم سب مری باری ہوا ۔ بیبیان کہتین تھین کہ اے یادگار خاندان نبوت اور اے گل گلزار دودمان رسالت تیرے بعد ہمارا کون محرم ہوگا اور ہمارے زخم غم پر کون راحت کا مرہم رکھے گا **فرد** فریاد ازان روز کہ ما بے تو بجانیم ۔ در آرزویت عمر بحسرت گذرانیم **فرد ہندی** دریغ تیری جدائی مین صبح وشام کرون ۔ یہ عمر آرزوے وصل مین تمام کرون ۔ الغرض وداع اور رخصت آپسین ہو رہی تھی کہ صبح ہر ہر نے پردہ سپھر کبود پوش سے منہ اپنا نکالا اور خورشید خنجر گذار ہیبت اوس واقعہ عظمے سے زران اوپر بام نیلی حصار کے نمودار ہوا یعنی صبح ہوئی اور آفتاب نکلا اور حضرت امام زمان فخر زمین وآسمان قبلہ ارباب ہدے کعبہ اصحاب تقی مفخر کونین حضرت امام حسین نے ساتھ اپنے یارون اور دوستدارون کے صبح کی نماز تیمم سے پڑھ کر بیچ یا معشوق حقیقی اور محبوب تحقیقی کی قبلہ رخ بیٹھے تھے کہ آواز نقارہ حربی کی اور رمدے اناندمی کی لشکر مخالف سے آئی اور جوق جوق سوار وپیادہ مکمل اور مسلح میدان کارزار مین نمودار ہوئے اور نشان میدان مین کھڑے کر دیے آواز اہل من مبارز کی بلند ہوئی یعنی ہے کوئی جنگ کرنیوالا کہ میدان مین آوے حضرت شاہزادہ حسین خیمہ کے اندر تشریف لائے اور عمامہ پیغمبر خدا عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک پر رکھا اور زرہ تن مین پہنی اور شمشیر بمانی حمایل کی اور خیمہ سے برآمد ہو کر اسپ بادپا پر سوار ہوئے اور طرف میدان کے موفق افزا ہوئے سپاہ امام ہمام نے فوج عمر سعد بدانجام کی دیکھی کہ پرے کے پرے پے در پے برگ ولوا اور برق وبرق کے چلی آتی ہے پس یہ بھی دریاے عشق حسین مین موجین مارنے ہوے کمر جان شیرین کو سانہ بیکون خدمتگاری کے یقین کی باندھ کر میدان مین آئے عمر سعد نے تعبیہ اپنے لشکر کا اس طرح سے کیا کہ میمنہ نامیمون کو یعنی داہنی طرف کو بیچ عہدہ عمر ابن حجاج کے اور میسرہ ناسرہ کو یعنی بائین طرف کو بیچ عہدہ شمر ذی الجوشن کے سپرد کیا اور علم اپنے غلام کو دیا کہ نام اوسکا زید ہے اور حکم دیا کہ سوار عزیزہ ابن قیس کے فرمان بردار رہین اور پیادہ شبث بن ربعی کے تابع حکم کے رہین اور حضرت امام حسین نے اپنی فوج مین کہ موافق ایک روایت کے بتیس ۳۲ سوار اور چالیس ۴۰ پیادے تھے سوائے حضرت امام کے اس طرح انتظام کیا کہ داہنی طرف لشکر کے زیر ابن القین کے سپرد کی اور بائین طرف حبیب ابن مظہر کو دی اور

قتل کرنا ساتہ فرزند رسول اللہ صلعم کے اور منع کرنا پانی کا اوس کے اہل بیت سے یہ خاک ایمان ہے تیری لشکر کی جانور
اور کتے فرات پر جاکر پانی پیوین اور حسین اور اوس کے بال بچے ایک قطرہ کو ترسین پس تجکو ہر گز بھر اسلام اور مسلمانی نہیں ہے اور تجسا سیا
دل اور بے رحم کوئی میں نے نہین دیکھا عمر سعد نے سنکر سر نیچے ڈالا اور ایک لحظہ خاموش رہا پھر سر اوٹھاکر کہا کہ اے پیر جو تو کہتا ہے
حق اور راست ہے مجھکو بھی یقین ہے کہ جو حسین سے لڑیگا مقام اوس کا دوزخ مین ہوگا لیکن ملک رے کی چھوڑنی کو دل میرا نہین چاہتا
اور طمع ملک و جاہ نے اور شوکت فوج و سپاہ نے اوس شخص کا دل سیاہ کر دیا ہے بعضے راویون نے لکھا ہے کہ عاشور کی رات کو
قریب صبح کے آسمان سے آواز آئی کہ اے لشکر خدا کے تیار ہو کہ وقت کارزار کا آیا اور اوٹھو اور خبردار ہو کہ وقت رحلت کا ساتہ
دار الفرار کے آیا ہمشیر امام حسین کی کہ ام کلثوم نام ہے جو شان و حزو شان مانند بیبو شہر بانو کے بیچ خدمت امام ہمام کے آہن در کہا اے بھائی
تمنے یہ آواز سنی آپنے فرمایا کہ سنی ابھی مجھپر فراغنوگی سی آگئی تھی کہ مین نے یہ خواب دیکھا کہ کئی سگ ہین کہ مجھپر حملہ کرتے ہین اور انمین ایک
کتا خاکستری ہے کہ وہ بہت بھونکتا ہے اور میرے نزدیک آتا ہے مجھکو گمان ہے یہ کہ قتل کرنے والا میرا یہی ہے یعنی اوس کو بدن کی سفیدی کا
مرض ہے اور ساتہ اس خواب کے مین نے اپنی نانا پیغمبر خدا صلعم کو دیکھا کہ فرماتے ہین کہ اے فرزند میری روح کے استقبال کے واسطے ساکن عالم
بقا کے اور مقرب ملاء اعلی کے آئی ہین اور ساتہ مرتبہ اور درجہ میرے کے اشارت اور بشارت کرتے ہین لیکن بھی سعی اور کوشش کر کہ آجکی رات
روزہ میرے پاس آکر افطار کر اور توقف روا مت رکھ امام کلثوم یہ سنکر زار زار روے لگین آپنے فرمایا کہ اے ہمشیرہ صبر کر اور
اہل بیت میرے کو بلا اسکو وداع کر لین اور رخصت ہو مین **ابیات** الوداع ای دوستان کین دم سفر خواہیم کرد ✤
مسکن اصلی خود جائے دگر خواہیم کرد ✤ ما بابراہیم چون یوسف درین زندان اسیر ✤ مصر عزت را عزیز آسا سفر خواہیم کرد
حاصل دنیا متاعے نیست کانرا اعتمیی ست ✤ زود چون صاحب متان قطع نظر خواہیم کرد ✤ ما ازین جا شاد و خرم میرویم از بہر آنکہ ✤
منزل اندر بقعۂ زین خوب تر خواہیم کرد ✤ ہر کرا عزم تماشاے ریاض خلد ہست ✤ کو مہیا شو کہ ما نیز سفر خواہیم کرد **ابیات**
رخصت اے دوست کہ ہم بہانسی سفر کرنے کو ہین ✤ اپنے رہنے کی جگہ جاکے دگر کرتے ہین ✤ مثل یوسف تجھے جو ہم قیدین دنیا کی اسیر ✤
چھوڑ یہ مصر فراغت مین گذر کرتے ہین ✤ رخت دنیا کو جو دیکھا تو ہی وہ بے قیمت ✤ اس کے اسباب سے اب قطع نظر کرتے ہین
اسلئے خوش ہین کہ وہ گھر ہے یہانسے بہتر ✤ کوچ اب جلد ہم اس جا سے اودھر کرتے ہین ✤ چاہئے سانہ تو جو کہ ہے جویاے وصال
لوگ رہ رو ہین جو مرنے سے حذر کرتے ہین پس نزدیک آکے شہر بانو اور اولاد امجاد اور نوابھین زینب و کلثوم اور اہل بیت سب جمع ہوے
اور آپنے نصیحتین اور وصیتین فرمائین اور سب کو گلے لگایا اور روے اور شہر بانو سے کہا اے یار وفادار اور اے دوست غمخوار

ہین ہے اور شمشیر اور نیزہ ہاتہ مین ہے او طاقت و قدرت ذات مین ہے اشقیا و اعدائے دین سے اور دشمنان قرۃ العین رسول رب العالمین سے
مقابلہ اور جنگ کرونگا اور باز نہ رہونگا یہانتک کہ زمانہ اجل کا آپہونچے **فرو** بقیامت برم آن عہد کہ بستم با تا نگوئی کہ دران زمانہ ما
فرو تا قیامت یہ رہیگا عہد و پیمان ہمارا تا نہ مجھکو بے وفا کہنے لگے اوس روز یار جب یہ دیکھا حضرت امام حسین نے کہ سب فرزند
سعادت مند اور سب برادر غمخوار اور سب یار وفادار اپنے راہ وفاداری کے ثابت قدم اور راسخ دم ہین فرمایا آپ کہ مجھے پاس پاس
کھڑے کرو تین طرف لشکر گاہ کی خندق کھودو اور خندق کو لکڑی اور کوئلہ سے بھر دو اور ایک طرف واسطے لڑائی کی صاف رکھو کہ اودہر سے
جانے آنے کی میدان مین راہ رہے بموجب حکم عالی کے سب نے کون پیاسون نے ملکر تیسرے متصل کئی اور خندق تیار کی اور یہ تجویز ٹھہرائی کہ لوگ
جنگ کے اس خندق مین آگ لگاوین تو یہ قوم ستمگار نابکار خیمونکے جانب اور پلتوات کی طرف سے آپہونچے **فایدہ** جاننا چاہیے کہ کتب
دوسری تاریخ محرم کی حضرت امام حسین مقام کربلا مین پہنچے اور ساتوین تاریخ سے مخالفون نے پانی بند کیا تین دن پانی بند رہا اور نویں
تاریخ شہادت ہوئی اور بعضے لکھتے ہین کہ آٹھوین تاریخ محرم کی مقام کربلا مین پہونچے اور اوسی دن پانی بند کیا اور فوج مخالف کی بیس
بائیس ہزار پیادہ اور سوار تھی اور حضرت امام حسین کے ساتہ کل بہتر آدمی لڑنے والے تھے اور صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ اسی اور کئی آدمی تھے
حسین ابن علی کے ساتہ **فصل** چاہیے جاننا کہ نویں تاریخ جبکہ دن گذرا اور مہر عرب نے منہ چھپانا شروع کیا مقام غروب کے مقام بحرہ اور شب مشکفام نے
لباس سیہ پہنا ماتم خاندان رسول احمد صلعم کے پھیلا اور شفق نے خون دیدہ اوپر دامن سپہر کے گرایا اور عرصہ زمین نے گرد و غبار کو اپنے سر پر اڑایا
فرو دود ظلام روی زمین را سیاہ کرد ✤ مہر رخ خویش بحر اشک را تباہ کرد **فرو** غبار گرد نے روی زمین سیاہ کیا ✤
رخ اپنا ماہ ذیل خاک بس تباہ کیا ✤ یعنی کہ آفتاب غروب ہوا اور رات ہوئی حسین ابن علی اور سب اہل بیت نبی اور سب یار
اور دوستدار تمام شب از روے زبان کی بیچ درگاہ خدائے کارساز کی بھولے اور پیاسے ذکر الٰہی کے اور درود رسالت پناہی کے
اور بیچ طاعت اور عبادت کی اور استغفار اور انابت کے مشغول رہے اور مسلح جنگ و جدال کیے اور ہتیار لڑائی اور قتال کے
بنانے سنوارنے رہے اور شوق و ذوق سے اور رنج و درد و فوق نافوق سے روتے و موتے رہے **فرد** اشک چشم نابماہی رفتہ
آہم تا جاہ ✤ ماہ و ماہی را باشک و آہ میگیرم گواہ **فرد** اشک تا ہفتم زمین اور چرخ تک پہنچی ہے آہ
ماہی و مہ اشک و آہ اپنی کے کہتا ہون گواہ ✤ روایت ہے کہ بریر ابن خضیر ہمدانی حضرت امام حسین کے یار و یاسین سے کہ بڑا عابد و زاہد
اور متقی تہا بصلاح حضرت امام تمام کے رات کو عمر سعد کے پاس گئے اور اوسکو سلام نہ کہا اور بیٹھ گئے عمر نے کہا غصہ ہو کر
تو نے مجکو سلام نہ کیا مین کیا مسلمان نہین ہون اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا مین نہین پہچانتا ہون بریر نے کہا

چاہیئے کہ جلد اوس کا کام تمام کرا ور اس مقدمہ مین نہ صبح و شام کر عمر سعد نے ری کی طمع مین قتل کرنا حضرت امام حسینؑ کا دل مین ٹھان لیا اگرچہ اپنا دو زخمی ہونا جان لیا اور جلد جلد اسباب قتال و جدال کا تیار اور مہیا کر کر نوین تاریخ محرم کی چاہا کہ قتال اور جنگ کر کر فیصلہ کرے حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ آج جمعہ کی اور عاشور یکی رات ہی مین چاہتا ہون کہ اس رات مین بیچ طاعت اور عبادت حق تعالے کے مشغول رہون اور میری و رد اور وظایف اس رات کی موقوف نہ ہون پس صبح کو جنگ و قتال کی ٹھہرا ؤ اور آجکی رات اس حرکت سے باز آؤ اگرچہ شمر ذوالجوشن وغیرہ نے انکار کیا اور کہا کہ تمکو آمان اور مہلت ایک لحظہ کی نہین لیکن عمر سعد نے سانہ مشورہ ہمراہیون کے مہلت دی اور جنگ و جدال کو نوین تاریخ موقوف رکھا ایک شاعر نے شمر وغیرہ کے حق مین خوب کہا ہے **قطعہ** شمالیس سخت رو و سست دین ہے
چو شیطان لعین باکبر و کین ہے نہ ترسد ز آزردن آدمی ہمی آید بحق سجادہ سر شے نماید بانیہا اہل بیت مصطفے اند بصد کرب بلا در کربلا اند

ابیات بہت تم سخت رو اور سست دین ہو نہ آدم بلکہ شیطان لعین ہو نہ خلقت سے تمھین شرم و حیا ہے
تمھارے دل مین نہ خوف خدا ہے نہین تم جانتے آل عبا کو نہین پہچانتے تم مصطفے کو اری یہ آل فخر دو سرا ہین

مصیبت مین بصد کرب و بلا ہین روایت ہے کہ نوین تاریخ بعد دوپہر کے حضرت امام حسینؑ نے ایک خواب دیکھا اور اپنی بہن زینب سے کہ سرا پنے بیٹیون تہین کہا کہ اے ہمشیرہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ اے حسینؑ تو اب ہمارے پاس آنے والا ہے حضرت زینب سنکر رونے لگین اور بے اختیاری کے عالم مین اپنا احوال کرنے لگین کہ آپنے اونکی بہت تسلی کی اور تسکین خرمائی اور اوسی دن حضرت امیر المومنین امام المسلمین عاشق زار ذات کبریا حسین ابن علی مرتضے نے اپنی یارون اور بھائیون اور بھتیجون اور بھانجون کو جمع کر کر فرمایا کہ حمد و شکر خدای تعالے کا ہے حالت فرصت مین اور حالت مصیبت اور محنت مین اے عزیزو مین نے جان لیا کہ میرے یار و بسی وفادار کوئی دنیا مین نہین اور میرے رشتہ دار و بسی مہربان اور نیکوکار دنیا مین نہین پس حق تعالے تمکو جزاے خیر دیوے کہ تمنے میرا ساتھ خوب نبھایا لیکن اب مین رشتہ بیعت کا تمھاری گردنون مین سے نکالتا ہون اور تمکو آزاد کرتا ہون اور رخصت دیتا ہون اور عبث کی کہتا ہون کہ تم اپنی اپنی مستورات اور بی بیون کے ہاتھ پکڑ پکڑ کر چلے جاؤ تو محنت سے رہائی پاؤ اور شدت سے فرج اور خوشی حاصل کرو اور مخالف مجھکو جو حاضر پاوینگے تمسے مزاحمت اور تمھاری جستجو نہ کرینگے **فرد** من شدم غرقہ گرداب غم آن بہ کہ شما کشتی خود بسلامت بسوی ساحل رانید **فرد** مین ہو اگرداب غم مین غرق یہان مت آؤ تم اپنی کشتی کو کنارے پر کہین لیجاؤ تم
سب یارون اور بھائیون اور فرزندون نے عرض کی کہ ہم اپنا جینا بعد آپ کے مرنے کے نہین چاہتے اور آپ کو چھوڑ کر ہم کہان جاتے ہین یہ ہرگز ہرگز نہوگا مسلم ابن عوسجہ اسدی نے کہا جبتک کہ جان بدن مین ہے اور ہمتن

فرد ترا دامن پکڑ کر چھوڑ دینا گنہ یہ بس نہین ہے سر پہ لینا دوست وفادار یہ کہتے تھے اور روتے تھے
اور آپ بھی روتے تھے اور اونکے حق مین دعاے خیر کرتے تھے **فائدہ** نقل ہے کہ کربلا کے قریب قبیلہ بنی اسد کا تھا کہ
اونکے پاس ایک شخص حضرت امام حسین علیہ السلام کے لشکر سے گیا اور کہا کہ حسین ابن فاطمہؓ ہمارے اس طرح سے کربلا مین ٹھہرا ہوا ہے اور اوس
قبیلہ کے لوگون نے موجب اپنی سعادت کا اور باعث نجات کا سمجھکر حضرتؑ امام ہمام کی مدد کا ارادہ کیا چنانچہ نو وہ مرد مسلح اور
مکمل ہوکر وہان سے کربلا کو متوجہ ہوئے عمر سعد نے یہ خبر سنکر چار ہزار سوار اونکے مقابلہ مین بھیجے اور راہ مین لڑائی ہوئی چونکہ وہ لوگ
بہت قلیل تھے اکثر مارے گئے اور باقی پراگندہ ہوکر شکست کھاگئے حضرت امام حسین علیہ السلام نے یہ حال سنکر بہت تاسف اور افسوس کیا
فائدہ جاننا چاہیے کہ اون دنون مین ایک رات کو حضرت امام حسین علیہ السلام نے عمر سعد سے ملاقات کی اور طرح طرح سے فہمایش کی اور عذاب الہی
سے ڈرایا اور نعمت بہشت کا امیدوار کیا اوس نے کہا کہ مین نصد کرتا ہون کہ ملک ری کا ہے عوض قرض کے کہ نعمت بہشت کی ہے ہاتھ سے نہین
کھوتا الغرض ابن زیاد نے سنا کہ عمر سعد سے اور حسین ابن علیؓ سے راتون کو مشورت ہوتی ہے اور حسین کہین کہین اپنے لوگون کو
بھیجکر مدد بلاتا ہے یہ سنکر بہت غضب مین اور غصہ مین آیا روایت ہے کہ ابن زیاد نے عمر سعد کو لکھا کہ آب فرات کا بند و بست
قرار واقعی کرو حسین اور ہمراہی اوس کے بالکل پانی نہ پاوین عمر ابن سعد نے پانسو سوار فرات پر تعینات کیے کہ حسین علیہ السلام کے
لشکر مین پانی جانے نہ پاوے لکھتے ہین کہ تین دن پانی پیر ساتی کوثر کو اور اونکی مستورات اور بچون کو نہین ملا روز شہادت سے پہلے
روایت ہے کہ جب تشنگی کا غلبہ ہوا پیر ساقی کوثر پر اور سب اہل بچون پر حضرت عباسؓ ابن علیؓ ساتھ تیس سوار اور بیس پیادون کے دریاے
فرات پر پہنچے اور درمیان عباسؓ کے اور قوج عمر سعد کے لڑائی ہوئی حضرت عباس رضی اللہ عنہ غالب آئے اور تیس سوار پانسو سوار سے لڑتے رہے
اور پیادے مشکین بھر کر حضرت امام ہمام کے لشکر مین لے پہنچے کہ چلو چلو پانی لوگون کو پہنچا اور لب خشک فراتر ہوئے روایت ہے کہ حضرت
امام حسین علیہ نے عمر سعد سے کہلا بھیجا کہ تو تین بات مین سے ایک بات اختیار کر اول یہ کہ مجھکو وطن کو جانے دے اور جو یہ نہین مانتا تو مجھکو کسی اور طرف
جانے دے کہ ملک خدا کا وسیع ہے کسی طرف کو مین چلا جاؤن اور جو یہ بھی نہین مانتا تو مجھے یزید کے پاس جانے دے کہ جو میرا اور اوسکا معاملہ ہونا ہے ہوجائیگا
عمر سعد نے یہ باتین سنکر پسند کین اور ابن زیاد کو لکھ بھیجا کہ حسین ابن علی یون کہتا ہے اور یہ باتین نامناسب نہین ہین اور ان مین امت کی خیر اور صلاح
ہے ابن زیاد نامرد نے عمر سعد کو لکھا کہ مین نے تجھکو مقابل حسین کے اسلواسطے نہین بھیجا ہے کہ تو اوس سے مصلحت کرے اور ارادہ کرکے اور مجھسے
اوسکی سفارش کرے اگر حسین میرا حکم مانے اور یزید کی بیعت قبول کرے تو تو کوفہ مین اوس کو لے آ اور نہین تو اوسکو قتل کر اور اوسکے پیٹ اور
سینہ کو گھوڑون کے سمون سے مضمحل کر اگر تو یہ قبول کرتا ہے تو فبہا ورنہ مین بگفتہ رکا شمر کو دونگا اور تیرا منصب سوقوف کرونگا پس تجھے

کہ میں اپنے وطن کو جاؤں عمر سعد نے جواب سنکر کہا الحمد للہ اسیدہے مجھے کہ مجھمیں اور حسین میں جنگ نہوگی اور عمر سعد نے ابن زیاد کو یہ احوال لکھا اوس بد نہاد نے لکھا کہ تو حسین سے کہہ کہ بعیت یزید کی قبول کرے پس اگر حسین نے اور اوسکے ساتھ والونے بیعت یزید کی قبول کی تو مجھکو لکھیو اور منتظر میرے حکم کا رہیو کہ پھر میرا حکم کیا صادر ہوتا ہے عمر سعد نے وہ خط پڑھکر کہا کہ مینے جانا کہ ابن زیاد خیر و عافیت نہیں چاہتا یعنی فتنہ اور فساد کو چاہتا ہے اور خط حضرت امام حسین کی خدمت میں بھیجا آپنے فرمایا کہ مجھکو بعیت یزید کی ہرگز قبول نہیں ہے یہ خبر ابن زیاد کو پہنچی اوس بد نہاد نے غصہ میں آکر حصین ابن نمیر اور حجار ابن ابجر اور شبیب ابن ربعی اور شمر ذی الجوشن کو ساتھ فوج سوار و پیادہ کے واسطے مدد عمر سعد کے بھیجا ہر چند ابن زیاد جماعت کثیر کو حضرت کے مقابلہ میں بھیجتا تھا لیکن اکثر لوگ اس بات کو برا اور مکروہ جان کر پھر آتے تھے آخر کو ابن زیاد نے اونمیں سے ایک شخص کو پکڑ کر گردن مار ا پھر یہ رحمی اوسکی دیکھکر مارے خوف کے کوئی نہ پھرتا تھا اور کربلا کو لوگ جمع ہوتے واسطے مقابلہ اور مقاتلہ حسین ابن علی کے چلے جاتے تھے بعضی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے ہمراہیوں کو جمع کر کر فرمایا کہ اے عزیزو مینے تمکو رضا و خوشی اجازت اور رخصت دی ہمان تمھارا جی چاہے چلے جاؤ اور اپنی جان و مال کو بچاؤ اور مجھکو یہ امر درپیش آیا ہے میں ہون اور یہ امر ہے سب یاروں نے اور وفاداروں نے زبان اخلاص کی کھولی اور ساتھ صدق نیت کے اور حسن طبیعت کے عرض کی کہ ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہزار جان ہماری تیرے خاک قدم پر فدا ہو جیوکہ تو سپہر ولایت کا ماہ ہے اور مسند امامت کا شاہ ہے آج کے دن جو تجھ سے منہ پھیرے وہ کل کو حشر کے دن کس طرح اور کن آنکھوں سے تیرا دیدار دیکھے **قطعہ**

اے قبلۂ ہر مقبل آمد رویت ۔ روئے ہمہ مقبلان عالم سویت
امروز کسی کہ از تو گرداند روے ۔ فردا بکدام دیدہ بیند رویت

قطعہ ہندی

ترا رخ صاحب ایمان کا قبلہ ۔ بلاشک مقبلونکی جان کا قبلہ
سبھو کا رخ تیرے رخ کی طرف ہے ۔ تجھی سے قبلۂ عالم شرف ہے
یہان تجھسے جو کوئی منہ کو پھیرے ۔ وہان کس آنکھ سے دیدار دیکھے

اے گلستان روضۂ رسالت اور اے یاسمن گلشن جلالت ہمکو بوستان وصال سے ساتھ خارستان فراق کے حوالہ مت کر اگرچہ تمام عالم گل و گلزار ہے لیکن ہمارے نزدیک تیرے خار عشق کے روبرو سب خار ہے **قطعہ**

با خار غم عشقت آویختہ دردامن ۔ کو تہ نظری باشد رفتن بگلستان ہا
گر در طلبت مارا رنجے برسد غم نیست ۔ چون عشق حرم باشد سہل است بیابان ہا

قطعہ ہندی

خار غم آپکا جس دل سے دامان سے لگا ۔ پھر نہ اوس دل سے دل اپنا گلستان سے لگا
گل عشق آپکا جس سر سے ہے طرۂ سر ۔ تب سے جی خار مغیلان بیابان سے لگا

فرد

گر تو صد بار دامن افشانی ۔ نگذاریم دامن تو ز دست

فرد

ترجیحا کہ دامن کو چھڑاوے ۔ مجھوڑ بگے ترے جان بکاوے

فرد

دامن دولت جاوید گرپیان امید ۔ حیف باشد کہ بگیرند و گریبان بگذارند

اور یہان خون ان کے گرائے جاوین گے کسوکی سمجھ مین نہ آیا کہ آپ کس کے حق مین فرماتے ہین اور کیا کہتے ہین جب آپ سے پوچھا
تب آپنے کہا کہ ارادہ ازلی حق تعالے کا یون ہے کہ اس زمین مین ایک گروہ آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوترین اور مقام
کرین پھر گذرے اون پر جو کہ گذرے اور ایک یہ روایت ہے کہ حضرت شاہ ایسا کچھ بھکر اتنا روئے کہ داڑھی آپکی سب آنسو سے
تر ہو گئی اور آنکھو نسے زمین تک ایک لڑی آنسو نکی بندھ گئی حضرت امام نے یہ نقل اپنے قبلہ گاہ کی بھکر فرمایا کہ یہین اونٹون کو
اوتارو اور یہین خیمہ استاد کرو ابیات ہا رکشتند کایخا خون ما خواہند ریخت آبروے ما بخاک کربلا خواہند ریخت
کودکان جعفر طیار را خواہند کشت گرد بر رخسار آل مصطفے خواہند بخت ابیات ہندی کہا شبیر نے یہ کربلا ہے
یہان کا حال سارا بر ملا ہے یہی آل محمد صلعم کا ہے مقتل بجھے گی یان علی کے گھر کی شمع ہمارا حال یان ہوگا پریشان
بدن یہ ہونگے خاک و خون مین غلطان یہ بیٹے جعفر طیار کے سب یہان ہوون قتل ہے یہ مرضی رب پڑے رخسار آل مصطفے پر
غبار و گرد خاک راہ یکسر پس اب اونٹون کو اس جاگہ بٹھاؤ یہین ٹھہرو کہین آگے نجاؤ کہ ہے یہ کربلا جاے شہادت
سعادت اوسکی جو پاوے شہادت الغرض امام معصوم شہید مظلوم فاطمہ کے دل کے چین حضرت امام حسین علیہ السلام تن بیکس
ساتھ قضاے ربانی کے اور راضی ہوکر ساتھ رضاے سبحانی کے اوس مقام مین اوترے اور فرمایا کہ یہ مقام کربلا ہے
یعنے جگہ کرب کی اور بے چینی کی اور بلا کی ہے اور دوسرے دن عمر ابن سعد ساتھ جمعیت چار ہزار آدمی جنگی کے کربلا مین واسطے
جنگ حضرت امام حسین علیہ السلام کے آیا اور مقابل آپکے اوترا اور حقیقت عمر بن سعد کی یہ ہے کہ ابن زیاد نے رے کے
پرگنہ کا فرمان اوسکو دیا تھا اور رے کا والی کیا تھا جبکہ اوسکو حکم دیا کہ تو واسطے جنگ امام حسین کے تیار ہو اور مستعد کر عمر بن سعد
نے کہا کہ تو مجھکو اس کام سے معذور اور معاف رکھ ابن زیاد نے کہا اچھا مگر تو فرمان رے کا پھیر دے اور رے کی حکومت سے دست بردار
ہو عمر نے کہا مین اپنے دوستون سے مشورہ کر کر اسکا جواب دونگا اوس نے کہا بہتر ہے عمر نے اپنے گھر آکر اپنے عزیزون سے مشورت کی اوسکے
بھانجے نے کہا کہ قسم خدا کی حسین سے لڑنا گناہ عظیم ہے اور پاس رشتہ داری کا نکرنا یہ دوسرا گناہ ہے اور اوسکے عزیزون مین سے
کچھ کہا اور کسنے کچھ کہا آخر کو جب جانے اوسکو دوزخ کے چاہ مین ڈبویا اور رے کی محبت نے اوسکا دین و ایمان کھویا اور ساتھ چار ہزار
سوار کے واسطے قتال سر رشتہ خصال کے تیار ہوکر مقابل آیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین پہلا بھیجا کہ اے
حسین تو کس ارادہ سے یہان آیا ہے آپنے مفصل احوال اپنے آنے کا کہلا بھیجا اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ اہل کوفیون کی بیوفائی اور جفا کاری مجھکو
معلوم ہوئی میرا ارادہ یہ ہے کہ وطن کو چلا جاؤن عمر نے مجھے جانے نہ دیا اب تو کہ میرا قرابتی ہے قرابت کا ملاحظہ کر کر مجھکو اجازت دے

امام برحق کے ساتھ ادا کی پھر عصر کی بھی نماز سب نے آپکے ساتھ پڑھی بعد نماز عصر کے آپنے خطبہ پڑھا بعد حمد و صلوٰۃ کے کہا
اے کوفیو مین تمھارا بلایا ہوا یہان آیا ہون آپسے مین کچھ نہین آیا جبکہ تمھارے خط اور ایلچی جسنے زیادہ میرے پاس آئے مین
اور تمھارا کمال اشتیاق اور خلوص مجھکو ظاہر ہوا لیا ہے ازروے نامہ و پیغام کے تب مین دمکو آیا ہون پس اگر تمنے عہد شکنی اور
بیوفائی پر کمر باندھی ہے تو مین مکہ کو پھر جاتا ہون اور آپنے خرجی مین سے بہت سے خط نکال کر دکھائے اور اوس فوج مین اکثر وہ لوگ
تھے کہ جنھون نے حضرت امام حسین کو خط لکھے تھے سب لوگ شرمگین اور دل بھکر سرنگون اور شرمندہ تھے اور حقیقت مین شرمندہ تھے
بلکہ سیاہی بیحیائی اور بیوفائی کی اون تیرہ دلون کے دل پر چھا رہی تھی حر بن یزید ریاحی نے قسم کھائی کہ مجکو یہ خبر نہین اور مین اوس مرد مین سے
نہین ہون کہ جنھون نے تجھکو یہ خط لکھے ہین لیکن مجھکو امیر ابن زیاد کا یہ حکم ہے کہ تجھسے جدا نہون گا یہان تک کہ تو کوفہ مین چلکر ابن زیاد سے
ملاقات نکر لیگا آپنے فرمایا کہ مجھکو موت قبول ہے اور ملاقات ابن زیاد کی قبول نہین یہ فرماکر آپنے تیاری کوچ کی کر کر مکہ کی طرف کوچ کیا
کہ اس مین حر اور لشکر اوس کا راہ مین حائل ہوئے اور مکہ کی طرف جانے کے روادار نہوئے حضرت امام حسین نے کہا کہ اب بغیر جنگ کے چارہ
نہین ہے اور ہاتھ قبضۂ شمشیر پر رکھا اور چاہا کہ میان سے کھینچین کہ حر نے کہا مجھکو لڑائی کی بھی رخصت نہین ہے اور دونون طرف سے
کلام درشت اور سخت صادر ہوئے آخر کو حر نے عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تبریہ ہے کہ لڑائی اور قصہ
موقوف کرا ورمین اور تو ایسی طرف کو کوچ کرتے ہوئے چلین کہ نہ وہ راہ مکہ کی ہو اور نہ کوفہ کی اور اس عرصہ مین معلوم
ہو جاویگا کہ اب مرضی ابن زیاد کی کیا ہے اور مین بھی اوسکے غصہ اور غضب سے بچا رہون گا آپنے فرمایا بہتر ہے پس دونون
گروہ برابر کوچ کرتے ہوئے اور منزلین طے کرتے ہوئے ایک مقام پر پہنچے کہ وہان شتر سوار ابن زیاد کا نمودار ہوا اور
اوسنے خط ابن زیاد کا حر کو دیا حر نے خط پڑھا لکھا تھا کہ اے حر جس مقام پر کہ یہ خط میرا تیرے پاس پہنچے اوسی مقام پر حسین کو
ٹھہرانا اور آگے پیچھے کہین جانے نہ دینا اور چاہیے کہ ایسی جگہ اوسکا ڈیرا ہو کہ پانی اور گھاس وہان سے بہت دور ہو اور مینے شتر سوار
سے کہدیا ہے کہ جو عمل حر سے اس مقدمہ مین صادر ہو مجھسے بعینہ بلا تفاوت آن کر کہدے حر نے وہ خط پڑھکر حضرت امام حسین علیہ السلام
کو دکھایا اور کہا اے حسین اب یہین مقام کیا چاہیے کہ مین امیر کے حکم سے ناچار ہون اور نہین تو مین اوس کا تقصیر وار ٹھہرونگا آپنے فرمایا
کہ اس مقام کا اور اس زمین کا کیا نام ہے لوگون نے کہا اس زمین کا نام کربلا ہے آپنے فرمایا عجب حالت ہے کہ مین اپنے باپ علی مرتضےٰ فہی غنم
کے ساتھ تھا سفر مین کہ جب وہ صفین کو گئے تھے اور اس زمین پر جب گذر ہوا تو فرمایا کہ اس زمین کا کیا نام ہے لوگون نے اسی طرح
سے کہا تھا کہ اس کا نام کربلا ہے اور آپنے یہ نام سنکر فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے کہ ان کے اونٹ اور بار بردار یہان منزل کھلین گی اور

سبکو معلوم ہوئی اکثر لوگ حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس سے اوٹھ گئے اور متفرق ہوگئے سوائے اہل بیت کے اور مخلص یارون کے
اپکی خدمت مین کوئی نہین رہا جبکہ آپ منزل قصر بنی مقاتل مین پہنچے دیکھا کہ سراپردہ استادہ ہے اور نیزہ زمین مین گڑا ہوا ہے اور
گھوڑا بندھا ہوا ہے آپنے پوچھا کہ یہان کون اترا ہوا ہے لوگون نے کہا عبید اللہ ابن حر جعفی ہے سرارون اور رہبارون کو بھیجکر آپنے اوس سے
ملاقات کی اور مدد نصرت چاہی اور امیدوار ہوے بہشت کی نعمت اور درجون کا کیا اوسنے کہا مین اسی واسطے کوفہ سے باہر نکل آیا ہون
کہ مینے دیکھا کہ کوفیون کا اعتقاد خاندان نبوت کی طرف سے فاسد ہوگیا ہے اور عبید اللہ ابن زیاد سے سب ملگئے ہین واسطے
طمع دنیا کے مینے کہا ایسا نہو کہ یہ قوم حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کو شہید کرین اور مین اس قوم مین ہون اور نہین گناہگارون
اور اے حسین ابن علی کرم اللہ وجہہ یہان کوئی تیرا مددگار نہین ہے ظن غالب یہ ہے کہ تو قتل کیا جاوے گا اور یہ بھی مین جانتا ہون
کہ جو تیری متابعت کریگا خوبی آخرت کی پاویگا لیکن قسم ہے اوس خدا کی کہ جس نے تیرے دیدار سعادت آثار سے مجھکو شرف اور بزرگی
دی کہ میرا نفس موت کو اختیار نہین کرتا مگر توقع یہ ہے کہ یہ گھوڑی میری ہے اسکو تو قبول فرماکہ نام اسکا ملحقہ ہے اور قسم خدا کی یہ
ایسی ہے کہ جسکے پیچھے مینے اسکو دوڑایا ہے اوسکو وہین جا لیا ہے اور اسکے پیچھے کیا ہی تیز رو گھوڑا دوڑایا ہے اسکو اوسنے
نہین پایا ہے اور شمشیر میری بہت تحفہ ہے اس کو بھی قبول فرما آپنے فرمایا مجھکو کسی کی طمع نہین ہے مینے تیرے بھلے کیواسطے
کہا تھا لکھا ہے کہ بعد واقعہ کربلا کے یہ شخص تمام عمر پچھتاتا رہا اور روتا رہا اور غم کھاتا رہا کہ ہاے مینے کیون نہ مدد
حسین علیہ السلام کی کی اور نعمت شہادت کی ہاتھ سے دی جبکہ آپ منزل عتیق مین پہنچے ایک شخص نے قوم بنی مکرمہ
سے آپ کی خدمت مین آکر عرض کی کہ یا حسین علیہ السلام یزید مرید نے آپ کی خبر روانگی کوفہ کی سنکر ابن زیاد بدنہاد کو لکھا ہے
کہ فوجین راہ مین پھیلا دے اور رستے طرفون کے بند کروا دے کہ حسین اور کسی طرف کو چلا نجاوے چنانچہ اوسن بدنہاد نے
حصین ابن نمیر کو ساتھ لشکر عظیم کے قادسیہ کو بھیجا ہے کہ سپاہ جابجا جنگلون مین آہن گھیرے ہوئے پڑی ہے اور حر ابن
ریاحی کو مع سات ہزار سوار کے روانہ کیا ہے کہ وہ حسین علیہ السلام کو کوفہ کی طرف تو آنے دے اور کسی طرف جانے نہ دے
پس مناسب یہ ہے کہ آپ مکہ کی طرف پھر جایئے اور کوفیون کے قول اور فعل پر کچھ اعتماد نہ کیجیے کہ وہ بیعت سے ملگئے ہین اور
آپکے قتل کے واسطے مستعد ہین آپنے فرمایا جزاک اللہ تو شرط نصیحت کی بجا لایا پھر وہان سے آپ آگے کو روانہ ہوئے جبکہ منزل شراف مین
پہنچے رات کو وہان مقام فرمایا صبح کو پھر کوچ کیا دوپہر کے وقت حر بن یزید ریاحی مع سات ہزار سوار کے نمودار ہوا کہ صحرا مین اوسکا
اور ہوا رسالہ کے گھوڑونکے پاس بیٹھے ہوئے ہین آپنے بھی متصل حر کے ڈیرے کے اپنا ڈیرا کیا ظہر کی نماز حر نے اور اوسکی فوج نے حضرت

روانگی کے احوال کا قیس ابن مسہر کے ہاتھ کوفہ کو بھیجا حصین ابن نمیر نے کہ فوج لیکر ابن زیاد کی طرف سے آیا ہوا تھا اور قادسیہ کے میدان مین مقام رکھتا تھا قیس کو پکڑ کر کوفہ کو ابن زیاد کے پاس بھیجدیا اوسنے اوسکو قلعہ کے اوپر سے خندق مین گروادیا کہ اوسنے درجہ شہادت کا پایا الغرض ابن زیاد بدنہاد نے خبر روانگی حضرت امام حسین علیہ السلام کی لشکر سیاہ جابجا راہ مین پھیلا رکھی تھی کہ راہ کے سرحد کا بندوبست قرار واقعی ہے اور حضرت امام حسینؑ کسی اور طرف نہ چلے جاوین الغرض جسکے آپ منزل زرود مین پہنچے وہان ایک خیمہ نظر پڑا پوچھا کہ یہ خیمہ کس کا ہے کہا زہیر ابن القین کا ہے کہ مکہ سے آیا ہے اور کوفہ کو جاتا ہے آپنے زہیر کو بلایا اوسنے آنے مین تامل کیا زہیر کی بی بی نے کہا سبحان اللہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرزند تجھے یاد کرے اور تو اغماض کرتا ہے اس کہنے نے دل مین اوس کے اثر کیا اور آپ کی خدمت مین حاضر ہوا بعد ایک لحظہ کے حضرت امام حسین علیہ السلام کے خیمہ سے نکلکر اپنے ڈیرے مین آکر کہا کہ میرا خیمہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے خیمے کے پاس استادہ کردو اور اپنی بی بی سے کہا کہ مین تجھکو طلاق دیتا ہون کہ تو اپنے بھائی کے ساتھ وطن کو جا اور اپنے بھائی اور سب ساتھ والون سے کہا کہ جسکو شوق شہادت کا ہو میرے پاس رہے اور جس کو خوشی وطن کی ہو مجھسے جدائی اختیار کرے سب ساتھ والے اپنے وطن کو یعنے کوفہ کو چلے گئے اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ زہیر کی عورت نے کہا کہ اے مرد مردانہ اور اے صاحب ہمت و فرزانہ تو بیچ خدمت فرزند مرتضے علیہ السلام کے رہنا اور مین بیچ خدمت بیبی فاطمہ زہرا علیہا السلام کے رہونگی پس طلاق کیون دیتا ہے اور مجھکو اپنے ساتھ کیون نہین لیتا ہے جب آپ مقام زرود سے روان ہوئے ایک شخص کوفہ سے آنے والا راہ مین ملا آپنے خبر کوفہ کی پوچھی اوسنے کہا مین کوفہ مین ہی تھا کہ حضرت مسلم ابن عقیل اور ہانی ابن عروہ کو قتل کیا آپنے سنکر کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ جس وقت کہ آپکے ساتھ والون نے یہ سنا بعضون نے عرض کی کہ برائے خدا اپنے اوپر اور اپنے بال بچون پر رحم کر اور اب وطن کو پھر چل اور کوفہ مین کوئی تیری مدد نکریگا اس مین حضرت مسلم کے بھائی اور بیٹے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ تھے اونھون نے کہا کہ بعد مسلم کے ہمکو زندگانی کی احتیا نہین اور ہم پھر جانیوالے نہین جب تک کہ اپنا کینہ اور بدلہ نہ لین یا کہ مارے جاوین اور شہید ہوین حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ اب اپنے جینے مین بھی نیکی اور بھلائی نہین تمھارے بعد **بیت فارسی** زندگی بہر دیدن یار ست ++
یار چون نیست زندگی عار است **رباعی ہندی** مزہ زندگی کا ہے دلدار سے ملاقات ہے صحبت یار سے
نہو باغ دنیا مین گر اوس کی بو گل زندگی ہے بُرا خار سے پھر وہان سے کوچ کر کر منزل
ذبالہ مین پہنچے کہ خط عمر سعد کا پہنچا اوس مین سب حال حضرت مسلم کی شہادت کا لکھا تھا جب یہ خبر بہ تحقیق

کہ جاتے ہی ایسی جلدی نعمت شہادت کی پاوین گے اور کوفی اول اول ہی بیوفائی اور بیحیائی اپنی ظاہر کرین گے بلکہ یہ
بات حضرت مسلم کے خط سے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے نام آیا تھا سبکو معلوم ہو گئی تھی کہ اٹھارہ ہزار آدمی نے ساتھ مسلم
بن عقیل کے امیر المومنین حسین کی بیعت کی اور اس قرینہ سے جانتے تھے کہ روز بروز اور بھی ترقی ہو گی اور حسین ابن علی جبکہ پہنچین گے ہزار آدمی
دائرۂ بیعت مین داخل ہونگے اور نیز یہ کہ بہت دور ہے یعنے شام کے ملک مین شہر دمشق مین ہے کہ جنگ درپیش آوے گی اور کوفی جبکہ مغلوب
ہونگے یا طمع مین آوین گے تو اوس وقت موافق عادت اپنی کے بیوفائی کرین گے پس ان باتون مین ابھی عرصہ ہے اور اس
مدت مین جس کو شامل حال حسین ابن علی علیہم السلام کے ہونا ہے ہوے گا یہ وجہ اس بندۂ گنہگار امیدوار مغفرت پروردگار کے
خیال مین گذری ہے واللہ اعلم بالصواب **فصل** چاہیئے جاننا کہ حضرت امام انام علی النبی علیہ السلام نے بقضاو رضاے ربانی
کے کسیکا کہنا نہ مانا اور قصد سفر کوفہ کا دل مین مصمم ٹھانا اور اپنے ملازمون اور یارون کو جمع کیا اور موافق قدر ہر ایک کے مال و
اسباب دیا اور بیبیون اور بچون کے واسطے محمل اور کجاوے تیار کیے الغرض سب اہل و عیال اپنے ساتھ لیے اور منگل کے دن ذی الحجہ کی
تیسری تاریخ یا آٹھوین تاریخ یا نوین تاریخ بحسب اختلاف روایات کے کہ وہ دن شہادت مسلم ابن عقیل کا تھا مکہ سے
بہ قصد سفر کوفہ کے برآمد ہوئے سب یار اور وفادار اور مخلص اور دوستدار روتے تھے زار زار اور یہ کہتے تھے پکار پکار
کہ اے شاہزادۂ نامدار ابن سید الابرار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کوفیون کے پاس جانا مصلحت نہین اور اس مین سوا رنج کے
راحت نہین کوفیون کے قول کو وفا کہان ہے اور اونکی وفا کو بقا کہان ہے براے خداے پاک یہ قصد اندیشہ ناک موقوف کرو
اور آپ فرماتے تھے اے عزیزو دوستو مبالغہ نکرو اور بہت منع نفرماؤ کہ اس سفر مین بے اختیار ہون اور تابع امر پروردگار ہون
پردۂ غیب سے ایک کمند مجھپر ڈالی ہے کہ مین اوس مین گرفتار ہون اور صید مطلب اپنے کا جویا اور طلب گار ہون **بیت**
رشتۂ در گردنم افگندہ دوست ۔ مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست القصہ امام کونین حضرت امام حسین
علیہ السلام منزل بمنزل اور کوچ بہ کوچ راہ طے کرتے تھے اور تشریف لیجاتے تھے جبکہ منزل صفاح مین پہنچے فرزدق شاعر
کو دیکھا کہ عراق سے آتا ہے اور مکہ کو جاتا ہے آپنے پوچھا اے فرزدق عراق کے لوگون کا کیا حال ہے اوس نے کہا یا ابن
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آدمیون کے دل آپکے ساتھ ہیں پان مین اور بنی امیہ کے اوپر اونکی تیغہاے بران مین اور قضا
آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو بات کہ خدا نے چاہی ہے وہی حاصل ہوتی ہے آپنے فرمایا کہ سچ کہتا ہے تو اے فرزدق
اور آپنے فرزدق کو رخصت کیا کہ وہ روانہ مکہ کو ہوا اور آپ مقام بطن الرمہ مین پہنچے اور وہان سے خطا بنی

مدینہ کی طرف ہے تو بھی مدینہ کو تشریف لیجا اگر اوس پلید سے بیعت کی مرضی نہو تو اپنے گھر مین بیٹھ رہنا اور کسی سے کچھ غرض نہ رکھنا کہ بلاؤن سے تو محفوظ رہے گا تو حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ہیہات ہیہات اے ابن عمر دشمن مجھکو کب گھر مین بیٹھنے دیتے ہین جہان مین ہونگا مجھکو یزید کی بیعت کی تکلیف دینگے اور مین انشاء اللہ تعالے ہرگز ہرگز نہ مانونگا اور وہ مجھسے پیش آوینگے جیسے کہ پیش آوینگے ابن عمر یہ جواب سنکر بہت روئے اور کہا اے آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھارے واسطے پاکی اور طہارت ہے اور دنیا مین سراپا رنج اور اذیت ہے اور عقبے مین سراسر نعمت اور راحت ہے اور ابن عباس نے کہا کہ قسم خدا کی اگر تیرے سامنے اے حسین ابن علی تلوارین ماروں مین اور تیرے دشمنونسے لڑون مین یہان تک کہ میرے دونون ہاتھ قلم ہوجاوین تو بھی تیرے باپ کے ایک حق سے ادا نہون مین اتنے اوسکے حقوق مجھپر ہین اور اب کہ تو کوفہ کو تشریف لیجاتا ہے اور مجھکو عزیمت مدینہ کی درپیش ہے دیکھا چاہیے کہ یہ دیدار فرخ آثار کب نصیب ہوتا ہے

قطعہ فارسی تو میروی و من خستہ بازمی مانم — درآنکہ بے تو بام عجب بے مانم — تو باد پاے عزیمت چو باد میرانی
من آب دیدہ گلگون چو آب میرانم

ابیات ہندی مجھسے ہوتا ہے کیون جدا افسوس — تو چلا مین یہان رہا افسوس
تو روان مثل باد اور دریا — چشم سے میری بہ گیا افسوس

اور عبداللہ ابن زبیر نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے عرض کی کہ تو مکہ مین اقامت کر خط اور قاصد اپنے ہر طرف بھیج کر اپنے دوستون کو اپنے پاس جمع کر اور قوت پکڑ پھر یزید کے عامل کو مکہ سے نکال دے اور خلافت اور حکومت کرپن یہین بیٹھے ہوئے کہ تمام حرم ہے اور مرجع ہے تمام عالم کا اپنے مطلوب اور مقصود کو پہنچے گا تو اور مین تیرا مددگار اور معاون رہونگا حضرت امام حسین نے فرمایا کہ مینے اپنے باپ سے یہ حدیث سنی ہے کہ مکہ مین ایک دنبہ ہوگا کالا اوسکے سبب سے کعبہ کی حرمت نرہے گی یعنے ایک شخص ہوگا کہ اوس سے جنگ و قتال کعبہ کے متصل ہوگی اور حالانکہ واسطے حرمت کعبۃ اللہ کے لڑائی اور خونریزی مکہ مین منع ہے پس مین دوست رکھتا ہون مین اس بات کو کہ وہ دنبہ مین نہون **فائدہ** جاننا چاہیے کہ یہ حدیث ساتھ حال عبداللہ ابن زبیر کے مطابق ہوئی کہ بعد شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے یزید کی فوج سے اور ابن زبیر سے عین مکہ مین لڑائی ہوئی اور حجر اسود ٹوٹا اور کعبہ معظمہ کے پردے جلے روایت ہے کہ جب خبر حضرت امام حسین علیہ السلام کی روانگی کی مدینہ منورہ مین محمد ابن حنیفہ کو پہنچی اور وہ وضو کرتے تھے اور لگن آگے رکھا ہوا تھا سنکر آتا روئے کہ تمام لگن آنسوؤن سے بھر گیا اور مدینہ مین اور مکہ مین تمام اصحاب اور احباب اس امر سے غمگین اور حیران اور پریشان ہوئے لیکن دوستون اور رہواداروں مین قدر قلیل نے آپکا ساتھ دیا اور ہمراہ رکاب شہادت انتساب کے کوفہ کو روانہ ہوئے اور اکثر ساتھ نہین گئے اسواسطے کہ اگرچہ اندیشہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف سے سبکو تھا لیکن یہ یقین نتھا

مخزن ساتوان بیچ ذکر روانگی حضرت امام حسین علیہ السلام کے مکہ معظمہ سے طرف کوفہ کے اور پہنچنے کے بیچ کربلا کے اور درپیش آنے جنگ اور لڑائی کے

روایت کرنے والے روایت کرتے ہیں اور نقل کرنے والے نقل کرتے ہیں کہ جس روز کوفہ میں حضرت مسلم نے شہادت پائی اوسی دن بحسب اتفاق حضرت امام حسین علیہ السلام نے مکہ معظمہ سے کوفہ کو کوچ کی ٹھہرائی اور شہر سے برآمد ہوئے گویا خانہ شہادت میں درآمد ہوئے روایت ہے جبکہ ارادہ امام شہید اکبر حسین ابن علی صفدر کا کوفہ کی طرف مصمم ہوا یارون اور دوستدارون اور عزیزون اور رشتہ دارون کو کمال فکر اور غم ہوا چنانچہ عبداللہ ابن عمر آپ کی خدمت میں آئے اور شرط منع کرنے کی اس ارادہ سے طرح طرح پر بجالائے جبکہ دیکھا کہ عرض اور التماس اس امر میں بیثر انہیں ہے بہت روئے اور پیشانی حضرت کی چومی اور کہا میں نے تجھکو خدا کو سونپا اے شہید سعید اور منع کیا عبداللہ ابن زبیر نے بھی اور عبداللہ ابن عباس نے کہا یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کوفہ کا قصد مت کر کہ کوفی مکار غدار بیوفا پر جفا ہین تیرے باپ اور بھائی کے ساتھ کیا کیا برائیان اور بیوفائیان کی ہین کہ سب تجھپر روشن ہین حضرت امام حسین نے فرمایا اے فرزند عم کمال شفقت فرمائی تونے اور حق نصیحت کا بجالایا اور جو کہ محبت اور خلوص تیرا میرے ساتھ ہے خوب مجھے معلوم ہے حق تعالے تجھکو جزاے خیر دیوے لیکن چونکہ قریب ڈیڑھ سو دو سو خط کے میرے پاس آچکے ہین اور وہ لوگ بظاہر رشد و ہدایت کے طالب ہین اور میں نے اونسے وعدہ آنے کا کر لیا ہے پس جانا ہی میرا ہان ان ایک روایت یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ عزیمت میری کوفہ کو جانے کی مصمم ہوئی کہ یہ کسی طرح موقوف نہین ہو سکتی اور اس سفر میں امور الٰہی درپیش آنے والے ہین کہ میں ہی جانتا ہون عبداللہ ابن عباس نے کہا کہ خیر زن و فرزند کو ساتھ مت لیجا آپنے فرمایا کہ انکو کہان چھوڑون اور کسکو سونپون بہتر یہ ہے کہ میرے پاس ہی رہین عبداللہ ابن عباس نے کہا کہ بالفعل مجھکو کچھ ضرورت درپیش ہے کہ میں مدینہ کو جاتا ہون اگر تو نے کوفہ میں قرار پکڑا تو میں بھی تیری خدمت میں آونگا یہ کہکر ابن عباس نے اختیار رہو کے بہت روئے اور کہا وریغ حسین ہے اور ہزار دریغ توقع ہمیں کچھ نہ رہی دیکھا چاہیے کہ حال اوسکا عراق میں کیا ہوگا روایت ہے عبداللہ ابن عمر نے بھی بہت فہمایش کی اور کہا اے حسین عداوت اور دشمنی لوگون کی کہ تیرے ساتھ ہے اور بیوفائی کوفیونکی سب تجھپر روشن ہے اور خلقت نے یزید کے ساتھ بیعت کر لی ہے ہمیں اندیشہ ہے کہ ساتھ طمع مال دنیا کے مکہ کے لوگ بھی تجھسے مخالف ہو جاوینگے اور کوئی نصرت اور مدد تیری نکریگا اور میں نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے حسین قتل کیا جاویگا اور جو کہ اوسکی مدد نکریگا روز قیامت کے حق تعالے اوسے ذلیل اور خوار کریگا پس مصلحت یہ ہے کہ یزید کی بیعت قبول کر اور صبر فرما اور ہماری غریبتاب

عزیزو یہ خون اہن چاک کا + نشان ہے ہمارے دامن پاک کا + ہوا دفن تن زیر سنگ ستم + کیا کام پتھر نے یاں خاک کا +
پھر حضرت مسلم کہ زخمون سے چور ہو گئے تھے ایک دیوار سے لگ کر بیٹھ گئے کہ ایک بدبخت نے تلوار ماری کہ ہونٹ اوپر کا آپکا کٹ گیا آپنے اوسی حالت مین کمال چابکی سے اوٹھ کر ایک ضرب تیغ کی ایسی دی کہ اوسکا سر کٹ کر دس قدم پر جا پڑا اور پھر دیوار سے لگ کر بیٹھے اور یہ کہتے تھے کہ اے خدا ایک شربت آب کی آرزو رکھتا ہون اور کسی کو یارا نتھا دہشت سے کہ پانی پاس لیکر آوے آخر کو محمد اشعث نے کہا بڑی عار اور ننگ کی بات ہے کہ ایک شخص اتنی فوج سے مارا نہین جاتا پس سب مل کر دفعتہ اس پر حملہ کرو سپاہ نے ویسا ہی کیا اور ایک مردود نے پیچھے آکر نیزہ مارا کہ آپ غش کھا کر گر پڑے رمق جان کی باقی رہی تھے کہ اوٹھا کر ابن زیاد کے پاس لے گیا اوس نے سر مبارک کاٹکر یزید کے پاس دمشق کو روانہ کیا اور ہانی کا سر بھی یزید کے پاس بھیجا اوس مردود نے دونون سر دمشق کے دروازے پر لٹکوا دیے اور یزید پلید ابن زیاد پلید سے بہت راضی اور خوش ہوا اور اوسکو شکریہ لکھا اور انعام و احسان کثیر کا متوقع کیا اور لکھا کہ میرے برابر کوئی عزیز اور مقرب اور مصاحب میرا نہین ہے بعضی روایتون سے ثابت ہوتا ہے کہ جب حضرت مسلم کو اوٹھا کر لیگئے ہین اتنی طاقت باقی رہی تھی کہ عمر سعد سے آپنے تین وصیتین کین اور فرمایا کہ ایک تو مین اس شہر مین سات سو درم کا قرضدار ہون میرا گھوڑہ اور زرہ بیچکر ادا کیجیو اور دوسرے جب میرا سر کاٹ لیوین تو میری لاش کو کسی مقام مناسب مین دفن کریو اور تیسرے میرے بھائی سعید کو مین امام حسین کو میری طرف سے لکھیو کہ زنہار زنہار اور ہر قول و قسم کوفیون کے اعتماد نکرنا اور عراق کی طرف متوجہ ہونا ایسا نہو آپ پر وہ گذرے کہ جو مجھپر گذرا اور مین تو آپ پر فدا ہوا جو کہ کام میرا تھا وہ مجھسے ادا ہوا **فائدہ** جاننا چاہیے کہ حقیقت آپکے دونون فرزندون کے قتل ہونے کی روضۃ الاحباب مین اور روضۃ الصفا مین نہین لکھی ہے لیکن منتخب اور کتابون معتبر مین ساتھ روایات معتبر کے لکھی ہے کہ وہ دونون بنظلوم و یتیم یعنے محمد اور ابراہیم کہ دونون کمال خرد سال تھے اور گلستان ابوطالب کے نونہال تھے زمین حیات سے ساتھ بادصرصر ممات کے فنا پذیر ہوئے اور جڑ سے اوکھاڑے گئے یعنے کوفیون نے اونکو بھی قتل کیا **ابیات** دریغ و درد کہ آن ہر دو نوجوان رفتند + بصد علالت و حسرت ازین جہان رفتند + چو عندلیب سر دگر کنیم نالہ و آہ + کنون کہ یاسمن و گل ز بوستان رفتند + غم غریبی و غربت بنودشان در خورد + بجانب پدر خویشتن روان رفتند + **ابیات** دریغ و درد کہ معصوم وہ یہانسے گئے + مراد کو بھی نہ پہنچے کہ اس جہان سے گئے + نکیونکہ نالہ کرون عندلیب کے مانند جو گل تھے رونق گلزار بوستان سے گئے + غم غریبی و غربت سے تنگ دہ ہو کر + پدر بزرگ کے نزدیک اس مکان سے گئے
مگر جس تفصیل سے کہ حقیقت انکے قتل ہونے کی روضۃ الشہدا مین لکھی ہے اس تفصیل سے کسی کتاب معتبر مین دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا

[illegible] کے ساتھ کردے اور محمد اشعث سے کہا کہ طوعہ کے گھر پر جاکر مسلم
[illegible] کو ساتھ لیکر سوار ہوا اور طوعہ کے گھر پر جا پہونچا اور طوعہ کے در و دیوار و بام کا بندوبست
[illegible] صبح کی نماز پڑھکر جانماز پر یاد الٰہی مین بیٹھے تھے کہ آواز گھوڑوں کے سمونکی کان مین آئی اپنے
[illegible] کا عزم کیا اور سلاح بدن مبارک پر آراستہ کیے اور شمشیر میان سے نکالی اور گھر سے باہر نکلے
[illegible] حضرت مسلم نے مانند شیر زیان کے حملہ کیا اور کتنے مردودون کو جہنم واصل کیا یہ خبر ابن زیاد کو پہنچی اوس
[illegible] محمد اشعث کو بلا بھیجا کہ مین نے تجھکو ساتھ تین سو مردان جنگی کے پکڑنے کو ایک شخص کے بھیجا ہے اگرچہ وہ مرد دلیر ہے لیکن
[illegible] جب ضعف اور سستی تیری ہے کہ باوجود اتنی فوج کے ایک شخص ہاتھ نہین آتا محمد اشعث نے اوسکے جواب مین کہلا بھیجا
کہ مجھکو شاید یہ خیال ہے کہ کسو نقاب یا جلابے کے اوپر ہمکو بھیجا ہے واللہ مسلم بن عقیل وہ دلاور ہے کہ شمشیر انتقام سے خون خلق روئے
اوپر خاک ہلاک کے ڈالتا ہے اور روح صفدر ہے کہ ساتھ ضرب خنجر کے خاک معرکہ کو ساتھ مغز دلیرون کے ملاتا ہے **بیت**
چو برجوشد از خشم آن تند میغ + ز آب آتش انگیز واز برق تیغ **ہندی** اگر وہ جوش مین آوے دلاور + بڑے غصہ سے اوسکے فوج و لشکر +
لگا دے آگ پانی مین غضب سے + کرے شمشیر سے بجلی کو شرشر + ابن زیاد نے کہلا بھیجا کہ اوسکو امان دیکر میرے پاس لے آؤ محمد اشعث نے
کہا اے مسلم ہات تیغ زنی سے باز رکھ اور میرے پاس آ کہ امیر نے تجھکو امان دی ہے حضرت مسلم نے فرمایا کہ میرے تین تمہاری امان کی کچھ
احتیاج نہین ہے اور نہ کوفیون کے قول پر اعتماد نہین ہے **بیت فارسی** ندیدم من از ہیچ کوفی وفا ++
ز کوفی نیاید بغیر از جفا **بیت ہندی** کسنے نہ کوفی سے دیکھی وفا + عجب قوم ہے با دغا پر جفا +
یہ فرماکر پھر حملہ کیا اور بعضون کو قتل اور اکثر کو زخمی کیا کہ سپاہ سب عاجز آئی اور سوار پیادہ ہوئے اور اکثر کو ٹھون مین چڑھے اور
تیر اور پتھر آپ پر مارے کہ آپ کا بدن مبارک کوفتہ اور زخمی بہت ہوگیا لکھا ہے کہ ایک پتھر آپ کی پیشانی مبارک پر لگا اور چہرہ منور
تمام لہو سے سرخ ہوگیا **شعر** چون شہیدان تر اور ہر دو عالم سرخ روست + خوش بود گر ما کشتہ زین عالم بر نبد
شعر ہندی دو جہان مین سرخ رو کیونکر نہون تیرے شہید + کشتہ ہونا عشق کے میدان مین اونکی ہے عید
پس مکہ کی طرف رخ کیا اور کہا اے بھائی حسین ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ کو خبر ہے کہ تمہارے چچا کے فرزند
پر کیا گذر رہی ہے لیکن مجھکو خدا کی راہ مین کچھ اندیشہ نہین ہے **قطعہ فارسی** ہر نشان کز خون دل بر دامن خاک من ست +
پیش اہل دل دلیل از من پاک من ست + شستم فرسودہ زیر سنگ جور کوفیان + کشتہ عشقم من این نیکو نما خاک من ست **قطعہ ہندی**

غریزو یہ خون اس چاک کا + نشان ہے ہمرے دامن پاک کا + ہوا دفن تن زیر سنگ ستم + کیا کام تیغ نے یان خاک کا +
پھر حضرت مسلم کہ زخمون سے چور ہو گئے تھے ایک دیوار سے لگ کر بیٹھ گئے کہ ایک بخت تلوار ماری کہ ہونٹ اوپر کا آپکا کٹ گیا
آپنے اوسی حالت مین کمال چالاکی سے اوٹھ کر ایک ضرب تیغ کی ایسی دی کہ اوسکا سر کٹ کر دس قدم پر جا پڑا اور پھر دیوار سے لگ کر بیٹھے
اور یہ کہتے تھے کہ اے خدا ایک شربت آب کی آرزو رکھتا ہون اور کسی کو یارا نتھا دہشت سے کہ پانی پاس لیکر آوے آخر کو محمد اشعث نے کہا
بڑی عار اور ننگ کی بات ہے کہ ایک شخص اتنی فوج سے مارا نہین جاتا پس سب مل کر دفعتہ اس پر حملہ کرو سپاہ نے ویسا ہی کیا اور ایک
مردود نے پیچھے آکر نیزہ مارا کہ آپ غش کھا کر گر پڑے رمق جان کی باقی رہی تھے کہ اوٹھا کر ابن زیاد کے پاس لے گیا اوس نے سر مبارک کاٹکر
یزید کے پاس دمشق کو روانہ کیا اور ہانی کا سر بھی یزید کے پاس بھیجا اوس نے دونو سر دمشق کے دروازے پر لٹکوا دیے
اور یزید پلید ابن زیاد پلید سے بہت راضی اور خوش ہوا اور اوسکو شکریہ لکھا اور انعام و احسان کثیر کا متوقع کیا اور لکھا کہ تیرے
برابر کوئی عزیز اور مقرب اور مصاحب میرا نہین ہے بعضی روایتون سے ثابت ہوتا ہے کہ جب حضرت مسلم کو اوٹھا کر لیگئے ہین اتنی
طاقت باقی رہی تھی کہ عمر سعد سے آپنے تین وصیتین کین اور فرمایا کہ ایک تو مین اس شہر مین سات سو درم کا قرضدار ہون میرا گھوڑہ
اور زرہ بیچکر ادا کیجیو اور دوسرے جب میرا سر کاٹ لیوین تو میری لاش کو کسی مقام مناسب مین دفن کریو اور تیسرے میرے بھائی سعید کو مین امام حسین
کو میری طرف سے لکھیو کہ زنہار زنہار اوپر قول و قسم کوفیون کے اعتماد نکرنا اور عراق کی طرف متوجہ ہونا ایسا نہو آپ پر وہ گذرے
کہ جو مجھپر گذرا اور مین تو آپ پر فدا ہوا جو کہ کام میرا تھا وہ مجھسے ادا ہوا **فائدہ** جاننا چاہیے کہ حقیقت آپکے دونون فرزند کے
قتل ہونے کی روضۃ الاحباب مین اور روضۃ الصفا مین نہین لکھی ہے لیکن منتخب اور کتابون معتبر مین ساتھ روایات معتبر کے دیکھی ہے
کہ وہ دونون مظلوم و یتیم یعنے محمد اور ابراہیم کہ دونون کمال خردسال تھے اور گلستان ابوطالب کے نونہال تھے زین حیات سے ساتھ
با وصف صرمات کے فاپذیر ہوئے اور جڑ سے اوکھاڑے گئے یعنے کوفیون نے اونکو بھی قتل کیا **ابیات** دریغ و درد کہ آن ہر دو نوجوان رفتند
بصد علامت و حسرت ازین جہان رفتند + چو عندلیب بسر دگر کنیم نالہ و آہ + کنون کہ یاسمن و گل ز بوستان رفتند
غم غریبی و غربت بنودشان درخورد + بجانب پدر خویشتن روان رفتند + **ابیات**
دریغ و درد کہ معصوم وہ یہانسے گئے + مراد کو بھی نہ پہنچے کہ اس جہان سے گئے + نگیونکہ نالہ کرون عندلیب کے مانند
جو گل تھے رونق گلزار بوستان سے گئے + غم غریبی و غربت سے تنگ دہ ہو کر + پدر بزرگ کے نزدیک اس مکان سے گئے
مگر جس تفصیل سے حقیقت انکے قتل ہونے کی روضۃ الشہدا مین لکھی ہے اس تفصیل سے کسی کتاب معتبر مین دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا

عمر ابن حریث مجزومی ہے کہا کہ تین سو آدمی جنگی محمد اشعث کے ساتھ کردے اور محمد اشعث سے کہا کہ طوعہ کے گھر پر جاکر مسلم ابن عقیل کو گرفتار کرلا محمد اشعث کو سپاہ کو ساتھ لیکر سوار ہوا اور طوعہ کے گھر پر جا پہونچا اور طوعہ کے در و دیوار و بام کا بندوبست کیا کہ کہین مسلم نکل نجاوین حضرت مسلم صبح کی نماز پڑھکر جانماز پر یاد الٰہی مین بیٹھے تھے کہ آواز گھوڑون کے سمونکی کان مین آئی آپنے جانا کہ وقت شہادت کا عنقریب آیا اوٹھے اور سلاح بدن مبارک پر آراستہ کیے اور شمشیر میان سے نکالی اور گھر سے باہر نکلے کہ فوج نے آپ پر حملہ کیا حضرت مسلم نے مانند شیر زیان کے حملہ کیا اور کتنے مردودون کو جہنم واصل کیا یہ خبر ابن زیاد کو پہنچی اوس بدنہاد نے محمد اشعث کو کھلا بھیجا کہ مین نے تجھکو ساتھ تین سو مردان جنگی کے پکڑنے کو ایک شخص کے بھیجا ہے اگرچہ وہ مرد دلیر ہے لیکن پھر ایک ہے عجب ضعف اور سستی تیری ہے کہ باوجود اتنی فوج کے ایک شخص ہاتھ نہین آتا محمد اشعث نے اوسکے جواب مین کھلا بھیجا کہ تجھکو شاید خیال یہ ہے کہ کسو بقال یا جلاہے کے اوپر تجھکو بھیجا ہے واللہ مسلم بن عقیل وہ دلاور ہے کہ شمشیر انتقام سے خون دلاورون کا اوپر خاک ہلاک کے ڈالتا ہے اور وہ صفدر ہے کہ ساتھ ضرب خنجر کے خاک معرکہ کو ساتھ مغز دلیرون کے ملاتا ہے **بیت**

چو برجوشد از خشم آن تند میغ + ز آب آتش انگیزد از برق تیغ **ہندی** اگر وہ جوش مین آوے دلاور + بڑے غصہ سے اوسکے فوج و لشکر +

لگادے آگ پانی مین غضب سے + کرے شمشیر سے بجلی کو شرشر + ابن زیاد نے کھلا بھیجا کہ اوسکو امان دیکر میرے پاس لے آؤ محمد اشعث نے کہا اے مسلم ہات تیغ زنی سے باز رکھ اور میرے پاس آ کہ امیر نے تجھکو امان دی ہے حضرت مسلم نے فرمایا کہ میرے تین تمہاری امان کی کچھ احتیاج نہین ہے اور نہ کوفیون کے قول پر اعتماد نہین ہے **بیت فارسی** + ندیدم من از ہیچ کونی وفا

ز کونی نیاید بغیر از جفا **بیت ہندی** کسی نے نہ کونی سے دیکھی وفا + عجب قوم ہے باوفا پر جفا +

یہ فرماکر پھر حملہ کیا اور بہتون کو قتل اور اکثر کو زخمی کیا کہ سپاہ سب عاجز آئی اور سوار پیادہ ہوئے اور اکثر کو ٹھون پر چڑھے اور تیر اور پتھر آپ پر مارے کہ آپ کا بدن مبارک کوفتہ اور زخمی بہت ہوگیا لکھا ہے کہ ایک پتھر آپ کی پیشانی مبارک پر لگا اور چہرہ منور تمام لہو سے سرخ ہوگیا **شعر** چون شہیدان تر اور ہر دو عالم سرخ روست + خوش بود مے باشد کہ مارا کشتہ زین عالم برند

شعر ہندی دو جہان مین سرخ رو کیونکر نہون تیرے شہید + کشتہ ہونا عشق کے میدان مین اونکی ہے عید

پس مکہ کی طرف رخ کیا اور کہا اے بھائی حسین ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپ کو خبر ہے کہ تمہارے چچا کے فرزند پر کیا گذر رہی ہے لیکن مجھکو خدا کی راہ مین کچھ اندیشہ نہین ہے **قطعہ فارسی** + ہر نشان کز خون دل بر دامن جاں یافتست

پیش اہل دل دلیل دامن پاک من ست + شد تنم فرسودہ زیر سنگ ہر کوفیان کشتہ عشقم من این سنگہا خاک من ست **قطعہ ہندی**

انکے زن و بچہ تک قتل کروا ون گا پس اے لوگو تم اپنے جانون پر بخشش کرو اور اپنے زن و فرزند پر رحم فرماؤ فوج کوفیون کی یہ سنتے ہی
مارے خوف کے لرزنے لگی اور متفرق ہونے لگی اور پرے کے پرے سوارون کے کھسکنے لگے الغرض کوفیون نے موافق عادت قدیم اپنی کے
بیوفائی ظاہر کی اور شرم خدا و رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے مین سے باہر کی آخر کو تیس سوار پاس رہگئے پھر تھوڑی سی دیر مین وہ بھی اوروں کی طرح
اور حضرت مسلم تنہا رہے حیران اور پریشان تھے اور زبان حال سے یہ مقال کہتے تھے **قطعہ** اندر اول خودنمائی میکند واندر آخر بیوفائی میکند
چون چنین جلد اندر بیگانگی پس چرا آن آشنائی میکند **قطعہ ہندی** تنے اول تو خودنمائی کی آخرش خوب بیوفائی کی
تھی یہ بیگانگی اگر مرکوز کس لیے پہلے آشنائی کی القصہ حضرت مسلم ابن عقیل سرگردان رات کو محلون اور کوچون مین پھرتے تھے
اور کوچے اور ناکے ابن زیاد مایہ فساد کے حکم سے بسبب فوج اور پاسبان اور نگہبان کے بند تھے اور گرد شہر کے اور دروازون پر پورے انکا
بندوبست تھا جو فوج کہ ہمراہ ارکاب حضرت مسلم کے تھی وہ سب ابن زیاد بدنہاد کے فرمان بردار ہوئے الغرض حضرت مسلم نے
راہ کہین نہ پائی کہ شہر سے باہر نکلین یا کہین جا کر بیٹھ رہین کہ پھرتے پھرتے ناگاہ ایک بڑھیا کے دروازہ پر جا پہنچے کہ نام اوسکا طوعہ ہے اور وہان
بیٹھ گئے بڑھیا نے دیکھکر کہا کہ اے شخص شہر پر آشوب ہے اور رات کا وقت ہے تو اپنے گھر کیون نہین جاتا حضرت مسلم نے کہا میں
مسافر خاندان نبوت سے ہون اور گھر بار نہین رکھتا ہون اگر تو مجھکو اپنے گھر مین مقام دے حق تعالے تجھکو اسکی جزا خیر دنیا و عقبی مین
عطا فرماوے گا اوس حضرت ضعیفہ نے حضرت کا نام و نسب پوچھا اور بہت مبالغہ اور تکرار کی آپنے فرمایا کہ مسلم ابن عقیل امام حسین
کا بھائی ہون عورت مردانہ سرشت نے کہا مبارک اور مرحبا قدم رنجہ فرماؤ میرے مکان مین چلکر الغرض اندر لیجا کر ایک
حجرہ مین اسکو بٹھایا اور وہ اون کا حال دریافت کر کر رونے لگی کہ اتنے مین اوس عورت کا بیٹا آیا اور مادر کو حجرہ مین
آتے جاتے اور روتے دیکھا پوچھا کیا سبب ہے کہا ایک شرط سے کہتی ہون کہ تو بپھید ظاہر نکرے اوسنے بقول قسم شرط
کی عورت نیک بخت نے کہا مسلم ابن عقیل نے مجھسے پناہ چاہی اور مین نے پناہ دی اور رسم خدمت کی بجا لاتی ہون
اور اللہ تعالے سے امید ثواب کی رکھتی ہون الغرض بیٹا اوس پیرزن کا صبح کو ابن زیاد کے دربار مین گیا کہ ابن زیاد نے
حکم دیا تھا کہ شہر مین منادی ہو جاوے کہ جو شخص خبر مسلم کی لاوے گا دس ہزار درم سرکار سے پاوے گا اور وہ شخص جس مراد
اور حاجت کے واسطے مجھسے عرض کرے گا مین قبول کرون گا اور جو شخص اپنے گھر اوسے چھپاوے گا قتل کیا جاوے گا
اور گھر اوس کا لوٹ لیا جاوے گا اون بڑھیا کے بیٹے نے یہ سنکر محمد اشعث سے کہا کہ مسلم ابن عقیل میرے گھر مین ہے اور میری
مان نے اوسے پناہ دی ہے محمد اشعث نے ابن زیاد سے کہا ابن زیاد نامراد خوش دل ہوا اور اپنے نائب کو کہ نام اوس کا

ظاہر کردہ غلام بدانجام حکم ابن زیاد کا بجا لایا اور بمعرفت مسلم ابن عوسجہ کے حضرت مسلم کی خدمت مین پہنچا اور دم گذرانے اور قدم بوسی کی اور قسمین کھائین کہ مین دل سے تمہارا رہون نہ مکار و غدار ہون اور رات کو آپکی خدمت مین رہا اور اب احوال معلوم کرکر صبح کو ابن زیاد سے جا کہا دن چڑھے اوس پلید کے دربار مین اسماء بن خارجہ اور محمد اشعث جو آئے اون سے کہا کہ ہانی کہان ہے اونھون نے کہا کہ بیمار ہے کہا کہ مینے سنا ہے کہ ان دنون مین اچھا ہو گیا ہے اور گھر کے دروازہ کے باہر نکلکر بیٹھتا ہے اور مین اوسکا مشتاق ہون تم جاؤ اور اوسے سوار کرکے لاؤ وہ دونون حکم بجا لائے ہانی کو اگرچہ خوف ہوا لیکن اوپر تقدیر ربانی کے راضی ہوکر اون دو شخصون کے ساتھ دربار مین آئے ابن زیاد نے کہا اے ہانی تو نے مسلم ابن عقیل کو اپنے مکان مین اوتار کر ایک خلق اور انبوہ کو بیچ دائرہ بیعت حسین کے لایا ہے ہانی نے فرمایا کہ مین نے اوسے نہین بلایا مگر چونکہ وہ پناہ کے واسطے آپکے پاس آیا مین نے دل مین کہا کہ مروت اور حیا سے بعید ہے کہ مین اوسکو منع کرون اور پناہ ندون ابن زیاد نے کہا اب تو مسلم کو میرے پاس حاضر کر ہانی نے کہا ہرگز نہ کرون گا کہ ایک مسلمان کو پناہ دیکر پھر دشمن کے ہاتھ مین دون قاعدہ وفاداری کا یہ نہین ہے **بیت**

صفت عاشق صادق بحقیقت آنست کہ گرش سر برود از سر پیمان نرود

ہندی محبت چاہیے انسان نہ چھوڑے * کبھی محبوب کا دامان نہ چھوڑے

نشان عاشق صادق یہی ہے کہ سر دے پر سر پیمان نہ چھوڑے

ہر چند ابن زیاد کے مصاحبون نے ہانی کو بہت سمجھایا لیکن اونکے خیال مین نہ آیا آخر کو ابن زیاد نے ہانی کو قید کیا پھر بھی ہانی نے نہ مانا اور اپنا فدا کرنا مسلم ابن عقیل پر ٹھانا

شعر ما بر سوئے اعلم روزیکہ می افراشتیم بر سر کوئے تو اول ماتم خود داشتیم

ہندی عشق کا جس دن علم مینے اوٹھایا جان ماتم اپنا کر لیا تیری گلی مین اوس زمان

روایت ہے کہ ابن زیاد نے حکم دیا تو ہانی کو بر سر بازار لیجا کر گردن مارا اور سر مبارک اونکا ابن زیاد بداعتقاد کے پاس پہنچا عمر حضرت ہانی کی اسی ۸۹ اور نو برس کی تھی وہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے تھے اور حضرت علی مرتضے کے احباب سے تھے جبکہ یہ خبر حضرت مسلم نے سنی رگ ہاشمی ایک دفعہ جوش مین آئی اور اپنے دونون فرزند ارجمند کو قاضی شریح کے گھر بھیج کر مسلح اور تیار ہوئے اور ندا دی کہ اے اہل بیت کے دوستو حاضر ہو قریب بیس ہزار سوار کے مسلح اور مکمل ہمراہ رکاب کرامت مآب کے ہوئے اور قصر امارت پر جا اور ابن زیاد اپنے مصاحبون اور ملازمون کے ساتھ قلعہ بند ہوا اور حضرت مسلم نے قلعہ کو گھیر لیا اور دونو فرقون مین جنگ عظیم اور لڑائی بڑی کشمکش آئی قریب تھا کہ قلعہ کو لے لین اور اوس مرد و فتح یاب ہوون کہ اوس ملعون پلید نائب یزید کی صلاح سے سردار کوفہ کے مانند کثیر ابن شہاب اور محمد اشعث اور شمر ذی الجوشن کے کوٹھے پر چڑھے اور حضرت مسلم کی فوج کو کہ سب کوفی تھے یزید کا خوف دلوایا اور ڈرایا اور کہا کہ اے کوفیو منحوس ہے تمکو کہ عنقریب لشکر یزید کا شام سے آیا چاہتا ہے اور امیر نے قسم کھائی ہے کہ اگر یہ لڑائی سے باز نہ رہینگے تو مین اونکے

سیر کر باغ عشق کی اس دم روضۂ قدس کا تماشا کر ❊ اور اب مین کوفہ کی طرف روانہ ہوتا ہون جو کہ دوستان اور دوستدار مین
چاہیے کہ اوس طرف آوین والسلام پس ابن زیاد نے مسلمان کو تلاش کروا کر پکڑوا بلایا اور قتل کیا بصرہ کے لوگون نے بیرحمی اوسکی دیکھکر بہت خوش کیا
اور وہ مردود نائب اپنا بصرہ مین چھوڑکر اوسی دن کوفہ کو روانہ ہوا اور کوفہ والے انتظار کر رہے تھے حضرت امام حسین کے آنیکا
کہ امروز فردا صبح و شام آپ کوفہ مین مع الخیر داخل ہوا چاہتے ہین کہ رات کے وقت ابن زیاد اونٹ پر پہنچا ہوا عمامہ سر باندھے
ہوئے اور کپڑا اسکا منہ پر ڈالے ہوئے بیابان کی طرف سے ساتھ مصاحبون اور نوکرون اور چاکرون کے کوفہ مین داخل ہوا لوگون
نے جانا کہ حضرت امام حسین ہین کہ تشریف لائے ہین فوج فوج لوگ اونٹ کے گرد ہوئے اور کہتے تھے السلام علیک یا ابن رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھکو مبارک اور مرحبا اور ابن زیاد چپکے چپکے جواب سلام کا دیتا تھا اور کچھ نہ کہتا تھا مگر غصہ سے اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ
کھاتا تھا پس جبکہ دارالامارت کے دروازہ پر پہنچا نعمان بشیر کہ قلعہ کے اندر تھے اونھون نے بھی جانا کہ حضرت امام حسین تشریف لائے ہین
یزید کے خوف سے کوئی پر چڑھکر پکارے یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان سے تشریف لیجاؤ اور فتنہ مت اٹھاؤ کہ یزید اس شہر کو تیرے
تصرف مین رہنے نہ دیگا کہ اتنے مین ابن زیاد نے منہ اپنا کھولا اور آواز اپنی سنائی اور لوگون نے جان لیا کہ یہ عبداللہ ابن زیاد ہے لوگ
سب تتر بتر ہو گئے اور نعمان نے دروازہ کھلوا دیا کہ وہ مردود محل مین جاکر اور تراہ دوسرے دن شہر کی جامع مسجد مین آیا اور سب لوگون کو
جمع کیا اور فرمان اپنی حکومت کا سب کے روبرو پڑھا اور کوفیون کو مخالفت یزید کی سے ڈرایا یہ خبر حضرت مسلم نے سنکر اندیشہ کیا اور رات
کو سرائے مختار سے نکل کر ہانی بن عروہ کے گھر گئے اور کہا اے ہانی مین واسطے پناہ کے تیرے پاس آیا ہون ہانی نے حجرہ اپنے مکان مین
آپ کے واسطے تیار کیا اور کہا بسعادت تشریف لاؤ بسلامت قرار و آرام پکڑو بیت رواق منظر چشم من آشیانہ تست
کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست ❊ دیدہ و دل ہے آپکی منزل ❊ آیئے کیجیے کرم صاحب ❊ کہیے تشریف شوق ہے اس جا
کھائیے آپ کچھ نہ غم صاحب لکھا ہے کہ اہل بیت کے دوستون نے یہ احوال دریافت کر کر حضرت مسلم کے پاس حاضر ہونا شروع
کیا الغرض لوگ آتے تھے اور نے سر سے بیعت کرتے تھے اور عہد و پیمان کو ساتھ قول و قسم کے مستحکم اور مضبوط بناتے تھے یہانتک
کہ زیادہ بیس ہزار سے آدمی ساتھ بیعت شاہزادہ کے سرافراز ہوئے القصہ ابن زیاد ہر چند جست و جو کرتا تھا لیکن حضرت مسلم کا
پتا بھی نہ پاتا تھا آخر کو اوس مردود نے ایک ہوشیار سے غلام اپنے کو تین ہزار درم کی تھیلی دی کہ تو اہل بیت کے دوستون سے
مل کر اور اخلاص کر کر کسی طرح مسلم ابن عقیل کے پاس پہنچ اور یہ درم اوسکو گذران اور ظاہر کر کہ مین دوست اہل بیت کا
ہون واسطے مدد اہل بیت کے یہ مال لایا ہون تو مجھکو ثواب جمیل حاصل ہووے اور تو اس حیلہ سے اوسکا سب احوال معلوم کر کر میرے پاس آ کر

وصال و سکی جدائی کے الم سے جز دل کی فکر جسم و جان ہے ۔ حضرت امام حسین بھی بہت روئے اور حضرت مسلم کو گلے سے لگایا
اور بہت نوازشین اور دعائین کین پھر حضرت مسلم وہان سے کوچ کرتے ہوئے مدینہ منورہ مین پہنچے روضۂ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت
بجالاکر اپنے گھر مین گئے اور سب اہل و عیال کو وداع فرماکر دو بیٹے چھوٹے کہ ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام ابراہیم ہے ساتھ اپنے لیے کہ اونسے
کمال محبت رکھتے تھے اور اسی وقت کوفہ کو روانہ ہوئے کہتے ہین کہ رات کو راہ گم گئی اور راستہ بھولکر ایک جنگل بے آب مین جا پڑے وہ ہمسفر کہ ساتھ تھے
تشنگی سے مرگئے اور حضرت مسلم مع ہر دو فرزند دلبند کے ساتھ ہزار محنت و مصیبت کے کسی پانی کے مقام مین پہنچے بعد اسکے مسافت طی کرتے ہوئے
کوفہ مین وارد ہوکر اوس سر مین کہ دار مختار اوسی کہتے تھے اترے اور مقام کیا اشراف اور اعیان کوفہ کے حضرت مسلم کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور ملازمت اور ملاقات کی حضرت مسلم نے خط حضرت امام حسین کا اونکو دیا اور پڑھا اور حضرت امام ہمام کے اشتیاق
مین بہت شوق و ذوق کے روئے اور آواز و شور فغان کی بلند کی پھر روز بروز لوگ کوفہ کے حضرت مسلم کی خدمت مین آتے تھے
اور اطاعت اور فرمان برداری ظاہر کرتے تھے یہانتک کہ بارہ ہزار یا اٹھارہ ہزار مرد جنگی دائرہ بیعت مین داخل ہوئے اور حضرت
مسلم نے خط حضرت امام حسین کو لکھا کہ یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جماعت کثیر نے میرے ہاتھ پر آپ کی بیعت کی ہے
اور سب آپکے دیدار پر انوار کے آرزومند اور مشتاق ہین جس وقت چاہیے اوس وقت اس طرف توجہ فرمائیے کہ کام یہان کا رونق پر ہے
اس اثنا مین نعمان ابن بشیر کہ یزید کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے اس احوال سے آگاہ ہوکر کوفہ کے جامع مسجد مین گئے اور کوفیون کو بلایا اور خطبہ
منبر پر پڑھکر پڑھا اور یزید کے غضب و غصہ سے اور فتنہ اور فساد سے سب کو ڈرایا اور کہا اپنے اوپر رحم کرو اور درپے خون یزید کے مت ہو
نعمان ابن بشیر نے فقط زبانی سمجھانے پر اور ڈرانے پر کفایت کی اور منبر سے اوتر کر اپنے گھر مین جا بیٹھے کہ اس مین یزید کے جاسوسون نے کہ کوفہ مین تھے یہاکا
احوال اور سستی نعمان بشیر کی یزید پلید کو لکھ بھیجی یزید پلید نے بمشورہ بعضے مصاحبون کے اپنے عبداللہ ابن زیاد کو کہ حاکم بصرہ کا تھا فرمان حکومت
کوفہ کا لکھ بھیجا اور اوسکو لکھا کہ تو اپنا نائب بصرہ مین چھوڑکر جلد تر کوفہ کو جا اور مسلم کو قتل کرکے سر اوسکا میرے حضور مین بھیجدے اور مہنے
حکومت کوفہ کی بھی تجھے دی اور نعمان بشیر کو معزول کیا ابن زیاد مردود بہت خوش ہوا اور کوفہ کے چلنے کی تیاری مین مشغول ہوا
اس اثنا مین خبر اوسے پہنچی کہ سلطان ظلام حضرت امام حسین کا بصرہ کے بعضے سردارون کے نام خط لیکر آیا ہے اور حضرت امام حسین نے
لکھا ہے کہ مین تمکو ساتھ زندہ کرنے نشانیون حق کے اور باطل کرنے رسمون باطل کے دعوت کرتا ہون اگر میری دعوت قبول
کروگے تو راہ حق کی پاؤگے قطعہ ۔ ہر کہ او را ہست سودائے طلب کو بیا و بجانب ما کن شتاب
قدمے در حدیقۂ ما نہ ۔ روضۂ قدس ما تماشا کن طالب راہ حق بشوق تمام تو ہماری طرف رخ اپنا کر

عباس نے اور عبداللہ ابن زبیر نے آپکو غریمت کوفہ سے بہت منع کیا اور بیوفائیان کوفیون کی بیان کین اور جو کہ بدعہدیان کوفیون نے حضرت علی مرتضے کے ساتھ کین تھین سب یاد دلائین لیکن چونکہ عاشق زار پروردگار خلف رشید عید کرار قتل تیغ کرشمہ محبوبی شہید خنجر ادائے خوبی کشتہ صد شیر عشق خدا یعنے حسین ابن علی مرتضے کو شراب شوق شہادت نے ممنوع مست کر رکھا تھا اور مزہ بادہ تمنائے وصال یار کا دل مین سمارہا تھا کسی کی نہ سنی نہ مانی اور جی مین بات شہادت غلطے پانے کی ٹھانی اور مسلم ابن عقیل کو حکم دیا کہ تیاری کوفہ کے جانے کی کرو بعد چند روز کے جواب خطون کے کہ کوفے سے آئے تھے حضرت مسلم کو دیکر اور نصیحت اور وصیت فرما کر رخصت کیا اور فرمادیا کہ اے بھائی اور اے ابن عم کوفہ مین اول شخص کے مکان پر اوتریو اور مقام کیجیو کہ اہل بیت کی محبت مین راسخ دم اور ثابت قدم ہووے اور لوگون سے میری بیعت اپنے ہاتھ پر لیجیو پس جبکہ جانے تو کہ قول اور فعل اونکے مطابق ہین اور کردار اونکے ساتھ گفتار کے موافق ہین مجھکو خبر کیجیو کہ مین بھی جلدی تیرے پاس آؤن گا اور مین امیدوار ہون کہ حق تعالے مجھکو اور تجھکو درجہ شہادت کا عطا فرماوے پھر دونون بھائی گلے لگ کر روئے اور ایک نے دوسرے کو وداع کیا اور حضرت مسلم نے کہا مین بموجب فرمان واجب الاذعان کے جاتا ہون اور توقع ارشاد عین سداد کے انشاء اللہ تعالے بجا لاتا ہون **نظم**

نہ تابم سر ز فرمانت بہ تیغم گر زنی ہر دم ۔۔۔ مرا عید آن زمان باشد کہ قربان ترت گردم

من ار دل روز دانستم بجان خانہ عشقت ۔۔۔ کہ جز خون جگر خوردن غذائے نیست در کیسہ

ہندی حکم ہے تیرے سر پھیرون میان ۔۔۔ تیغ سے تیری نہ منہ موڑون میان ۔۔۔ عید ہوا وس دن کہ تیری راہ مین

شوق سے قربان ہون اے میری جان ۔۔۔ خانہ الفت مین ترے پہنچکر ۔۔۔ ہمکو گذرا تھا یہی دل مین گمان

خون دل پینا پڑے گا لا کلام ۔۔۔ کیونکہ ہے یہ ہی خدائے عاشقان ۔۔۔ ہے طریق عشق مشکل تر وصال

پاس جان رکھنا ہے اس رہ مین زیان ۔۔۔ بعضی کتابون مین لکھا ہے کہ حضرت مسلم نے عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو گمان ایسا ہے کہ دنیا مین مجھکو پھر دیدار مبارک آپ کا میسر نہو گا یہ کہکر حضرت امام حسین کے ہاتھ اور پاؤن چومے اور وداع کیا اور روئے کہ یہ دیدار آخری ہے اور یہ وصل کی بار آخری ہے

ابیات فارسی ۔۔۔ وداعت میکنم زجان وداع آخر بین از دل ۔۔۔ زکویت میروم وز غصہ ارم قصہ مشکل ۔۔۔ ندارم طاقت دوری ندارم تاب مہجوری

عجب دردیست بیدرمان عجب کاریست بیحاصل ۔۔۔ بود حاصل مراد من گر تو بینم روی دیدن ۔۔۔ چہ سان آید ز مہجوری بجون آغشتہ زیر گل

ابیات ہندی ۔۔۔ وداع ہووے دوستان جی اس زمان ہے ۔۔۔ گھڑی یہ میرے پاس گران ہے ۔۔۔ جدائی کی نہین بسکہ طاقت ۔۔۔ غشی مین قلب و جان ناتوان ہے

رہون قدمون مین تیرے ہے یہ خواہش ۔۔۔ ولے اپنا نصیب ایسا کہان ہے ۔۔۔ زیارت پھر بھی ہو تیری میسر ۔۔۔ مگر یہ محض اب وہم و گمان ہے

سلامتی کے یزید کی بیعت کرا ور یہ طوق جاندی کا میرے پاس ہے اسکو پہنا اور یزید کی خدمت مین جلد حاضر ہو تا تیرا قصور معاف ہووے
اور عبداللہ نے بھی جواب سخت اور سست لکھے اور پہلے انیس سے جا لڑے اور فتح پائی انیس ہار گیا پھر مصعب ابن زبیر کہ یہ بھی عبداللہ ابن
زبیر کا بھائی ہے اپنے بھائی عمر سے لڑا اور غالب آیا جب تو عمر حیران ہوا آخر کو عبیدہ ابن زبیر کے پاس گیا کہ وہ ان سب مین سب کا بڑا بھائی ہے
جا چھپا اور اوسکی پناہ مین رہا عبداللہ نے خبر پاکر عمر کو پکڑوا بھیجا اور آگ لگوا کے کہ عمر مرگیا اور عبداللہ ابن زبیر یا شوق زور آوری سے
مکہ مین ہے اور عمل یزید کا مکہ مین سست رہا **فصل** جانا چاہیے کہ بعد اس قصہ کے دو شخص دوستدار اہل بیت کے ایک نامہ کہ چند شہر اور
اعیان نے کوفہ کے لکھا تھا کوفہ سے لیکر بیچ خدمت حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حاضر ہوئے آپ نے وہ نامہ کھولکر دیکھا
اوسمین جو لکھا تھا حاصل اوسکا یہ ہے کہ سلیمان ابن صرد اور رفاعہ بن شداد اور فلان فلان تحیت اور سلام بھیجتے ہین اور التماس
کرتے ہین کہ یزید ابن معاویہ جا بیٹھا ہے کہ بے مشورہ اور بے مصلحت اہل اسلام کے حکومت کرے ہم لوگ کوفہ کے کہ آپ کے دوست ہین اوس
فاجر کی خلافت اور حکومت سے راضی نہین داعیہ ہمارا یہ ہے کہ آپ کی رکاب سعادت مین ساتھہ دشمنونسے جنگ اور قتال کرین اور
آپ پر نثار اپنی جان اور مال کرین آرزو ہماری یہ ہے کہ آپ ساتھہ بہجت اور اقبال اور جاہ و جلال کے رونق افزا کوفہ کے ہوین
کہ ہم نہایت مشتاق جمال فیض التیام کے اور جویا طریقت اسلام کے ہین اور سب دوستدار آپکی توجہ کے امیدوار ہین کہ
بواسطہ حضور پر نور کے امور سلطنت کا نظام پاوے اور سپاہ اور رعیت کا انتظام بخوبی ظاہر ہووے حضرت امام حسین
علیہ السلام نے خط پڑہکر کچھ نفرمایا اور جواب بھی نہ لکھا کہ عنقریب اسکے دو شخص اور کوفہ سے وہان کے سردارون
اور اشرافون کے خط لیکر حضرت امام ہمام کی خدمت مین حاضر ہوئے قریب پچاس خط کے تھے کہ ایک ایک خط دو دو
تین تین سردارونکی طرف سے حضرت امام حسین علیہ السلام کے نام تھا اور مضمون ان کا وہی تھا جو کہ پہلے خط کا
تھا پھر عنقریب اسکے دو شخص اور پچاس خط لیکر اوسی مضمون کے حاضر ہوئے لیکن حضرت امام برحق نے ایک کا جواب نہ لکھا اور سمین
اور لوگ کوفہ کے خط لائے الغرض متواتر خط اور آدمی کوفہ سے آنیکی خدمت سراپا برکت مین بے انقطاع ہے کہ ایک سو بیس خط کوفہ
والونکے آئے اور بعضے راویون نے کہا ہے کہ قریب ڈیڑھ سو خط کے بیچ جناب شہادت انتساب کے بھیجے قصہ جبکہ ایلچی اور خط کوفیونکے بہت آئے
آپنے جواب لکھا کہ خط تمہارے پہونچے اور اشتیاق تمہارا اور محبت اور دوستی اور ارادہ تمہارا سب معلوم ہوا مین بھی تمہارے مقصود اور مطلوب کے
برلانے مین تا خیر اور دیر سہیل جایز نہ کرونگا خاطر جمع رکھو اگر بالفعل مسلم ابن عقیل کو کہ میرا بھائی چچا کا بیٹا ہے تمہارے پاس بھیجتا ہون تو کیفیت
حال اور صدق مقال تمہارا معلوم کرے اور مجھ لکھی اور آپ بیعت کرنا اور سبکی مددگار ہونا روایت ہے عبداللہ ابن عمر نے اور عبداللہ ابن عباس

وشہید اپنے گھر مین تشریف لائے اور شوق شہادت کا دامن گیر ہوا اور دل محبت منزل دائم عشق کا اسیر ہوا خاطر فیض ماثر
مین عزیمت مکہ معظمہ کی مستحکم ہوئی یہ سنکر جان و دستونکی برہم ہوئی ایکدن آدہی رات کی وقت حضرت امام حسین اپنے نانا صاحب
کے روضۂ منورہ پر حاضر ہوے اور بعد ادا کرنے صلوٰۃ و مناجات کے شرط وداع کی بجالائے اور رخصت ہوے اور مادر اور برادر کی قبر پر
جاکر زیارت کی اور وداع کرکے دولت خانہ مین تشریف لائے محمد ابن حنیفہ کہ آپ کے بھائی ہین آپ کی خدمت مین حاضر ہوے اور دونون
بھائی ایکدیگر سے درد جدائی سے ملکر بہت روئے اور باہم ایک نے دوسرے کو نصیحت اور وصیت کی آپنے وصیت نامہ لکھکر محمد ابن حنیفہ
کو دیا اور کہا اے بھائی مین مع اہل و عیال کے مکہ کو جاتا ہون اور تو مدینہ مین مقام رکھ کہ تجھسے کوئی سروکار نہین رکھتا اور نہ رکھیگا
پس تو مجکو ہمیشہ حال یزید کا لکھتا رہیو الغرض محمد ابن حنیفہ کو وداع کرکے اور اپنے اہل و عیال کو ساتھ لیکر بیچ تشب چہارم
شعبان کے یعنی شب پرات کے چاند مین تیسری تاریخ رات کے وقت مدینہ منورہ سے برامد ہوکر مکہ معظمہ کی طرف کوچ فرمایا اور
دہ دن تھا جمعہ کا الغرض کوچ بکوچ اور منزل بمنزل طی مسافت کرتے ہوئے مکہ معظمہ مین پہونچے مکہ کی لوگون کو کمال خوشی
اور خرمی ہوئی رات دن آپ کی خدمت مین رشد و ہدایت پاتے تھے کہ اسی اثنا مین یزید پلید نے یہ ماجرا سنکر ولید کو مدینہ
کی حکومت سے معزول اور موقوف کیا اور عمرو بن سعد الاشدق کو حاکم مدینہ کا کیا اور یزید یحیی بن حکم بن ابوالعاص بن امیہ کو حاکم مکہ کا
تھا موقوف کیا اور عمرو بن سعد ابن العاص کو حاکم کیا اور اوس طرف کے شہرون کا والی کیا اسی اثنا مین عبداللہ ابن زبیر مکہ مین پہنچے
لوگون کو باہم کرکے مکہ مین اپنا عمل دخل کر لیا اور عامل مکہ کا جہپ کے بھاگ گیا اور حضرت امام حسین نے اون دنون مین اپنے گھر سے نکلنا موقوف
کر دیا اور پہلے ابن زبیر کو کہ جب قصد خروج کا اونہون نے کیا تھا حضرت امام حسین نے منع بھی کیا تھا لیکن اونھون نے نمانا تھا بعد چند روز کے
یہ سب خبرین یزید کو گذرین اور یزید نے حاکم مدینہ کو لکھا کہ لشکر طرف مکہ کی بھیجے تو ابن زبیر کی شر کو دفع کرے حاکم مدینہ نے لشکر
تیار کیا اور عمر ابن زبیر کو کہ بھائی ہے عبداللہ ابن زبیر کا لشکر کا امیر کیا اور ازبسکہ دونون بھائیون مین جنگی اور نااتفاقی بیشتر سے تھی
بھائی نے بھائی سے لڑنا اختیار کیا اور علاوہ یہ کہ طمع دنیا کی بری بلا ہے کہ باس بھائی بھتیجے کا اسمین سب فنا، حالانکہ بعضون نے
عمر کو بہت سمجھایا کہ ایک تو سگے بھائی سے لڑنا دوسرے مکہ مین لڑنا ہرگز مناسب نہین اوس شخص نے ایک نہ مانی اور امیر بن کر لشکر
کو ساتھ لیکر مکہ کو گیا اور ایک طوق چاندی کا بنوایا کہ جب فتح کرونگا اور بھائی کو پکڑونگا یہ طوق اوسکی گلے مین ڈالونگا
اور یزید کے آگے لیجاونگا القصہ جب عمر لشکر لیکر قریب مکہ کے پہنچا نصف فوج انیس بن عمر الاسلمی کے ساتھ کرکے ایکطرف کا ناکا اوسکو
سپرد کیا اور نصف فوج کے ساتھ ایک کوہ پر آپ چڑھا اور اپنے بھائی کے پیغام بھیجا کہ اے عبداللہ حرمت کعبہ کی نگاہ کر اور ہتھیار رکھدے اور ساتھ

جہان مجکو بخشیں تو بھی اوسکے خون گرانی مین سعی نکرون مین ہے مردان فردای روز قیامت کے ترازو اعمال قاتل حسین کی نیکیون سے
خالی ہوگی پھر ولید نے عبدالرحمن ابن زبیر کو بلایا اونھون نے کچھ عذر کیا کئی مرتبہ آدمی واسطے طلب کے گیا اور ابن زبیر نہ آئے ولید نے
خوف اور دہشت دکھائی اور کہلا بھیجا کہ ناحق قید ہوگا اور قتل کیا جاوے گا ابن زبیر کے بھائی عروہ نے ولید سے کہا جاکر کہ وہ تیرے خوف سے
نہین آتا مگر کل کے دن آویگا کہا خیر مضایقہ نہین عبداللہ ابن زبیر رات کی وقت مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوگئے دوسرے دن ولید نے
سنکر اونکے پیچھے سوار بھیجے وہ کسی کے ہاتھ نہ آئے یہان ولید نے دل تنگ ہوکر ابن زبیر کے رشتہ دارونکو اور عبداللہ ابن مطیع کو کہ حضرت عمر کا
قرابتی تھا اور ابن زبیر کا دوست اور یار ہے قید کیا عبداللہ ابن عمر نے مروان کو اور ولید کو بہت فہمایش کی کہ اسباب مین فتنہ اوٹھاے
مروان نے نہ مانا اور اونکو قید ہی رکھا آخر کو برادری کی لوگ ابن زبیر کے متفق ہوکر قید خانہ پر چڑہ آئی اور دروازہ توڑکر قیدیونکو نکال لیگئے
القصہ کئی مرتبہ ولید اور مروان نے حضرت امام حسین کی خدمت مین یزید کی بیعت کے واسطے التماس کیا آپنے قبول نفرمایا آخر کو ولید نے
باصلاح مروان کے سب احوال یزید کو لکھا یزید نے نامہ ولید کو بھیجا اور لکھا اگر حسین بیعت قبول نکرے سر اوسکا کاٹ کر اس نامہ کے جواب
کے ساتھ بھیجدے اور امید وار انعام وافر کا رہے ✻ ولید نے وہ خط پڑھکر کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ اگر یزید تمام دنیا مجھی بخشدے
تو بھی یہ کام نکرون گا اور جو یزید مجکو کیسا ہی ضرر پہنچاوے مین نڈرون گا **فائدہ** تاریخ کی کتابون مین لکہا ہے کہ اون دنون مین
حضرت امام حسین ایک رات اوپر روضہ مطہرہ حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے گئے اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
مین فرزند فاطمہ کا ہون اور تیرے فرزند کا فرزند ہون اور آپنے میرے حق مین امت سے کیا کیا نصیحتین اور وصیتین فرمائین تحصین
آپ کی امت نے آپکی وصیت نہ مانی اور مجکو ضایع اور محروم چھوڑا اور اونکی بیوفائی بوقت ملاقات مفصل خدمت مین عرض
کرونگا یہکہکر تمام رات قریب روضہ مبارک کے نماز مین مشغول رہے دوسری رات پھر روضہ مطہرہ پر جاکر بعد مناجات اور
عرض حاجات کے سر مبارک کو قبر شریف پر رکھکر لیٹ رہے کہ آنکھ لگ گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین
زیارت کی کہ فوج عظیم فرشتون کی ہمراہ رکاب کے ہی اور حضرت نے حضرت امام حسین کو اپنی سینہ بے کینہ سے لگایا اور
دونون آنکھون کے درمیان مین بوسہ دیا اور فرمایا اے حسین گویا دیکھتا ہون مین کہ عنقریب امت میری کربلا مین تجکو قتل
کریگی اور تو اوس حال مین تشنہ لب ہوگا اور تجکو بوند پانی کی نہ دینگے اور باوجود اس حرکت کے میری شفاعت کی امیدوار ہونگے
وہ لوگ میری شفاعت سے محروم ہین اور اونکو میری شفاعت نصیب نہوگی اے حسین تیری مادر و پدر و برادر و پدر تیرے
مشتاق ہین اور تیرے لیے بہشت مین بڑے بڑے درجے ہین کہ بدون شہادت پانے کی ہاتھ نہ آوینگے آنکھ کہلگی حضرت امام سعید و شہید

کہ خدا تعالی کینہ شہید مظلوم کا یعنی عثمان ابن عفان کا اولاد بوتراب سے رکھی گا اور اوس امر مین اولاد ابو سفیان
کی واسطہ پڑی ہے یعنی اولاد ابو سفیان کی کہ یزید وغیرہ ہین بدلا خون عثمان کا اولاد علی مرتضی سے لیوین گے اور اے ولید
تو مضمون اس خط کا دریافت کر کے مدینہ کے لوگون سے میری بیعت لیجو اور ایک قعدہ اوس خط مین اور ملفوف کیا اسمین لکھا کہ
حسین ابن علی اور عبداللہ ابن عمر اور عبدالرحمن ابن ابی بکر اور عبداللہ ابن زبیر سے میری بیعت لیجو اور جو وہ نہ مانین تو اونکی سر کاٹ
کے میرے پاس بھیجدیجو جب یہ نامہ ولید کے پاس پہنچا اور اوسکی مضمون سے واقف ہوا کہا انا للہ وانا الیہ راجعون کیا تمین حسین
فاطمہ سے کیا مطلب کہ اوسکا سر کاٹون لیکن یزید کے خوف سے ولید نے مروان سے مشورہ کیا اوس مردود نے کہا ابن ابی بکر سے
اور ابن عمر سے اندیشہ نکر مگر حسین سے اور ابن زبیر سے بیعت کرنی قبول کرو تو خلافت یزید کی مستحکم ہووے ولید نے اول حضرت امام حسین
کو بلایا آپنی وعدہ سے آگاہ کیا اور تیس غلام اپنے مسلح کیے اور تیار کر کے اپنے ساتھ لیے اور کہا تم کچہری دروازہ پر ٹھہرے رہنا اور مین اندر
جاؤن گا جس وقت میری آواز بلند ہو تم اندر چلے آنا اور اگر تلوا چلے تم بھی میرے ساتھ داد جوانمردی کی دینا القصہ حضرت امام حسین ولید کے
پاس پہنچے اور مروان بھی وہان تھا اول ولید نے معاویہ کے وفات کی خبر سنائی حضرت امام حسین نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون
حق تعالی اونکو اس مصیبت مین صبر جزیل اور ثواب جمیل عطا فرماوے پھر ولید نے کہا سب مسلمانون نے یزید سے بیعت کی ہے تم بھی اوسکی بیعت قبول کرو
آپ نے فرمایا کل مین آؤن گا اور مسلمانون کے مجمع مین اس امر مین جیسا مناسب ہوگا ویسا کرون گا ولید نے کہا بہتر ہے اب آپ تشریف
لیجائے مروان ملعون نے کہا کہ ای امیر حسین کو جانے ندے اور جو بیعت نکرے تو اوسی زدوکشت کر حضرت امام حسین نے غضب سے
فرمایا کسکا زہرہ ہے کہ ایسی حرکت مجھ سے کری جو کہ یہ قصد کرے دیکھیلے کہ ابھی زمین کو اوسکی خون سے سیراب کرتا ہون اور
مروان کو سخت اور سست کہا پھر ولید کی طرف آپنی خطاب کر کے فرمایا ای ولید کیا تو نہین جانتا کہ ہم اہل بیت نبوت اور
معدن رسالت ہین اور گہر ہمارا محل رحمت کا اور آمد و رفت ملایک کا ہے اور یزید فاسق فاجر شراب خوار زانی قمار باز
اور بدکار ہے اور فسق اور فجور اوسکی علانیہ صادر ہوتے ہین ہم کیونکر اوس سے بیعت کرین کل کو دن کہ مجلس منعقد ہوگی اور مجمع ہوگا
جو کہ کہنا ہے کہونگا مین اور دیکہون گا مین کہ لایق اور قابل خلافت کے کون ہے القصہ باتون مین حضرت امام حسین کی جو
آواز بلند ہوئی اونکی غلامون نے کہ ہتیار باندہے ہوے کہڑے تھے برہنہ شمشیر لیکر اندر آنی کا اور دست برد کرنی کا کیا کہ حضرت امام حسین
یہ بات سمجہ کر اور فہم کر کے جلدی سے اوٹھہ کر باہر تشریف لے آئے تو فتنہ اور فساد دیکہو مروان نے ولید سے کہا کہ تو نے میرا کہنا نہ مانا
کہ حسین ہاتھ سے نکل گیا ولید نے کہا افسوس ہے تجہپر اے مروان مجکو ساتھ قتل حسین ابن علی کے اشارہ کرتا ہے تو واللہ اگر شرق سے غرب تک

اور سر ابن خون آلودہ حضرت عثمان کا خلعت کے اوپر پہن کر دار الخلافت سے شہر کی جامع مسجد مین آیا اور منبر پر چڑہکر
دیر تک خطبہ پڑہا باقی لوگ شام کے حاضر ہوئے اور بیعت کی دوسرے دن امیر معاویہ نے اپنے خاص لوگون کے مجمع مین یزید کو بلایا اور بہت
نصیحتین اور وصیتین امور دنیا کی اور امور دین کی کین اور کہا جار شخصون سے کہ تیری بیعت قبول نہین کی ہے اونسے یہ معاملہ
رکھیو کہ عبد الرحمن ابی بکر سے کچھ اندیشہ نہ کیجو کہ وہ اکل اور شرب اور عورتون مین مشغول رہتا ہے اور ابن عمر جو شن اخلاق اور زاہد عابد
گوشہ نشین ہے اور ابن زبیر مرد مکار ہے اوس سے ہوشیار رہیو اور جو وہ تیری متابعت کرے تو اوسے بہت سلوک کیجو اور حسین کی حقیقت
یہ ہے کہ ای فرزند آہ آہ حسین ابن علی کو آزردہ نہ کیجو اگر وہ تیری مخالفت کرے تو فقط وعدہ اور وعید سے اور دہشت دکھانے سے کام نکالیو
اور زیادہ اس سے اوسکی جناب مین کچھ حرکت نہ کیجو اور جو اوسکی اہل بیت مین سے تیرے پاس کوئی آوے اوس سے بہت سلوک احیا اور انعام
اور اکرام کرنا کہ جو خاندان نبوت مین سے ہین سوائے عزت اور حرمت اور رفعت کی زندگانی نکرینگے اور زنہار اپنے تئین اوس قوم
مین داخل نکرنا کہ وہ قوم جب خدا کے پاس جاوینگے خون حسین کا اونکی گردن مین ہوگا اور مین نے سنا ہے اپنے کانون سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے قاتل حسین پر لعنت کی ہے الغرض امیر معاویہ نے بیچ امر تعظیم اور تکریم حضرت امام حسین کے بہت وصیتین کین اور
ضحاک اور مسلم کو کہا کہ تم گواہ رہنا بعد اسکی امیر معاویہ نے کہا کہ ناخن پیغمبر خدا کی اور موے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بطریق تبرک کی میرے گھر مین ہین پس اے دوستو تمکو چاہیے کہ جب مین وفات پاؤن تم اون ناخن مبارک کو ریزہ ریزہ کرکے
میری انکھون مین کہدیجو اور موے مبارک کو کان مین اور منہ مین میرے رکھیو اور مجھپر نماز پڑہکر خاک مین دفن کیجو اور کام میرا اسکے
حمت اور لطف بیزوالی کے حوالہ کیجو بعد اسکے آواز امیر کی بیٹھ گئی اور یزید بلید فراغت کرکے شکار کے واسطے سوار ہوگیا
اور ضحاک سے کہہ گیا کہ ہم فلانی مقام مین شکار کھیلتے ہین تو روز خبر امیر معاویہ کی بھیجتا رہیو دوسرے روز معاویہ ابن ابی سفیان نے
منزل جاودان کی طرف رحلت کی اور ماہ رجب مین اونکی وفات ہے اور عمر تھی اسی برس کی اور ہجرت کے برس ستہتر ساتھ

فصل جانا چاہیے کہ یزید نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی خزانے مال کے کھول دئے اور امیرون اور سردارون
اور خیل وحشم کو بقدر مراتب کے بخشش کی اور نامہ ولید ابن عتبہ بن ابی سفیان کو بھیجا اور ولید اون دنون مین حاکم تھا
مدینہ کا اور مروان حاکم نہ تھا مگر مدینہ مین تھا مضمون خط کا یہ تھا کہ خلیفہ روے زمین نے یعنی معاویہ نے عالم فانی کو وداع کیا
اور سراے باقی کی طرف کوچ کیا اور اپنی قید حیات مین مجکو اپنا خلیفہ کیا تھا اور یہ وصیت فرمائی تھی
کہ اولاد ابو تراب سے اور اون کی جماعتون سے اور خونریزی کے پرخوف اور پرحذر رہنا اور تو جانتا ہے

اور اور سکے خلیفہ ہونے سے بیزار ہوئے اور دل تنگ ہوئے القصہ ایکدن ضحاک ابن قیس اور مسلم ابن عقبہ کہ بڑے مصاحب
اور مقرب اور مخصوص امیر معاویہ کے اور یزید کے ہین امیر معاویہ کے پاس آئے اور کمال خیر خواہی سے عرض کی کہ ظاہر
ایسا ہے کہ آپ اسس مرض سے جان بر اور اچھے نہونگے التماس یہ ہے کہ آپ یزید کو خلیفہ کر دیجئے اور ہم یہ
چاہتے ہین کہ حکومت اور خلافت آپ ہی کے خاندان مین رہے اور علی ابن ابی طالب کے خاندان مین نجاوی امیر معاویہ نے
کہا کہ مین گناہون سے بہت گرانبار ہون اور مغفرت اور رحمت خدا کا امیدوار ہون ضحاک نے اور خلایق نے امیر معاویہ کو بہت
ضعیف اور ناتوان پایا سب دل تنگ ہوئے مسلم ابن عقبہ نے عرض کی کہ آنکھین اور دل رعیت کی اور سلطنت یزید کی لگی ہی
ہین اور سب یہ چاہتے ہین کہ آپ اپنی قید حیات مین اوسکو بالاستقلال خلیفہ کر دیجئے امیر معاویہ نے کہا آج روز چہارشنبہ ہے
اور جو کام چہارشنبہ کو کرنے مین آتا ہے انجام اوسکا برا ہوتا ہے ہرچند کہ امیر معاویہ نے عذر کیا اور بدہ کی نحوست سے
عذر کیا لیکن چونکہ یزید کی قسمت مین دولو جہان کا مردود اور ملعون ہونا تھا اور اوسکی سلطنت ناپایدار ہونی تھی
ضحاک اور مسلم مصر ہوئے اسبات پر کہ آج ہی یزید کو خلیفہ کیا چاہیے کہ جماعت بہت لوگونکی محل خلافت کے دروازہ پر
استادہ ہے اور یہ کہتے ہین کہ ہم نہ جاوین گے یہان سے جب تک کہ یزید سے بیعت نہ کرلین گے ناچار ہوکر امیر معاویہ نے
اجازت دی ستر سردار شام کے اندر آئے اور سلام کیا امیر معاویہ کی شکر گذاری کی اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ
کی شکایت کی کہ ولایت عراق سے اگر ہم شام والون ہزارونکو قتل کیا ہم یہ نہین چاہتے کہ خلافت اونکی اولاد مین جاوے
اور ہم سوا یزید کے کسیکا خلیفہ ہونا نہین چاہتے امیر معاویہ نے حکم دیا کہ اور لوگ بھی اشراف اون
اور سردارون مین سے حاضر ہوون بموجب حکم کے حاضر ہوئے پھر امیر معاویہ نے کہا کہ میرا وقت رحلت کا
عنقریب ہے پس تم جس شخص کی خلافت سے راضی ہو مین اوسکو خلیفہ کرون سب شامیون نے
کہا ہم یزید کی خلافت سے راضی ہین پھر امیر معاویہ نے کہا دل سے اور یقین سے یہ بات کہتا ہون مین کہ تم اسس دم
میری خاطر نہ کیجیو تمہاری مصلحت مین جو شخص کہ قابل خلافت کے ہو مجھ سے کہہ دو کہ مین اوسکو خلیفہ کرون تو خدا کے
کے روبرو مجکو امر خلافت مین حجت رہی سب نے بہ آواز بلند کہا کہ کسی کو یزید پر فضیلت نہین اور ہم سوا اوسکی اور کسیکو
نہین چاہتے کہ خلیفہ ہو جب امیر معاویہ نے دیکھا کہ ساری سپاہ اسی بات پر متفق ہے کہا کہ خیر بیعت کرو پہلی سب سے ضحاک اور مسلم نے
بیعت کی یزید سے پھر سب نے کہ دار الخلافت مین تھے بیعت کی بعد اوسکی یزید خلعت خلافت کا پہن کر اور شمشیر حمایل کر کے

اور اسکو ولیعہد ہونے کا اقرار کیا اور وہ مجلس ختم ہوئی پھر یک کے لوگوں نے ان چار شخص کو ملامت کی کہ تمنے روز اول
یزید کی بیعت سے انکار کیا اور پوشیدہ معاویہ کے حضور مین تمنے قبول کی ان چار شخصون نے قسمین کہائین کہ ہم اسبات سے
ہرگز واقف بھی نہین ہین اور اوس وقت واسطے جان کی محافظت کے خاموش تھے ہم بعد اس معاملہ کے حضرت امام حسین اپنے
یارون کے ساتھہ مدینہ معظمہ کو تشریف لے گئے اور امیر معاویہ نے شام کیطرف کوچ کیا اثنائے راہ مین امیر معاویہ بقوچ کے
مرض مین گرفتار ہوی اور سخت بیمار ہوے لوگ جاونکے پاس واسطے عیادت اور خبر پوچھنے کے آئی تو دیکھا امیر معاویہ روتے ہین
اور دل تنگ ہین مروان بھی آیا اور کہا اے امیر عرض مرض سے جزع و فزع کرتے ہو تم امیر معاویہ نے کہا اس واسطے
روتا ہون مین میرا یہ ارادہ تھا کہ خیر اور نیکی بہت کرون مین لیکن کچھ مجھ سے نہ ہوسکی اور دوسرے یہ کہ مرض ایسا بدن کو
عارض ہوا ہے کہ مدام اوسکو کھویا جاہیے بس دشمن دیکھکر ہنسینگے اور دوست روئینگے اور ڈرتا ہون مین کہ یہ بلا
اس سبب سے نازل ہوئی ہے کہ علی ابن ابی طالب سے ناحق لڑا مین اور حق تلفی اوسکی کی مین نے اور یزید کو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر والی کیا مین نے یہ سب کچھ یزید کی محبت اور دوستی کے سبب سے ہوا اگر افراط محبت اوسکی
مجکو نہ ہوتی تو مین صراط مستقیم پر چلتا اور اپنی توفیق اور ہدایت کو پہچانتا اور ایسی ہی باتین دیر تک امیر معاویہ نے کہین
اور وہان سے کوچ کرکے کوچ بکوچ شام مین پہونچے اور بیماری نے شدت کی تشنگی نے غلبہ کیا اور غش بہت رہنے لگا اور لحظہ
بلحظہ بیقراری بیماری زیادہ ہوتی تھی اور جب ہوش مین آتے تھے تو یہ کہتے تھے اے علی فرزند ابو طالب کے ہاے کیون مین نے تیری خلاف کیا
اور کیون مین تجسے لڑا الٰہی اگر تو مجکو عذاب کرے تو مین اسی کے قابل اور لایق ہون اور جو تو اپنے کرم اور لطف سے مجکو بخشدے
اور عفو اور مغفرت کرے میری تیری رحمت اور لطف سے بعید اور دور نہین ہے القصہ مفسد اور اوباش لوگ شام کے
کہ یزید سے سب متفق ہورہے تھے گھبرائے کہ ایسا نہو کہ معاویہ اپنی زندگی مین خلیفہ کسی اور کو کرے اور یزید پلید کو بھی
یہ باتین سنکر اندیشہ ہوا پھر آپسمین مشورہ اور مصلحت کرکے یزید نے امیر معاویہ کے سرہانے بیٹھکر عرض کی کہ اگر عیاذاً
باللہ نوع دیگر آپ کے دشمنون کو درپیش آوی اور لوگون نے نئے سر سے آپکے اخری وقت مجسے بیعت نہ کی
ہووے تو یہ خلافت پختہ نہوگی اور اولاد بوتراب کی سے مجکو بہت رنج پہونچینگے مناسب یہ ہے کہ
اپنے روبرو مجھ سے سب کی بیعت کروا دیجئے اور امیر معاویہ یہ سنکر خاموش تھے اور کچھ نہ کہتے تھے
ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امیر معاویہ از کردۂ خود پشیمان تھے اور آخر کو یزید کی بیعت سے اور

اوسسی پر عمل کرو نگا یہ کہکر ان چار بزرگوار کو جو طلب کیا معلوم ہوا کہ مکہ کو گئی معاویہ ابن سفیان نے بھی مکہ کیطرف کوچ کیا
جبکہ قریب مکہ معظمہ کے پہونچے اشراف مکہ کے استقبال کے واسطے آئے اور حضرت امام حسین اور ابن ابی بکر اور ابن عمر اور
ابن زبیر یہ چار شخص بھی پیشوای کے واسطے تشریف لائے راہ مین امیر معاویہ سے ملاقات ہوی امیر معاویہ نے بہت انکا اعزاز اور اکرام
اور تعظیم کی اور کمال خوشی و خرمی اور اختلاط سے اونکو اپنے ساتھ لیکر شہر مین داخل ہوئے اور تحفہ تحائف اور اسباب
گرانبہا یہ ہر ایک کے واسطے بھیجا حضرت امام حسین نے پھیر دیا کہ اہل بیت نبوی طمع اور حرص سے پاک ہین بعد
چند روز کے چارون سے وہ ہی بیعت یزید کا پیغام موافق ہر ایک کے مرتبہ اور قدر کے کیا کسو سے نرم اور کسو سے
سخت اور ہر ایک کی طرف سے جواب خلاف مرضی اپنی کے سنا الغرض کئی مرتبہ ان چار شخص سے خلوت اور
خلوت مین سوال بیعت یزید کا کیا اور کبھی طمع مال کی دی اور کبھی شام فوج سی اور اونکے کینہ سے ڈرایا لیکن چارون
مین سے ایک نے بھی نہ مانا کہ ایسی فاسق فاجر بدذات بدصفات کی بیعت ہم کبھی قبول نکرینگے آخر کو امیر معاویہ نے
نا چار ہوکر یہ تدبیر ٹھہرائی کہ اپنے مصاحبون اور یارون کو پہلے سے سمجھا کر ایکدن سب اشرافون اور سردارون کو
قریش کے بلوایا اور اون چارون کو بھی بلایا سب آکر حاضر ہوے امیر معاویہ منبر پر چڑھے اور خطبہ پڑہا اور کہا کہ مین نے
ایک تعجب کی بات سنی ہے کہ لوگ کہتے ہین یہ چار شخص یزید کی بیعت سے راضی نہین اور اوسکی بیعت قبول نہین
کرتے اور حالانکہ مین نے خلوت مین انکو بلاکر پوچھا تھا اور اس امر کی مشورت کی تھی انہونے مہربانیان مجھپر کین
اور ساتھ بیعت یزید کے اقرار کیا اور اس وقت ان کے روبرو اسواسطے مین نے کہا کہ جس شخص کو ان کی طرف سے
شبہ انکار اور تکرار کا ہووے تو وہ شبہ مٹ جاوی امیر معاویہ یہ کہہ رہے تھے کہ شام کے لوگون نے تلوارین میان سے
کھینچین اور یہ بات کہی اگر یہ چار شخص ظاہر بیعت یزید کی سب کے روبرو کرین تو خیر ہے اور نہین تو ہم ان کے
سر قلم کرتے ہین اور شوکت اور عظمت یزید کی اسقدر ہے کہ ان چار شخصون کے بیعت کی کیا احتیاج ہے اگر حکم ہو تو
ان چارون کو گردن مارین ہم امیر معاویہ نے کہا کہ تم ساکت ہو یعنی غصہ نکرو اور تلوارین میان مین کرو اور یہ چار شخص
اوسدم حیران تھے کہ خداوندا یہ کیا ماجرا ہے اور خاموش تھے کہ اگر انکار کرتے ہین تو ناحق مارے جاتے ہین
اور جو اقرار کرتے ہین تو یہ محض کذب اور جھوٹ ہے مکہ کے لوگون نے ان کے خاموش ہونے سے جانا کہ یہ شہید ہ
انہون نے بیعت قبول کی ہے پس اب ہمین تکرار نہین چاہیے سب نے یہ سمجھکر یزید کی بیعت قبول کی

باہم ہو کر ایک روز بولے کہ اے امیر زندگانی کا کچھ بھروسا اور اعتبار نہیں ہے اور سرانجام آدمی کا زوال و فنا ہے
تجکو لازم ہے کہ ایسے فرزند ارجمند اپنے کو ولی عہد کردے تو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امن و امان میں رہے اور یزید کی خوبیاں
ظاہر و باہر ہیں اگرچہ بعضے حق کہنے والوں نے اوسوقت بھی یہہ کہا کہ معاویہ نیک اندیشہ کر دیکھہ تو کس شخص کو امت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پر والی کرتا ہے روز قیامت کو پرسش ہونے والی ہے امیر معاویہ نے کہا یہہ بات سچ ہے مگر صحاب سب بوڑھی ہو گئے ہیں اس
کام کے نہیں رہے اگرچہ اونکے فرزند ہیں لیکن مجکو سب سے اپنا فرزند عزیز اور دوست زیادہ ہے الغرض طوعاً و کرہاً یزید سے سب نے
خواہ مخواہ بیعت کی اور امیر معاویہ نے مدینہ کو مروان کے تئیں لکھہ بھیجا کہ شام میں سب ملکونکے سرداروں اور اسروں نے جمع
ہو کر یزید سے بیعت کر کے تجکو لازم ہے کہ مدینہ کے سب اشراف و صحاب و احباب کو جمع کر کے یزید کی بیعت لی تا خلاف نہ رہے
اور اطمینان ہو جاوی مروان امیر معاویہ کا فرمان بجا لایا مدینہ والون نے ہرگز نمانا چنانچہ اوس مجمع میں عبدالرحمن
ابی بکر سے کلام سست اور سخت صادر ہوئے بیچ حق مروان کے اور قریب تہا کہ خانہ جنگی اور فساد ہووے کہ اتنے میں
عائشہ صدیقہ رضہ یہہ خبر سنکر تشریف لائیں اور مروان کو بہت بہلا کہا اور فرمایا تو وہ شخص ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
تجکو اور تیرے باپ کو مدینہ سے نکلوا دیا تہا اور تجہپر حضرت نے لعنت کی پہر تو میرے بہائی سے کہ صحابی و صحابی زادہ ہے
مقابلہ کرتا ہے اور درشت کلام کرتا ہے مروان خاموش اور شرمندہ ہوا اور صدیقہ دولت خانہ اپنے میں تشریف لی گئیں
اور فتنہ نے تسکین پائی اور مروان نے سب احوال امیر معاویہ کو لکھا بعد اسکے امیر معاویہ ساتھہ گئے ہزار سوار کے کوچ کر کر
مدینہ منورہ کو آئے حضرت امام حسین اور عبدالرحمن ابن ابی بکر اور عبدالرحمن ابن عمر اور عبداللہ ابن زبیر نے
استقبال کیا اور یہ پیشوائی کو شہر سے باہر برآمد ہوئے اور لوگ بہت پیشوائی کے واسطے نکلا امیر معاویہ نے ان چاروں
صاحبون سے کلام درشت اور ناسزا کہے اور حضرت امام حسین سے کہا تیرے خون نے جوش مارا ہے
خدائی تعالی تیرا خون کرا دیگا القصہ یہہ چارون بزرگوار اندیشہ کر کر وقت فرصت کے مدینہ سے مکہ کو راہی
ہوئے منزل بمنزل چلکر مکہ میں جا پہونچے عائشہ صدیقہ رضہ نے یہہ احوال سنکر امیر معاویہ سے ملاقات کی اور بہت
نصیحتیں فرمائیں اور فرمایا کہ ان چار شخصون کو آزردہ کرنا اور انکے ساتھہ بے ادبی کرنی مناسب نہیں
کہ صحاب کی اولاد میں اور حسین ابن علی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسا ہے اوسکا ادب اور لحاظ اور اکرام ہر مسلمان پر
واجب ہے الغرض امیر معاویہ نے کہا ای ام المومنین جو تو نے فرمایا اوس ہی پر

فکر اور تردد تہا کہ ایسے شخص کو کیونکر ولیعہد کیا چاہیے اور راضی ہو اور جبا لے رسب مسلمان اور اہل ایمان کیونکر اس حرکت سے راضی ہو دینگے اور دوسرے یہہ اندیشہ تہا کہ آج تک سلف سے خلافت کے امر مین کسی نے کیسکو ولی عہد نہین کیا معاویہ ابن ابی سفیان کو یہہ تردد اور تفکر رہتا تہا اور درپے تہا اس تدبیر کے کہ اس اثنا مین حاکم کوفہ کا امیر معاویہ کیطرف سے تہا دمشق مین آیا اور امیر معاویہ کے پاس حاضر ہوکر خلوت مین کہا کہ مناسب یہہ ہی کہ اپنے فرزند یزید کو اپنا ولیعہد کیجیے اور حق پدری بجالائے امیر معاویہ نے کہا یہہ کام کیونکر سرانجام ہووے اوسنے کہا کوفہ والونکو تو مین راضی کرلونگا اور حاکم بصرہ کو چاہیے کہ بصرہ والونکو راضی کرے اور اکثر سپاہ ان دو مقاموں مین ہی جسوقت کہ یہانکے لوگ راضی ہوئے پھر سب آسان ہی القصہ امیر معاویہ نے اسکا کام سرانجام اوسپر سونپا اور اوسنے ہزار ہا درم کی طمع لوگون کو دی کر راضی کیا اور امیر معاویہ نے ایک خط مروان کو لکہا کہ اون دونون مین وہ مدینہ کا حاکم تہا کہ مدینہ کے لوگون سے یزید کی بیعت طلب کرے اور لاکہہ درم عبداللہ ابن عمر کو بھیجے تہے کہ یزید سے بیعت کرین ابن عمر نے وہ درم پھیر دیے اور کہا میرا دین لاکہہ درم کو بہت سستا ہی اور کسیسے اوسکی بیعت اور ولی عہد ہونا قبول نہ کیا اور حضرت عایشہ رضہ نے فرمایا کہ معاویہ یہہ کیا بدعت کرتا ہی آج تک یہہ نہین ہوئی پس مروان نے یہان کا سب حال امیر معاویہ کو لکہا القصہ معاویہ ابن ابی سفیان نے بعضونکو درم و دینار کی طمع دلائی اور بعضونکو ڈرا اور دہشت اپنی دکہائی اور کوفہ اور بصرہ والونکو اور شام کے لوگون کو راضی کیا اور سب نے یزید کی بیعت کرنی قبول کرلی اور بعضے آدمیون نے امیر معاویہ سے کہا کہ حق بات یہہ ہی کہ یزید کو ولی عہد کرنا برا کام ہی اور اسکا بدانجام ہی آخر کو تو پشیمان ہوگا اور بہت پریشان ہوگا امیر معاویہ نے یزید کو بہت سی نصیحتین کرین اور سمجہایا کہ بڑے کام چہوڑے تو قابل خلافت کے ہووے یزید نے بھی لوگون کے دکہلانے کے واسطے اور اونکا دل بات مین لانے کیواسطے اوس برس حج کیا اور مکہ مدینہ مین مال بہت صرف کیا اور خیرات بھی کی کہ اسبات کی ملکون مین خبر مشہور ہوئی اور کسی شاعر نے ہجو اور کسیسنے مدح کی القصہ معاویہ نے خط اور پیغام بہیجکر سردار اور اشراف اور نامی لوگ کوفہ اور بصرہ اور مصر اور جزیرہ دن کے ملک شام مین بلوائی اور انمیوہ کثیر گرد دمشق کے کہ وہ شہر شام مین جمع ہوے اور امیر معاویہ نے پہلے سے اپنے مصاحبون کو فہمائش کرکر اور مکر کی باتین سمجہا کر ایک دن مجلس متبرک کی بعد حمد و صلوٰۃ کے یہہ آیت پڑہی آیا ہا یہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم معنی اس آیہ کے یہہ ہین اے مسلمانون فرمان بردار رہو اللہ کے فرمان بردار ہی کرو پیغمبر کی اور فرمان بردار ہی کرو حاکمون کی کہ تم مین سے ہین اور پھر تعریف یزید کی بیان کی اور اوسکی شجاعت اور سخاوت اور خلق اور حلم کا ذکر کیا وہ اہل غرض لوگ کہ طمع اور لالچ مین گرفتار تہے اور پہلے سے اونکو سمجہا رکہا تہا اور مطلب اور مقصود امیر معاویہ کا جانتے تہے

ولایت یا سمن حدیقہ ہدایت ثمرہ نخل نبی یعنی حسین ابن علی ساتھ جماعت اشراف عرب کے اور فرقہ اہل علم وادب کے اوپر سر دسترخوان کے بیٹھے تھے کہ خادم کے ہات سے کاسہ آش گرم کا اوپر سر شاہزادہ کے گرا اور لوٹ گیا اور وہ آش جلتے ہوئے کے روی مبارک پر اور رخسارون پر گری شاہزادے نے ازروے تعلیم وادب کے ناراز راہ تعذیب کے تیز نگاہ سے طرف خادم کے دیکھا خادم نے آیۃ کلام اللہ کی پڑہی اور کہا الکاظمین الغیظ یعنی اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ متقی وہ لوگ ہین کہ پی جاتے ہین غصہ کو شاہزادے نے فرمایا مین نے غصہ کو پی لیا خادم نے کہا والعافین عن الناس یعنی بخش دیتے ہین تقصیر آدمیونکی آپنے فرمایا مین نے تجکو معاف کیا خادم نے بقیہ آیۃ کا پڑہا واللہ یحب المحسنین یعنی اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالونکو آپنے فرمایا کہ مین نے اپنے ملک سے تجکو آزاد کیا اور خرچ تیری معیشت کا اپنے ذمہ پر لازم رکھا **قطعہ** انکہ در و سیرت نیکو بود ۔ آدمی از آدمیان او بود ۔ نیکی مردم نہ نکو روئے ہست خوی نکو مایۂ نیکوئی ہست ۔ **قطعہ ہندی** جسکی ہو نیک خو وہ آدم ہے ۔ نہین تو جانور سے کیا کم ہے ۔ صورت خوب کی نہین خوبی ۔ خوب سیرت پسند عالم ہے ۔ جناب ولایت انتما خواجہ محمد پارسا فصل الخطاب مین لکھتے ہین کہ مناقب اور خوبیان اون صاحبون کی کہ پارہ اور لخت ہین صلے اللہ علیہ وسلم کے اور خدا نے اونکی شان مین فرمایا ہے ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تطہیرا کیا حاجت بیان کی رکھتے ہین **فصل** جانا چاہیے کہ قصہ اسبات کا کہ معاویہ ابن ابی سفیان نے یزید پلید کو ولی عہد اپنا کیا اور اوس مردود مطرود نے بعد امیر معاویہ کے خلیفہ بنکر کیا کیا کچھ کیا بہت طویل اور دراز ہے اور بڑا ہے اگر مفصل لکھا جاوے تو یہہ کتاب بہت بڑی ہوے کہ جسے غبار کلال و ملال کا پڑہنے والونکے آئینہ خاطر پر بیٹھے اور لطف نہ ہے پس اسوسطے ذرہ بیمقدار خاکسار گنہگار خاکپاے آل پاک سید الابرار نے حدیث اور تاریخ کی کتابونمین سے انتخاب کرا اور چھانٹ کر بہت اختصار سے اپنے اپنے موقع پر احوال رقم کیا تو کتاب بھی مختصر اور چھوٹی رہی اور مطلب بھی فوت نہوے الغرض جبکہ سبط نبی حسن ابن علی نے رحلت زندگانی کا طرف سراے جاودانی کے کھینچی یعنی وفات پائی اور رحلت فرمائی بعد اسکے حضرت امام حسین اپنے وطن مین یعنی مدینہ معظمہ مین رہتے تہے اور بندگی خدای تعالے کی اور ہدایت خلق اللہ کو کرتے تہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت سے بہرہ اندوز ہوتے تہے اور کسوسے کچھ غرض نرکہتے تہے لیکن یہہ درپیش آیا کہ معاویہ ابن ابی سفیان نے جب سنا کہ حسن ابن علی نے جہان فانی سے طرف سراے جاودانی کے انتقال فرمایا ارادہ مصمم کیا کہ یزید پلید کو کہ امیر معاویہ کا پسر بد گوہر ہے اپنا ولیعہد کرے اسلیے بر از بس کہ یزید بیحیا پر ظلم و جفا زانی اور شراب خوار اور جواری اور بکار حد سے زیادہ تہا اور فسق و فجور علانیہ کرتا تہا اسپر لوگونکو یہہ خیال ہوا

اور غلام سب لڑنے کے واسطے تیار ہوے بلکہ طرفین سے کچھ تیر چلے اور دو ایک تیر جنازۂ مبارک پر بھی پڑے یہین حضرت ابوہریرہؓ نے کہ اصحاب پیغمبر خدا سے ہین صلے اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسین کو فہایش کی اور کہا اپنے بہائی کی وصیت پہ عمل کرو اور لڑائی قصد سے باز رہو اور بقیع مین دفن کرو غیر ویسا ہی کیا روایت ہے کہ مروان نے جعدہ بنت اشعث کو یزید پلید کے پاس بھجوادیا اور وہ عورت پیغام لے آئی مطلب اور بجوکہ وعدہ یزید نے کیا تہا طلب کیا یزید نے کہا تو نے فرزند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کیا کیا جو میرے ساتھہ کریگی وہ عورت زار زار روتی تہی اور کہتی تہی کہ وائے حسرت و افسوس کہ دین بہی ہات سے دیا اور مال دنیا بہی حاصل نہوا **بیت** ہر کہ دین از بہر دنیا دنی از دست داد ٭ بیشکے محروم ماند از دولت دنیا و دین ٭ **رباعی** جسنے دنیا کے لئے دین کو برباد کیا ٭ حق تعالی ناراض و شیطان کو بہت شاد کیا ٭ دین و دنیا کو دیا مات سے بیشک او شقی ٭ کار خود کیا پیشہ شداد کیا ٭ لکہا ہے کہ آپ کے چودہ بیٹے اور دو بیٹیان تہین ایک بیٹی آپ کی کہ قاسم نام ہے کربلا مین اپنے چچا صاحب کے ساتھہ شہید ہوے اور دو بیٹون سے آپکی نسل جاری ہے ایک تو حسن مثنے اور دوسرے زید شہید اور حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سر دفتر اولیا اوستاد عرفا خلاصہ دودمان بنوی گل گلستان مرتضوی حامی ہر شاہ امیر و فقیر محی الدین پیران پیر دستگیر سرور دو عالم غوث اعظم معشوق صمدانی شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز حضرت امام حسن مثنے کی اولاد سے ہین اور والدۂ ماجدہ آپکی حضرت امام حسین کی اولاد سے ہین پس حضرت غوث اعظم حسنی حسینی سید ہین اور خوارق اور کرامات اور صفات حسنہ آپکے اظہر من الشمس ہین اور اہل تحقیق اور تدقیق آپکو تیرہوان امام سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ اہل بیت بنوی مین سے امام برحق تیرہ ہین ایک حضرت غوث اعظم اور باقی دوازدہ امام صلوۃ علی النبی وعلیہم اجمعین **مخزن چھٹا پیچ ذکر وصف حمید امام شہید امیر کونین حضرت حسین** علی النبی وعلیہ السلام اور پیچ ذکر حال یزید پلید کے علیہ ما علیہ اور پیچ ذکر حال مسلم ابن عقیل کے علیہ الرضوان اوپر آئینہ دل ارباب صفا کے اور اوپر مرات احباب باوفا کے ہین اور روشن ہو جیو کہ احوال سنجیدہ اور افعال پسندیدہ حضرت شہید کربلا حسین ابن علی مرتضے کے زیادہ اس سے ہین کہ تحریر اور تقریر گنجایش رکہے سخاوت اونکی نے نامہ حاتم طائی کو طے کیا اور شجاعت اونکی نے داستان رستم دستان کو منسوخ فرمایا تاریخ کی کتابون مین لکہا ہے کہ جسوقت آتش قہر اوش شہسوار میدان کارزار کی شعلہ زن ہوتی ساتھہ شرارہ تیغ برق آثار کے خرمن عمر اعدا کو صاعقہ وار خاکسار کرتی اور آب چشمہ لطف اوس معدن رحمت و منبع شفقت کا جوش مارتا غبار جرایم و ادوار کو صفحہ حال گنہ گارون سے محو فرماتا امام نجم الدین عمر نسفی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر تیسیر مین آپکے خلق عظیم اور حلم کامل کے احوال مین لکہتا ہے کہ ایک دن ریحان بوستان

وہ ہے بس شدت عذاب و عقاب خدای تعالے کی کہ منعم حقیقی ہی سب عذابون سے سخت تر ہی اور جو فی الواقع وہ
شخص نہو تو حیف ہو کہ ایک بے گناہ میرے لئے مارا جاوے روایت ہی کہ آپنے اوس عورت کو چپکے سے تنہا بلا کے فرمایا کہ اے
یار جفا کار مین نے اپنے بہائیون اور فرزندون سے تیرے اس ظلم و جفا کی خبر نہین کی ہی اور مین نے تیری پردہ پوشی کی
اور رہم تیری قیامت کے محکمہ پر چہوڑی لیکن دنیا مین بہی تو اپنے مقصود کو نہ پہونچیگی روایت ہی کہ آپنے حضرت امام حسین سے فرمایا کہ میرے تئین
نزدیک ناخوشی میرے کے دفن کیجیو اور جو لوگ ہنگامہ کرین اور وہان دفن نہ کرنے دین تو مجکو بقیع مین میری دادی کی قبر کے پاس دفن کیجیو لیکن
بہائی تجکو قسم ہی کہ خون ریزی نکیجیو اور جنگ و جدال نہونے پاوے روایت ہی کہ حضرت امام حسین سے یہہ بہی فرمایا کہ اے برادر عزیز یا جیا و یا بیمتر
ہم اہل بیت نبوی ہین اور ہم مین نبوت ہی اور خلافت ساتہہ نبوت کے جمع نہین ہوتی میرے باپ کے ساتہہ خلافت کے امر مین لوگون نے
کیا کیا کیا اور میرے ساتہہ یہہ کچہہ ہوا اور مین خوب جانتا ہون کہ جو اور شریر لوگ کوفے کے تجکو حق کے اظہار کرنے کے واسطے بلاوین گے اوس سے
تیرا کوچ کروائین گے یعنی ہوگا جو کچہہ ہوگا الغرض اونتیسوین تاریخ صفر کی رات کو حال آپکا متغیر ہوا بہائی اور بہنین اور فرزند
جمع ہوئے اور آپ کی خدمت مین حاضر ہی قریب آدہی رات کے آپنے اپنے فرزندون اور بہنون اور بہائیونکے حق مین حضرت امام حسین سے سفارش کی
اور فرمایا کہ مین نے تمکو خدا کو سونپا اور کلمہ شہادت کا زبان پر جاری کیا اور اس خار ستان دنیا کو چہوڑ کر گلستان عقبے مین جا کر صدر نشین ہوئی

مثنوی واحسرتا کہ سرو روان انجمن برفت ۔ یعنی کہ نور دیدہ زہرا حسن برفت ۔ از شوق گیسوش جگر نافہ گشت خون
وز ہجر رویش آب رخ نسترن برفت ۔ یعقوب وار دیدۂ نرگس سفید شد ۔ کز مصر ناز یوسف گل پیرہن برفت

مثنوی افسوس شہ حسن سدا ہارا ۔ احمد کا کل چمن سدا ہارا ۔ زہرا کا پسر علی کا فرزند
مسموم بصد محن سدا ہارا ۔ کیا بزم جہان مین ہوئے خوبی ۔ وہ رونق انجمن سدا ہارا ۔ گلشن مین نہ کسطرح
خزان ہو ۔ جبکا کہ وہ نسترن سدا ہارا ۔ دنیا ہی سے دل اوٹہا وصال اب ۔ ایسا وہ شہ زمن سدا ہارا

افادہ وفات آپکی اونتیسوین تاریخ کی ہوئے اور بقیع مین نزدیگ قبر مادر علی مرتضی کے کئے گئے اور عمر آپکی سینتالیس برس کی تہی
اور ہجرت کے برس تہی چالیس ۴۰ روایت ہی کہ بعد وفات پانے حسن ابن علی حضرت امام حسین نے واسطے دفن کرنے
بیچ روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عایشہ سے اجازت چاہی فرمایا کہ بہتر ہی اور بہت خوب ہی
پہر جنازہ لیکر چلے اور چاہا کہ حضرت کے روضہ مبارک کے پاس دفن کرین مروان نے کہ امیر معاویہ کیطرف سے
مدینہ کا حاکم تہا ہنگامہ برپا کیا اور مزاحمت کی اور حضرت فرزند شیر خدا شہید بلا مسلح ہوئے اور تیار ہوی اور آپکے خادم

کئی مرتبہ آپ کو زہر دیا لیکن آپ کی کرامت سے کارگر نہوا آخر کو الماس سودہ دیا کہ اوس سے جگر فاطمہ کے
لخت جگر کا پارہ پارہ ہوگیا روایت ہو کہ جسوقت ثمر شجر خیر البشر کو زہر کا اثر معلوم ہوا اپنے بھائی پیارے حسین کو بلایا
اور گلے سے لگایا اور کہا کہ بھائی اب ہماری الوداع ہو اور رخصت ہو **قطعہ** ما بار فراق بر نہادیم و شدیم ؛
صد چشمہ زخون دل گشادیم و شدیم ؛ کام دل ما تو بودی اندر عالم ؛ ناکام بنا کام بدادیم و شدیم ؛ **قطعہ**
ہندی بار فراق سر پہ رکھا اور ہم چلے ؛ غمگین حزین فسردہ و با چشم نم چلے ؛ اللہ رکھے تم کو سلامت کہ ہم تو اب ؛
ناکام اس جہان سے بدرد و الم چلے ؛ اے برادر عزیز میں نے خواب میں اپنی نانا اور باپ اور ماں کو دیکھا کہ باغ بہشت
میں مجکو اپنی ساتھ لئی ہوئے سیر کرتے ہین اور نانا صاحب مجھسے فرماتے ہین کہ اے حسن خوش ہو کہ تو نے دشمنوں کے
ہاتھ سے مخلصی پائی کل رات کو ہمارے پاس آوے گا تو اور جنت میں بخوری اور خوشی تمام رہے گا تو پس یہہ خواب دیکھکر میں نے
اس کوزہ میں سے پانی پیا اب حلق سے لیکر ناف تک پارہ پارہ ہوا جاتا ہی اور دل بہم ہو رہا ہی حضرت امام حسین نے چاہا کہ اوس
کوزہ کا پانی پیوین تا حقیقت معلوم ہووے کہ حضرت امام حسن نے وہ کوزہ زمین پر دے مارا اور اوسکے پانی سے زمین پارہ پارہ
ہوگئی بعد اسکے دمبدم آپ کو بیقراری اور اضطراری زیادہ ہوتی تھی اور ٹکڑے ٹکڑے جگر کے کٹ کٹ کر قے مین نکلتے تھے اور بیشک
مظلوم حزین اور مغموم امام کونین جناب حسین حضرت امام حسن کے گلے سے لگے اور موہنہ سے موہنہ ملایا اور پیشانی چومی
اور اسقدر بے اختیار روئے کہ کسیکو اوسحال کے دیکھنے کی تاب و طاقت نتھی **فرد فارسی** بگذار تا بگریم چون ابر در بہاران
گر تنگ گریہ خیزد روز وداع یاران ؛ **فرد ہندی** جبکہ مجھسے وداع یار ہوا ؛ درد دل سے مین بیقرار ہوا
میرے گریہ کو دیکھکر اسدم ؛ سنگ بھی غم سے اشک بار ہوا ؛ فصل الخطاب مین لکھا ہی کہ امیر المومنین حسن کو
چھہ بار زہر دیا کارگر نہ آیا پانچ بار کا اور چھٹی بار کارگر آیا امام حسین نے بالین پر حاضر ہوکر پوچھا کہ اے بھائی کس شخص نے
تجکو زہر دیا ہی مجھے ارشاد کر دیجئے آپنی فرمایا اے بھائی پدر میرا علی مرتضی چغل خور اور عیب جو نتھا اور مادر میری فاطمہ
چغل خور اور عیب جو نتھی اور نانا میرا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم چغل خور اور عیب جو نتھا اور نانی میری چغل خور اور عیب جو نتھی
اہل بیت نبوی سے چغل خوری و عیب جوئی نہین ہوتی **فرد** در شیوہ غم عشق تو در سینہ نہفتیم ؛ با ہیچکس احوال دل خویش نگفتیم
فرد ہندی عشق کی تلوار سے زخمی سینہ گو رہا ؛ حال دل اپنا مگر مین نے نہین ہرگز کہا ؛ سینہ بیکینہ درد و غم سے ہی معمور
دل ہی دل مین چھپکے چھپکے درد سب مین نے سہا ؛ اے بھائی وہ شخص کہ گمان میرا اوسکی طرف ہی اگر نفس الامر اور واقع مین

مین سے اوس سے ظاہر اور پوشیدہ دشمنی و کینہ نہ رکھے گا ان شرطونکے بجالانے پر اور گواہ ہوا اسپر فلان فلان و کفی باللہ شہیدا
جبکہ صلحنامہ امیر معاویہ کے پاس پہنچا وہ مانسے کوچ کرکر کوفہ مین وارد ہوئے اور حضرت بھی مدینہ سے کوفہ مین تشریف لائے امیر معاویہ نے چاہا
کہ حضرت امام حسن میری مجلس مین آوین اور میری بیعت کرین تاسب کو معلوم ہو کہ خلافت مجکو ہوئی حضرت امام حسن سب طلب
امیر معاویہ کے تشریف لائے اور امیر معاویہ سے بیعت کی پھر التماس کیا معاویہ نے حضرت امام ہمام سے تو خطبہ پڑہین اور سب لوگون پر اچھی طرح سے
بیان کرین کہ مین نے امر خلافت کا معاویہ کے سپرد کیا پس حضرت امام علی محمد و علیہ السلام منبر پر جاکر خطبہ ساتھہ کمال فصاحت اور بلاغت کے پڑہا
بعد حمد صلوٰۃ کے کلمات نصیحت و ہدایت کے زبان فیض ترجمان کے ادا کئے اور فرمایا اے امت محمد کی صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالے نے میرے نانا کے سبب تمکو
گمراہی اور جہالت سے نکالا اور پہلے تم ذلیل اور خوار تھے میرے نانا کے سبب تمکو عزیز کیا اور امتیاز دیا اور بعد قلت کے تمکو کثیر کیا اور تحقیق ہم
یہہ بات کہ معاویہ نے مخالفت کی مجھسے اور جھگڑا کیا امر خلافت مین کہ وہ حق میرا ہی نہ اوسکا پس مصلحت امت پر مین نے نظر کی اور کشت و
خون سے اونکو بچایا کہ اپنا حق معاویہ کو بخشا اور حالانکہ تمنے مجھسے بیعت کی تھی اور عہد کیا تھا کہ جس سے میری صلح ہوگی تم بھی
اوس سے صلح کروگے اور جس سے مین لڑونگا اوس سے تم لڑوگے اب مین نے امر خلافت کا معاویہ کو دیا اور اوس سے صلح کی اور جنگ موقوف کی تمھاری
صلاح اور بقا کے واسطے اور تمھاری محافظت جان کے واسطے امیر معاویہ یہہ خطبہ پڑہا کر بہت شرمندہ ہوئے اور معجزہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ظاہر ہوا کہ فرمایا تھا حسن کے حق مین کہ یہہ بیٹا میرا سید ہے اور صلح کروائیگا حق تعالے بسبب اوسکے درمیان دو فرقون بڑونکے
مسلمانون مین سے اور فرمایا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت بعد میرے تیس ۳۰ برس ہی رہیگی اور پیچھے اوسکے سلطنت اور امرائی
ہوگی جب حضرت مرتضے علی کا انتقال ہوا تھا تیس برس مین چھ مہینے کم تھے جب چھ مہینے حضرت امام حسن نے خلافت کی تیس ۳۰ پورے ہوئے کہ اسمین
متصل خلافت برحق رہی بعد اسکے پھر نہ رہی اکثر خلیفہ نام کے خلیفہ رہے نفسانیت اور طمع جاہ و مال اور عہد شکنی اور ظلم اور جور و جفا
اونکا پیشہ رہا بعد اس صلح کے معاویہ ابن سفیان شام مین گئے اور حضرت امام حسن مدینہ معظمہ مین رونق افروز ہوئے اور اقامت اور سکونت
مدینہ مین مقرر کیا اور ملک کی آمدنی مین سے بمرفہ امیر معاویہ کے کفاف اور خرچ رکاب فیض مآب کا مقرر ہو گیا اور امیر معاویہ کی سرکار سے
سال بسال پہونچتا رہا **فصل** جاننا چاہیے کہ حضرت امام حسن کے نکاح مین ایک عورت تھی کہ اوسکا نام جعدہ بنت اشعث ابن قیس تھا یزید پلید نے
کہ امیر معاویہ کا بیٹا ہی اوس عورت کو پوشیدہ پیغام بھیجا کہ مین تجپر عاشق اور فریفتہ ہون اگر تو مجھسے نکاح کرے تو لاکھہ درم تیرے مہر کے دونگا
اور بہت سا سلوک و انعام و اکرام کرونگا مگر چاہیے تجکو کہ چشم و چراغ دودمان مصطفے حسن ابن علی مرتضے کو کھانے
مین زہر قاتل دی کر کام اوسکا تمام کر تو یہہ مقصود حاصل ہووی اوس عورت نابکار و قرد دوزخ و نار نے

خبر معاویہ ابن سفیان کو پہونچی ضحاک بن قیس کو شام میں اپنا نائب کرکے اور اوسیجا چھوڑکر آپ ساتھہ ساٹھہ ہزار مرد سپاہ کے کوفہ کیطرف
واسطے عمل کرنے کے اور تخت بین لانے ملکون عراق اور عرب کے متوجہ ہوئے اور امیرالمومنین ریحان بتول وجان علی مرتضیٰ حضرت
حسن مجتبیٰ یہہ سنکر سات چالیس ہزار جوانون کے کوفہ سے برآمد ہوئے کوچ کرتے ہوئے قریب مدائن کے پہونچے اور وہان کے مقام اثنای راہ مین
یہہ اتفاق ہوا کہ خارجہ بن قیصہ نامی شخص خارجی ہی چھپکر آپکے ران مین خنجر مارا اور جسون نے زخم کا علاج کیا حق تعالےٰ نے شفا بخشی
روایت ہی کہ جب حضرت امام برحق خیر مطلق کے لشکر ظفر پیکر کی خبر مفصل معاویہ اور عمر عاص کو پہونچی عمر عاص نے معاویہ سے کہا متوجہ ہو
تیری طرف حسن ابن علی ساتھہ فوجون کے کہ پہاڑون کے مانند ہین پیہہ پھیرنے والے نہین ہین مرنے والے اور مارنے والے ہین یہہ سنکر بھیجا
معاویہ نے عبدالرحمن بن سمرہ اور عبدالرحمن بن عامر کو بیچ خدمت امام انام کے واسطے پہونچانیغام کے کہ اوسمین اشارہ اور ایما صلح کا تھا
حضرت امام حسن نے پہلے ہی اپنی یارون سے فرمادیا تھا کہ میرے دلمین کسیکی طرف سے کینہ نہین ہی اور مین یہہ چاہتا ہون کہ مسلمانون مین
خونریزی نہو اگرچہ خلافت کا امر معاویہ کیطرف جاوے بلکہ یہہ بات سنکر اکثر لوگ آپسے بیزار ہوے تھے اور بعضے لوگون نے آپ ہی کی
لشکر مین سے کیدعقیدا اور مایہ فساد تھے آپ کی جناب کرامت مآب مین بے ادبیان کین اور اذیتین دین تھین القصہ حضرت امام نے
اون دو شخصون سے صلح کی کتنی شرطین کین اور اون دونونے قبول کین اور کہا ہم ضامن ہین اور ہمارا ذمہ ہی کہ یہہ باتین
سب معاویہ قبول کریگا اور اوپر عمل فرماویگا بعد وسکے وہ دو شخص امیر معاویہ کے پاس آئے اور شرطین صلح کی بیان کین
امیر معاویہ نے ایک اقرارنامہ اپنے طرف سے لکہدیا اور جو کہ حضرت امام حسن نے فرمایا تھا قبول کیا اور شام کے سردارون کی
مہر کرواکر اوس خط پر امام حسن کی خدمت مین ابن عامر کے ہات بھیجا اور امر خلافت کا اپنی طرف چاہا اور صلح نامہ حضرت امام حسن سے
طلب کیا امام نے کہ وارث نبوت تھے اور خلافت ظاہری سے کچھہ غرض اور مطلب نہین رکھتے تھے صلح نامہ لکہکر امیر معاویہ کے پاس
بھیجدیا مضمون صلح نامہ کا یہہ ہی کہ صلح کی حسن ابن علی نے معاویہ ابن ابی سفیان سے اور خلافت دی اوسے اس شرط پر کہ معاویہ
عمل کرے بیچ خلق اللہ کے ساتھہ کتاب اللہ کے اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اوپر طریق پہلے خلیفون کے
کہ ہدایت کرنے والے تھے اور ہدایت کئے گئے تھے اور نکرے معاویہ اپنی زندگی مین یہہ بات کہ کسکو اپنا ولی عہد کرے بلکہ اوسکے مرنیکے
بعد مسلمان اہل علم مشورہ کرکر جسکو مناسب جانین اور لائق خلافت کے سمجہین خلیفہ کرین اور اس شرط پر کہ امن مین رہین لوگ شام مین
اور عراق مین اور حجاز مین اور امن مین رہین دوست اور یار علی کے اپنی جان سے اور مال سے اور زن فرزند سے جہان کہین کہ ہون
اور اوپر معاویہ کے واجب ہی ان باتون پر عمل کرنا اور یہہ اوسکا عہد و پیمان ہی اور حسن اور حسین اور کوئی اہل بیت

ہوی تھی اور بیسویں تاریخ انوار کے دن رات کو وقت وفات پائی اور رات ہی کو دفن کیگئے اور قبر انکی بے نشان رکھی اور عموماً
کردی ناخارجی لوگ کچھ بے ادبی نکرین اور بہت صحیح روایت ہی کہ آپ کا مزار نجف اشرف مین ہی کہ جہان اب زیارت گاہ ہی اور ایک روایت
یہہ ہے کہ حضرت امام حسنؑ آپکے تابوت کو مدینہ کو لیگئے اور ایک روایت یہہ ہی کہ لیجاتے تھے مدینہ کو کہ رات کے وقت وہ اونٹ کہ جسپر آپ کا
تابوت تھا رات کو غایب ہوگیا عراق کے لوگ کہتے ہین کہ وہ تابوت آسمان کو ابر مین چلا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ بہاڑون مین چھپ
گیا اور عمر شریف آپ کی ترسٹھ برس کی تھی اور ہجرت کا برس چالیسوان تھا کہ آپ کا وصال ہوا بعد آپکے انتقال کے ابن ملجم ملعون کو
قتل کیا اور حضرت علی کے دوستون اور مخلصون نے بوریے مین اوسکو رکھہ کر پھونک دیا اور خلافت حضرت شاہ عالی جاہ نے
چار برس اور نو مہینے کی فرمایدہ جانا چاہیے کہ نکاح حضرت علی خدا کی دی ہوی تھی جبتک حضرت بتول عذرا فاطمہ زہرا رضؓ قید حیات مین
رہین کوئی نکاح اور نہین کیا اور بعد اونکے آٹھہ نکاح کا اتفاق پڑا اور بیٹے آپ کے پندرہ ہین امام حسن امام حسین محسن حضرت فاطمہ
اور عثمان عباس جعفر عبداللہ ابوبکر کہ یہہ پانچون کرب بلا مین ہمراہ رکاب جناب شہادت مآب حسین ابن ابی تراب کے شہید ہوئے ہین اور
بعضے روایتون سے ثابت ہوتا ہی کہ چھٹے فرزند حضرت مرتضی علی کے کربلا مین شہید ہوئے سوائے حضرت امام حسین کے اور یحیی عون محمد اکبر محمد اوسط
محمد اصغر محمد حنفیہ عمر اور نسل آپکی پانچ بیٹون سے جاری ہی امام حسن امام حسین محمد حنفیہ عباس عمر اور بیٹیان آپکی سترہ ہین زینب
اور کلثوم حضرت فاطمہ زہرا کی اور باقی اور بیٹیون سے ہین واللہ اعلم **فصل** چاہیے جاننا کہ نور دیدہ نبی فرزند پسندیدہ علی محبوب عالم
سرعلن حضرت امام حسن سلام اللہ علی النبی وعلیہ سید حکیم علیم زاہد وعابد صاحب وقار وحشمت جواد خلیق عفیف صاحب کرامت تھی اور
ہی کہ کہا حضرت امام حسن نے جیا آتی ہی مجکو کہ مین خدا سے ملاقات کرون اور مین نے پاپیادہ حج خدا کے واسطے نہ کیا ہو پھر آپ نے پاپیادہ سفر کرکے پچیس حج
کیے اور گھوڑے کو تو آپ کے آگے جلیتے تھے روایت ہی کہ آپ نے ایک شخص کو سنا کہ خدا تعالے سے دس ہزار درم مانگتا ہی آپنے اپنے پاس سے اوسکو بھیجدی
روایت ہی کہ ایک شخص آپ کی خدمت مین آیا اور حال اپنے فقر وفاقہ کا بیان کیا اور کہا کہ مین پہلے مالدار تھا اور اب محتاج
ہون آپنے فرمایا تیری لایق دینے کو میرے پاس نہین ہے اگر قدر قلیل پر قناعت کری تو مین کچھہ بھجوادون اوسنے کہا ای فرزند دختر
رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم اگر تو جسقدر کہ دیگا مین شکر کرونگا اور جو نہ دیگا مین عذر کرونگا آپ نے پچاس ہزار درم اور سو دینار
اوسکو بھیجدیے اور بہت سا عذر کیا الغرض صفات کمالی اور کرامات عالی آپ کی خارج از حد بیان ہین فرد اگر عمری بیارایم سخن ۔ نشاید نظم
من لغت حسن را فردوسی تمام عمر جواہر استہ کردن بین سخن ۔ نہ تو بھی ہوسکی مجھسے بیان لغت حسن ۔ روایت
کہ بعد وصال شیر ذوی الجلال کرب اصحاب اجلاب نے حضرت امام حسن کو مسند خلافت پر بیٹھایا اور آپ کے ہاتھہ پر بیعت کی جب بیعت

حالت شوق و ذوق عالی تھی اور بے تابی تھی اور اضطرابی عاشقانہ و مبدم نامی ذوق تھی کبھی صحن خانہ مین آتے تھے اور کبھی اندر جاتے
تھے اور بار بار نظر طرف آسمان کی کرتے تھے اور زبان کرامت بیان سے فرماتے تھے کہ قسم خدا کی نہین جھوٹا مین نہین جھوٹا مین یہ وہ ہی رات
ہے کہ جسکا مجھ سے حق تعالے نے وعدہ کیا ہے اور کہا حضرت امام حسن نے کہ بیٹا مین نے آج کی رات سید الورا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکی امت کی نا فرمانی نے مجکو کسقدر تکلیفین اور شقتین پہنچی ہین فرمایا کہ تو ان پر بد دعا کر مین نے
یہہ دعا کی کہ خدایا مجکو جو ان سے بہتر ہون اونکی صحبت نصیب کر اور جو کہ مجھسے بدتر ہون انکو ان پر قایم کر بعد اسکے عالیجناب شاہ بوتراب
نے خاطر کو اوپر جدائی آل اور اولاد اور احباب اور حفاد کے قرار دیکر قصد مسجد کا کیا **بیت** رخت بر بستیم و دل بر داشتیم ٭
صحبت دیرینہ را بگذاشتیم ٭ **مثنوی ہندی** دلکو محبت سب اب اوٹھاتی ہین ٭ تو میری جان ہم تو جاتی ہین ٭ بطمنین آپکو
چہرۂ مبارک کیطرف رخ کر کر لگی چلانے اور شور مچانے اور بعضے لوگ لگے اونکو ہاتکنی فرمایا آپنی کہ چھوڑ دو انکو اور کچھ مت کہو کہ یہہ
بیچر نوحہ کرتی ہین اور رتی ہین القصہ حضرت شاہ دل آگاہ دولت خانہ سے قریب صبح کی اندھیری مین برآمد ہوئے اور مسجد کو چلی اور کہتے
جاتے تھے الصلواۃ الصلواۃ چون آئینہ مسجد کی دروازہ مین داخل ہوئے شبیب نے حملہ کیا اور تلوار چلائی کہ وہ تلوار دروازہ کی پیر پر لگی
کہ دوسری ضرب تلوار کی ابن ملجم نے دی اوسنے پیشانی سے لیکر دماغ تک کاٹا اور آپ نے فرمایا فزت برب الکعبۃ یعنی مخلصی پائی مین
نے اور اپنے مراد کو پہونچا مین قسم ہے رب کعبہ کی اور شبیب بھاگ کر اپنے گھر مین جا چھپا بنی امیہ مین سے ایک مرد تھا کہ اوسنے جاکر شبیب
کو قتل کیا اور دوزخ کو بھیجا اور ابن ملجم کو لوگون نے گھیر کر پکڑ لیا اور تلوارین چبین لی اور اوس ملعون کو حضرت قتیل تیغ جفا
شہید عشق خدا بازوی محمد مصطفا علی ولی مرتضی سلام اللہ علی محمد و علیہ کے روبرو لائے آپنے اوسکو دیکھکر فرمایا کہ جسوقت مین وفات پاؤن
اسکو قتل کیجو اور جو مین بچا تو پھر جیسی میری سمجھ مین آویگا ویسی کرون گا مگر جو مین کھاؤن پیؤن اسکو کھلانا پلانا اور کچھہ اذیت نہ دینا
دونو شاہزادی نالان اور گریان بیقرار اور زار و نزار آئی اور اپنے پدر بزرگوار کی تلوون سے آنکھین ملتی تھی اور بے اختیار روتی تھی اور شہر کوفہ
مین واویلا اور مصیبتا کا شور تھا **رباعی** افغان کہ راحت دل آرام جان برفت ٭ شاہ زمان و قدوۂ خلق جہان برفت
غم شد محیط مرکز و لہا ز ہر طرف ٭ کان مرکز محیط کرم از میان برفت ٭ **رباعی ہندی** افسوس راحت دل و آرام جان گیا
شاہ زمان قدوۂ اہل جہان گیا ٭ غم کا فلک یہہ مرکز دل پر ہوا محیط ٭ وہ آفتاب شرف الہی کہان گیا ٭ بعد اسکے آپکو دولت خانہ
مین لائے آپنے اہل و عیال کو جمع کر کر نصیحتین اور وصیتین فرمائین اور پھر کلمہ لا الہ الا اللہ پڑہنا شروع کیا اور سوا اسکے کچھ
کلام نہین فرمایا یہانتک کہ اس جہان فانی سے روضۂ رضوان کو خرامان ہوئے اور ستر ہوین تاریخ رمضان کی آخر

مین نازل ہوئین ہین کہا ابن عباس نے کہ تین سو آیت علی کی شان مین نازل ہوئی فرمایا حضرت علی نے جو آیت کلام اللہ کی ہی مین جانتا ہون کہ کب نازل ہوئی اور کس مقدمہ مین اور کس مقام مین اور کس کے شان مین نازل ہوئی حق تعالے نے مجکو دل عقل کا بھرا ہوا اور زبان فصاحت گویا عطا فرمائی ہی روایت ہی کہ ابن ملجم کہ حضرت علی کی لشکر ظفر اثر مین رہتا تھا ایک سفر مین اوسکا گھوڑا گم ہوگیا آپکی خدمت مین آکر گھوڑا طلب کیا آپنی اوسکو دیکھکر فرمایا کہ مجکو اسکی سابقہ ارادہ عطا ہی اور اسکے ہاتھ سے میری قضا ہی فایدہ جانا چاہیئے کہ اسد الجبار حیدر کرار عنقریب زمانہ وفات کی ایک رات حضرت امام حسن کے گھر اور ایک رات حضرت امام حسین کے گھر اور ایک رات حضرت عبد اللہ ابن جعفر کے گھر کہ آپکے بھتیجے تھے روزہ افطار کیا کرتے تھے اور تین لقمون سے زیادہ نہ تناول کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ دوست رکھتا ہون مین یہہ کہ خدا سے ملاقات کرون حال آنکہ پیٹ میرا خالی ہو طعام سے اور سبب آپکی وفات کا یہہ ہی کہ عبد الرحمن ابن ملجم اور برگ تمیمی اور عمر تمیمی کہ یہہ تینون خارجی تھے مکہ مبارکہ مین ایک جا جمع ہوئے اور مشورت اور مصلحت کی آپسمین کہ تین شخصون کو قتل کیا جائے علی کو اور معاویہ کو اور عمر عاص کو تو ہمارے دل بھی خوش ہوون اور بندے خدا کی راحت و آرام پاوین ایک ایک شخص نے ایک ایک کے قتل کا ذمہ کیا ابن ملجم نے علی مرتضی کا اور برگ نے معاویہ کا اور عمر نے عمر عاص کا اور یہہ بات آپسمین ٹھہرائی کہ ستر ہوین تاریخ رمضان کے رات کو وقت جاہیئے کہ تینون سے یہہ تین کام بن آوین برگ دمشق کو گیا کہ وہان امیر معاویہ کا مقام تھا اور عمر مصر کو روانہ ہوا کہ وہان عمر عاص کا مکان تھا اور ابن ملجم کوفہ کو آیا کہ وہان شیر الہی ولایت پناہی تشریف رکھتے تھے ابن ملجم جو نہین کوفہ مین داخل ہوا نظر اوسکی ایک عورت صاحب جمال پر پڑی دل اوسکا فریفتہ اور جان اوسکی شیفتہ ہوئی ابن ملجم نے اوس سے پیغام نکاح کا کیا عورت نے کہا کہ مہر میرا تین ہزار درہم اور ایک غلام اور ایک لونڈی اور قتل کرنا علی کا ہی اوسنے سب قبول کیا اور کہا کہ مین اسی کام کے واسطے کوفہ آیا ہون عورت نے کہا کہ مین تیرے ساتھہ ایک مددگار کردیتی ہون شبیب ابن بجرہ اشجعی کو کہ خارجی ہی اوسکو متفق کر دیا اور نام اوس عورت کا قطام قوم خوارج مین سے ہی اور خاوند اوسکا نہروان کی لڑائی مین جہنم واصل ہوا تھا کہ حضرت علی کی فوج نے اوسکو مارا تھا الغرض ستر ہوین تاریخ رمضان کی برگ نے دمشق مین امیر معاویہ کو زخمی کیا امیر معاویہ نے چند روز مین شفا پائی اور برگ کو بہت زبون حال کر کر اور اذیت دی کر مروا ڈالا اور عمر نے مصر مین خارجہ عامری کو عمر عاص کے شبہہ مین مار ڈالا اوس رات عمر عاص کے شکم مین درد تھا خارجہ کو اپنی طرف سے مسجد مین بھیجا تھا کہ امامت کرے سجدہ مین وہ تھا کہ عمر تمیمی نے ساتھہ ایک ضربہ شمشیر کے کام اوسکا تمام کیا پھر تمیمی پکڑا گیا اور مارا گیا اور کوفہ مین ماجرا یہہ ہوا کہ ستر ہوین تاریخ رمضان رات کو حضرت ولایت منقبت نور الہدے بدر الدجی صاحب لوا علی مرتضی کے تین عجب حالت

کیطرف سے مال رشوت کا اور آگئے تھے اور لکھنو اس حیلہ سے بھی فریب کھا گئے تھے صلح پر راضی ہو گئے اور خواہ مخواہ صلح
کروا دے اور آخر کو ایسا ہی ہوا کہ جو حضرت شاہ دل آگاہ نے فرمایا تھا کہ طرف ثانی عہد و پیمان پر قایم نہ ہو اور ہوا بعد اوسکے جو کچھ
کہ ہوا پس گئی امیر معاویہ طرف شام کی اور حضرت ولایت مآب طرف کوفہ کی اور آپ نے کوفہ مین رہنا اختیار کیا پھر خوارج یعنی خارجیون کی
قوم نے خروج کیا حضرت حیدر کرار قاتل اشرار نے نہروان پر جاکر اونکی فوج سے مقابلہ کیا جنگ عظیم درپیش آئی آخر کو حضرت شاہ ولایت
سرافراز فتح پائی اور سردار اوس قوم کا مارا گیا کہ وہ پستان دراز رکھتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی خبر دی تھی کہ علی سے لڑیگا
اور مغلوب اور مقتول ہوگا فایدہ جاننا چاہیے کہ احوال ان اشرار یون کے بیشمار ہین اور کرامتین اون شجاعتین حضرت علی سے ظاہر ہوئی ہین بسیار ہین
ہین یہہ کتاب مختصر گنجایش اونکی لکھنے کی نہین رکھتی علاوہ یہہ ہے کہ اختصار اور رتہور ابیان کرنا ایسی مقام مین لایق اور مناسب ہے اسواسطے کہ فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت ذکر کیا جاوے میرے اصحاب کا پس چاہیے کہ خاموش اور چپ رہو تم غرض یہہ کہ مبادا کہین تم سے کسی
کے جناب مین گستاخی اور بے ادبی کا حرف صادر ہو وے کہ اوسکا مواخذہ اور عذاب بڑا ہے اور دوسرے یہہ کہ مقصود اصلی اور مطلوب
دلی مرتب کرنے اور لکھنے اس کتاب سے ذکر شہادت حضرت سید الشہدا حسین ابن علی مرتضی علی محمد و علیہ السلام کا ہے اور باقی احوال تھوڑے تھوڑے
اسلیے لکھے گئے تو متصل اور ترتیب کتاب کی استوار رہے اور مطالعہ کرنے والا اسکا اول اور آخر قصہ کے سے خبردار رہے تو بہرہ کافی اور خط وافی
حاصل کرے **فصل** چاہیے جاننا کہ مہر سپہر ولایت ماہ فلک ہدایت کرامت مآب شہامت انتساب امام المشارق والمغارب علی ابن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ عابد زاہد عالم فاضل تھے اور عارف قانع حافظ عامل تھے جری شجاع جواد کریم اور خلیق رحیم شریف
حلیم تھے حکایات عجیبہ آپکی سب کتابون مین مسطور ہین اور کرامات غریبہ بہت ہے عالم مین مشہور ہین فصاحت اور بلاغت مین وحید
زمان اور معرفت اور ولایت مین فرد دوران تھے علم صرف کا اور نحو کا اور سباق سب آپ نے مرتب کیا ہے اور اہل اسلام کے عالمون
نے اکثر آپ کے قولون پر فتوی دیا ہے اہل بیت اور سب اصحاب آپ کے مدح خوان ہین اور اولیا اور اہل معرفت آپ کے نام
پر دل و جان سے قربان ہین حضرت عمر نے بارہا حق تعالے سے یہہ دعا کی ہے کہ خدایا اوس زمانہ مین مجکو نہ جلانا کہ جبر
زمانہ مین علی ابن ابی طالب نہو وے اور یہہ بھی بارہا کہا ہے اگر نہوتا علی تو ہلاک ہوتا عمر اکثر قضایا آپ نے ایسی فیصل
اور حل کیے ہین کہ کسی کے عقل مین نہ آتی تھی اور اصحاب اونکو سنکر گھبراتے تھے ناصر اور معین اور مددگار حضرت
ابوبکر کے اور حضرت عمر کے اور حضرت عثمان کے حضرت علی تھے حضرت سید الابرار کے وصی اور جناب کردگار کے
ولی تھے روایت ابن عباس سے کہ نہین نازل ہوئین اسقدر آیتین کسیکی شان مین کلام اللہ مین کہ جسقدر علی کی شان

دلاور اور بہادر باہم دست و گریبان تھے اور خنجر اور تیغ افشان تھی روایت ہے کہ بوڑھے بوڑھے لوگ ملک شام کے بیچ لیلۃ الہریر کے بیچ
اشنای وار و گیر کی یعنی بوقت کشت و خون کی رونق تھی اور چلاتے تھے اور کہتے خدا کی واسطے لڑائی موقوف کرو اور خدا سے ڈرو کہ ہزارہا مردون مین کچھ تھوڑے
سی باقی رہی ہین رحم کرو اور ہمارے زنون اور فرزندون پر بخشش فرماو کوئی نہ سنتا تھا کہ یہہ کیا بکتے ہین اوس رات مین حضرت شجاعت مآب کرار
منتساب صاحب ذوالفقار حیدر کرار نے بان سو تیس دلاورون کو اپنے ہاتھہ سے قتل کیا تھا اور ایک یہہ روایت ہے کہ زیادہ نو سو سے قتل کیے تھے آخر کو
صبح ہوئی اور آفتاب بلند ہوا اوسوقت قتال و جنگ موقوف ہوئی موافق ایک روایت کی لیلۃ الہریر مین تین سو بیس ہزار آدمی طرفین کے کام آئے
اور موافق دوسری روایت کی دو ہزار اور اکھتر آدمی سپاہ ظفر پناہ شاہ عالی جاہ کی اور ساتھہ ہزار آدمی طرف ثانی کی قتل ہوئے اور ان سب لڑنیوالون
مین مل آدمی حضرت شاہ جلالت و دستگاہ کی طرف کی قریب اسی ہزار کی اور طرف ثانی کی فوج سے ایک لاکھہ اور قریب بیس ہزار کی قتل ہوئے اور مارے
گئے الغرض لیلۃ الہریر کی صبح کو یعنی جبکہ وہ رات تمام ہو چکی معاویہ ابن ابی سفیان نے خط اپنا کہ جسمین کمال عاجزی اور منت داری کی تھی
بیچ خدمت سراپا جرات امام المسلمین امیر المومنین کے بھیجا اور صلح اور معاف کرنا چاہا حضرت شاہ انجم سپاہ نے در جواب وسکی باتین سخت اور درشت
لکھیین اور سردان مردم طرفین کی کشتونکی لاشین اوٹھانی مین اور دفن کرنے مین مشغول رہے اور حضرت علی شیر کرار نے اپنے لشکر ظفر پیکر مین
حکم دیا کہ کل کی لڑائی کے واسطے اسباب اور آلات حرب و جنگ کی تیار کرو کہ کل پھر جنگ اور پاس نام و ننگ درپیش ہے معاویہ
ابی سفیان کی فوج مین خوف اور ہراس کمال تھی اور امیر معاویہ یہہ حکم امیر کبیر دشمن گیر کا سنکر مانند بید کے لرزان اور مثل پیران
دبیر لرزان تھا کہ عمر عاص کو بلا کر کہا کہ کچھہ حیلہ کیا چاہیے تو شاہ مردان شیر یزدان کی ہاتھہ سے خلصی ہو اور جان بچی عمر عاص نے یہہ تدبیر کی کہ
لڑائی کی دن جسوقت صفین طرفین کی فوج کی مقابل استادہ ہوئین قریب ساڑھے پانسو کی قران شریف نیزون اور بھالون کے سر سے
بلند ہوائی پھر فوج مین اور سردار قوم شام کے ساتھہ کمال عاجزی کی آگے آئی فوج شیر خدا علی مرتضی کی اور متصل ہو کر باآواز بلند کہا کہ
ای قوم عرب کی خدا سے ڈرو اور اپنے زن و فرزند پر رحم کرو اور ہاتھہ جنگ اور لڑائی سے باز رکھو نہین تو جب تم سب فنا ہو جاوگی تو پھر
فوج روم اور فارس کی آکر سب تمھارے زن و فرزند کو پکڑ کر لیجاوینگی اور اسیر اور دستگیر کرینگی اور دیکھہ لو یہہ کہ ہم مین
اور تم مین قرآن درمیان مین ہے اور ابو الاعور کہ سپہ سالار ہے معاویہ کی فوج کا قرآن شریف سر پر رکھکر بیچ مین دو فوجون
کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر آکھڑا ہوا اور کہا یہہ کتاب خدا کی ہم مین تم مین حکم ہے اور ہمارے تمھارے درمیان مین
ہے حضرت شاہ خلائق آگاہ ہر چند فرماتے تھے اپنی فوج کے لوگون سے کہ یہہ مکر اور فریب ہے اور یہہ اپنی جان بچانے کے لیے
حیلہ کرتے ہین والا خدا سے کریم اور قرآن عظیم سے کب یہہ ڈرتے ہین لوگ کہ لڑائیون سے بہ تنگ آگئی تھی اور اکثر معاند

ایکدن حضرت عایشہ مدح اور تعریف حضرت علی کی کرتی تھین کہ لوگون نے کہا کہ تمنے کیون ایسی جدال اور قتال اور لڑائی
بھرائی ہی حضرت عایشہ روین اور کہا کہ مجھسے خطا ہوئی اور مین نے توبہ کی اللہ کی طرف اور فرمایا کہ علی نزدیک میری سب سے بہتر اور
اچھا ہے پھر حضرت شاہ شجاعت دستگاہ بصرہ سے کوفہ کو تشریف لائے معاویہ بن ابی سفیان نے ملک شام کی فوجین لیکر حضرت علی
پر خروج کیا اور قصاص خون عثمان کا حیلہ اوٹھا کر حضرت شاہ ولایت پناہ سے ارادہ جنگ کا کیا کوفہ سے حضرت علی چلے اور شام سے امیر
معاویہ صفین مین آکر مقابلہ ہوا کتنی مدت لڑائی درپیش رہی اور صفین ایک مقام کا نام ہی آخر کی لڑائی مین کہ جسکو لیلۃ الہریر کہتے
ہین حضرت شاہ دلدل سوار نہر ببیدان کارزار شہامت و صرامت پناہ جلادت و بسالت دستگاہ قامع باب خیبر قاطع بنیان
ہر ستمگر رافع اعلام شرع مصطفے دافع اقوام جور و جفا نامردین سید المرسلین قہار اعدا دین متین اسد اللہ الملک العلام قاتل اہل عناد ملک شام
غالب کل غالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے پر سوار تھے اور دستار مبارک نبوی سر مبارک پر بندھی
ہوئی تھی اور داد دلاوری اور اسد اللہ کی میدان کارزار مین دی ہی ایک مرتبہ اون شیر کردگار حیدر کرار نے ساتھ دس ہزار
سوار کار دیدہ اور جنگ آزمودہ کے اوپر قوم بغی اور فساد کی اور اہل شقاق و عناد کی حملہ کیا صفین کی صفین دشمنونکی برہم ماردین اور اولٹ
دین اور کشتونسے پشتے بنادی اور نالہ خون کے بہہ گئے کہ دست و پا گھوڑونکی بسبب پامال ہوئی خون کی ایسی معلوم ہوتی تھی کہ گویا مستی ریز مین
ہین اور بازو لشکر شام کا ٹوٹ گیا اور قوت حس و حرکت شامیونکی زائل ہوئی امیر معاویہ نے عمر عاص سے کہا کہ وہ اونکا وزیر اور مشیر
ہے یا ابا عبد اللہ آج کے دن استقامت اور صبر کیا چاہیئے تو کل کو ہم فخر کرین گے عمر عاص نے کہا کہ سچ کہتے ہین لیکن آج موت پر حق ہے
اور زندگی باطل اگر ایک حملہ ایسا ہی حیدر کرار شیر پروردگار کرے اور کیا تو پھر ہم مین سے ایک بھی باقی نہ رہیگا اور اوسدن مالک
اشتر نے بہت دلاورون اور پہلوانون کو بیسر و پا کیا اور سب لوگ سپاہ نصرت پناہ کے بھی گلگونہ شہادت سے سرخرو ہوکر
عروس دار البقا کی راہی ہوئی بعد اسکے پھر دونو لشکر مانند دریای اخضر کی موج مارنے لگے اور مثل کوہ فولاد کے ایک دوسرے
پر حملہ کیا اور آوازہ نقارہ رعد مثال سے اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ کا مضمون روشن ہوگیا اور حقیقت لکاد السموات یتفطرن
دلون پر کھل گئی اور گرد و غبار سیاہ درمیان آسمان و زمین کے سیاہی چھا گئی سردار اسلام کی مقابل مخالفونکی تکبیر کہتے ہوئے بیچ سپاہ
فرقہ من اللہ و فتح قریب کے کوشش مین آئی اور آتش حرب کی نہایت تیز اور گرم ہوئی حال جنگ کا یہانتک پہنچا کہ سوار پیادہ ہوئے اور زانو
زمین پر ٹیک کر خنجر و تیغ اور تلوار دستے لڑے اور ہزارون خنجر زہر بیکر خون دلاورون سے شنگرف گون ہوئے اور سیاہی غبار مین کچھ سجھائی
نہ تھا اور اوسدن نماز نمازیونکی بقدر اشارہ ہوئی میان تک کہ آفتاب غروب ہوگیا لیکن جنگ قائم رہی اور علم گرگی اور نیزے اور تلوارین رزم گہین

تیرہوین ہے واللہ اعلم بالصواب اور برس ہجرت کے تھے پینتیس اور عمر آپکی تھی اسی اور دو برس کی یعنی بیاسی برس کی اور حشر کوکب
بن کہ بقیع مین زمین کا نام ہی دفن کئی گئی اور بارہ بارس اور بارہ دن کم خلافت کی ہی **فایدہ** پھر دوسرے دن حضرت عثمان کی خلافت
سو سب اصحاب نے متفق ہوکر حضرت علی کو خلیفہ کیا اور سب نے حضرت شاہ محبوب الہی بیعت کی لیکن بعضے اصحاب کے شبہ اور دغدغہ دل مین
رہا کہ حضرت عثمان کو حضرت علی نے قتل کروایا ہی اور عثمان کے قاتلونکو علی نے چھپایا ہی پس حضرت طلحہ اور حضرت زبیر مکہ کیطرف گئی اور حضرت
عایشہ صدیقہ کہ جمل کیواسطے گئین ہوین تھین اونسے ملی اور قصہ حضرت عثمان کی قتل ہونیکا اور حضرت علی کے خلیفہ ہونیکا سب کہا اور تہمت قتل
عثمان کی حضرت علی پر کی اور حضرت عایشہ کو اوپر مخالفت حضرت علی کی برانگیختہ کیا اور سب ملکونون سے لوگون کو بلایا اور جمع کیا اور لشکر
کشی کرکر بصرہ کو آئی اور مشورہ کیا کہ ام المومنین عایشہ صدیقہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی علی سے قصاص عثمان کا چاہتی ہین اور عثمان کے
قاتل کہ علی نے چھپا رکہی ہین اونسونکو طلب کرتی ہین اور نہ مانگتی ہین چونکہ علی قاتلونکو نہین دیتے اسواسطے لڑائی ٹھہری ہی تو امر حق ظاہر ہووے
پس جبکہ یہہ خبر حضرت علی کو پہونچی اونے فیقون اور دوستون اور خادمونکو ہمراہ رکابکے لیئے ہوئے عراق کی طرف روانہ ہووے بصرہ کی پاس
ملاقات کی حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر سے اور عذر درمیان مین لائے اور کہا کہ عثمان کے قاتل میری پاس نہین ہین اگر مجکو معلوم ہووے
تو مین خود اونسے امیر المومنین عثمان کا قصاص لیتا القصہ شبہ علی کیطرف سے کہ دلونمین تھا بالکل رفع ہوا اور جنمیونکی جنتیون سے لڑائی
ہوئی اسواسطے کہ حضرت عایشہ کی طرف بہی وہ اصحاب تھے کہ جنکی واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہین کہ بہشت ان لوگون پر
واجب ہے اور ایسہی حضرت مرتضی علی کیطرف تھی کہ اونکو بشارت مین بہشت کی دی ہین آخر الامر دونون فرقون مین جنگ عظیم ہوئی
آخر کی لڑائی مین کہ جسکو جنگ جمل کہتے ہین عایشہ صدیقہ جمل یعنی اونٹ پر کجاوہ مین سوار تھین اور گرداونکی شیران کارزار اور دلیران
شیر شکار حاضر تھے اور آتش جدال اور قتال کی شعلہ زن تھی غازی ان دونون طرف کے داد شجاعت کی دیرہے تھے یہانتک دونون گروہ نے
بیچ مردی اور مردانگی کی کوشش اور کشش کی کہ زبان قلم کی اوسحال کو لکھنے سے زخمی ہوتی ہی اور شگاف کہاتی ہی اور مالک اشتر نخعی کہ
سپہ سالار فوج حیدر کرار قاتل کفار کا ہے نہایت کی مرتبہ مین جرأت اور دلاوری کی آخر کو حضرت عایشہ کی اونٹ کی پاؤن کٹ
گئی اور اونٹ گرا حضرت علی نے محمد ابن ابی بکر کو عایشہ صدیقہ کی اونٹ کی پاس بھیجا تا اپنی بہن کی حفاظت کری اور بے پردگی
ام المومنین کی نہو بعد فتح یاب ہونے جناب ولایت مآب کی یہہ ہوا کہ حضرت علی نے حضرت عایشہ صدیقہ کو باعزاز
واکرام تمام مدینہ منورہ کو بھیجدیا تا اپنی مکان مین بعزت وحرمت رونق افزا رہین روایت ہے کہ جنگ جمل مین
ستر ہزار آدمی حضرت عایشہ کی طرف کی اور تین ہزار آدمی حضرت علی کی طرف کے کام آئے روایت ہے کہ

طلحہ کا چہرہ خون آلودہ ہوا اور خنجر کے سر مین چوٹ آئی کہ سر او سکا پھٹ گیا پس پھر حال دیکھکر محمد ابن ابی بکر کو خوف آیا کہ ایسا نہو
کہ بنی ہاشم حسن اور حسین کا یہہ حال دیکھکر غصہ مین آوین اور جنگ عظیم درپیش آوے اور جو کہ ارادہ اپنا ہی قتل عثمان کا وہ نہو سکی یہہ سوچکر
اور دو شخص کو مفسد دنین سے اپنی ساتھہ لیکر حضرت عثمان کی گھر مین دیوار پر سے کود اجبکہ یہہ تین شخص گھر مین پہونچی اوسوقت حضرت عثمان
کلام اللہ کی تلاوت کرتے تھے اور لوگ حضرت عثمان کے ساتھہ کی کوٹھون پر چڑھی ہوئی تھے اور دو نوشاہزادے دروازہ پر تھے الغرض کسیکو خبر
نتھی کہ اندر کیا ہوتا ہے پس محمد ابن ابی بکر نے حضرت عثمان کی داڑھی پکڑی حضرت عثمان نے فرمایا واللہ اگر دیکھتا تجکو باپ تیرا اسمعاملہ کرتو
مجھسے درپیش آیا ہے بہت تجھسے بیزار اور خفا ہوتا یہہ سنکر محمد کا ہاتھہ ڈھیلا پڑا اور حضرت عثمان کو چھوڑ دیا پس وہ دو شخص انسان صورت شیطان
سیرت نزدیک حضرت عثمان کی ہوئی اور اوس امام برحق اور قاتل فجرہ کو مقتول ظلم شہید کیا شمشیر جفا سے اور تیغ دغا سے اور قطرہ آبکی ہو کے
قرآن شریف کے اس آیت پر پڑے فسیکفیکھم اللہ وہو السمیع العلیم معنی آیت کے یہہ ہین کہ پس قریب ہے کہ کفایت کریگا اور عوض لیوے گا تیرا
اللہ اون لوگون سے اور وہ یعنی اللہ سنے والا ہے اور جان نے والا ہے پھر محمد اور وہ دونون قاتل بھاگ کر دیوارون سے اوتر گئے بی بی حضرت عثمان
کی آبکے پاس تھی کو نتھی پر چڑھکر چلائی کہ امیر المومنین قتل کیا گیا اور شہید ہوا پس داخل ہوئی گھر مین لوگ پسوہا اوزنکو دیکھا گیا اور وہ جماعت بدذاتون
اور شیاطین کی متفرق اور تتر بتر ہو گئی اور پہونچی یہہ خبر حضرت علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد کو یہہ سب اہل مدینہ کے لوگ ملکر حضرت عثمان کے
گھر آئے اور اون کو دیکھکر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اور روئے اور عقلین سب کی گم ہو گئین کہ یہہ کیا ہو گیا کہ امیر المومنین بیگناہ مظلوم شہید ہوا
حضرت علی نے غصہ مین آکر حضرت امام حسن کو طمانچہ مارا اور حضرت امام حسین کے سینہ مین ہاتھہ مارا اور حضرت طلحہ اور زبیر کی بیٹیون کو سخت اور
سست کہا اور فرمایا کہ کیونکر خلیفہ رسول خدا کا صلی اللہ علیہ وسلم مارا گیا اور تم دروازہ پر بیٹھی رہی حالانکہ اسواسطے بھیجا تھا کہ اوسکو
دشمنونسے بچانا اور اوسکی خوب سی محافظت کرنا سب نے عذر کیا کہ ہم دروازہ پر تھے اور اندر کسی کو جانے نہ دیتے تھے مگر ایک بھی کی ہمکو خبر نتھی
پھر حضرت مرتضی علی نے حضرت عثمان کی بی بی سے جاکر پوچھا کہ یہہ ماجرا کیونکر ہوا کہا اوسنے کہ دو شخص آئے گھر مین اور ساتھہ انکے محمد ابن
ابی بکر تھا اور اون دونون شخص نے قتل کیا حضرت شاہ نے محمد سے کہا کہ یہہ کیا کہتی ہے اوسنے کہا یہہ جھوٹی ہے بخدا بتحقیق قسم خدا کی کہ مین
داخل ہوا تھا عثمان پر اور مینے ارادہ کیا تھا کہ قتل کرون عثمان نے میرے باپ کا ذکر کیا پس مینے چھوڑ دیا اور توبہ کی
طرف اللہ کے اور وہ دو شخص بھاگ کر نکل گئے اور بھاگ گئے خدا جانے کہان گئے روایت ہے کہ مروان اپنے بیٹے کو ساتھہ لیکر اس
ہنگامہ مین نکل گیا اور بھاگ گیا الغرض وفات حضرت عثمان کی جمعہ کے دن اٹھارہوین تاریخ ذی الحجہ کی یا چوبیسوین
تاریخ ہوئی اور اکثر روایتون سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ ایام تشریق کی بیچمین وفات ہوئی ہے کہ گیارہوین بارہوین

عثمان کی پشت پر لکھا دیکھا تو اوسمین لکھا تھا اسنے محمد بن ابی بکر کو فرمان دیکر مصر کے لوگونکے ساتھ بھیجا ہے تو کسی حیلہ سے
محمد کو اور فلان فلان کو مصر کے لوگونمین سے قتل کیجیو اور اپنی کام پر قائم رہیو سب لوگ یہہ دیکھکر حیران ہوئے اور غلام کو ساتھ
لیکر اولٹے مدینہ کو پھر آئے اور حضرت علی کو ساتھ لیکر حضرت عثمان کی خدمت مین حاضر ہوئے حضرت علی نے حضرت عثمان سے پوچھا
کہ یہہ غلام کسکا ہے کہا میرا ہے پوچھا یہہ اونٹ کسکا ہے کہا میرا ہے پوچھا یہہ خط پر مہر کسکی ہے کہا میری ہے لیکن واللہ باللہ کہ مجھکو خط لکھنے
کی اور مہر کرنے کی اور غلام کو جانے کی مطلق خبر نہین ہے سب لوگون نے خط کی نوشت مین اور اوسکی حرفون مین نظر کی
پہچانا کہ خط مروان کا ہے کہ وہ ہی حضرت عثمان کا منشی تھا اور مہر اوسکی پاس رہتی تھی اور مروان حضرت عثمان کا رشتہ دار بھی
تھا سب اصحاب کو حضرت عثمان کے قول کا یقین ہوا اور یہہ بھی سب جانتے تھے کہ عثمان کبھی جھوٹی قسم نکھاویگا حاشا کہ عثمان سے
ایسی بات ہوئی لیکن مصر والون کو اعتبار نہ آیا اور اونھون نے حضرت عثمان کی شہید کرنے کا دلمین ارادہ مصمم کیا اور مروان کو حضرت
عثمان سے طلب کیا حضرت عثمان نے مروان کو اونکے حوالہ نہ کردیا اس خوف سے کہ کہین مروان کو لوگ مار نہ ڈالین اصحاب بھی یہان
سے رنجیدہ ہوکر چلے آئے اور مصر کے اور کوفہ کے لوگون نے حضرت عثمان کے مکان کو گھیر لیا اور بلوہ عام ہوگیا اور حضرت عثمان
کے قتل کرنے کا ارادہ کیا اور دانہ اور پانی بند کیا اور ہنگامہ کئی دن رہا ہر چند اصحاب لوگون کو فہمایش کرتے تھے اور سمجھاتے
تھے لیکن لوگ نہین مانتے تھے آخر کو حضرت عثمان نے کوٹھی پر چڑھکر پکارا کہ ای قوم تم مین علی ہی کہا نہین پھر کہا سعد ہے کہا نہین پھر حضرت
عثمان نے کہا کوئی علی کو میری مصیبت کی خبر کرے پس جب حضرت علی کو خبر پہنچی اور آپ نے جانا کہ عثمان تشنہ ہے اور پانی اوسکو نہین
پہنچتا اور لوگ اوسکی قتل کی فکر مین ہین تین مشکین پانی کی ساتھ کتنے لوگون کے بنی ہاشم اور بنی امیہ سے بھیجین وہ پانی بند تھا تمام حضرت عثمان
کے پاس پہنچا اور کئی غلام بنی ہاشم اور بنی امیہ کے زخمی ہوئے جب یقین ہوا حضرت علی کو کہ لوگ عثمان کو قتل کرینگے پس حضرت
امام حسن اور حضرت امام حسین اور قنبر کو کہ اونکا غلام ہے بھجوایا اور فرمایا کہ تم تلوارین باندہی ہوئے جاؤ اور عثمان کی دروازہ
پر کھڑے رہو اور خبردار کسکو اندر جانے نہ دینا اور حضرت طلحہ نے اور حضرت زبیر نے اور بعضے اصحاب اور نے بھی اپنے اپنے بیٹونکو ساتھ
شامل اونکے کردیا اور سمجھا دیا کہ کسی فساد کے پاس عثمان کے جانے نہ دیجیو اور اوسکی حفاظت قرار واقعی کیجیو پس دونو شاہزادون نے اور
اصحاب کے فرزندون نے آکر دیکھا کہ بلوہ عام اور غوغای تمام ہو رہا ہے اور حضرت عثمان کے گھر کی اندر اور پر سے تیر مار رہے
ہین چنانچہ مروان کہ اندر تھا اوسکے بھی تیر لگا لیکن کارگر نہوا شاہزادون نے ہر چند مزاحمت اور محافظت کی لیکن ازبسکہ
ہجوم کثیر تھا اور سنگ اندازی اور تیراندازی لوگ کر رہے تھے حضرت امام حسن کا چہرہ مبارک خون آلودہ ہوا اور محمد بن طلحہ کا

صبح کی نماز کے واسطے آئی اور لوگون کو نماز کے واسطے جگانے لگے ابو لولو نے خنجر مارا پہلو مین اور ران مین زخم آیا حضرت عمر کی اور بدکے دن زخمی ہوئے تھے اور ہفتہ کو رحلت فرمائی چھبیسوین تاریخ ذی الحج کی اور تیئیسوین برس ہجرت کی اور مدت آپکی خلافت کے دس برس اور چھ مہینے اور چار دن ہین موافق ایک روایت کی اور دفن کیے گئے حضرت عمر ہم رو ضہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سال حضرت عمر کی عمر کے ترسٹھ تھے بعد اونکی وفات کی باتفاق سب اصحاب کے حضرت عثمان ذوالنورین خلیفہ ہوئے زیب و زینت روی اسلام کو اونسے بھی بہت ہوئی اور مناقب حضرت عثمان کے بھی بہت ہین کلام اللہ کو جمع کیا اس ترتیب سے کہ وہ مقبول خدا اور روح مصطفے کا اور تمام اہل دنیا کا ہی روایت ہے عایشہ صدیقہ سے جسوقت کہ داخل ہوتا تھا عثمان اوپر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت اپنے بدنکے کپڑونکو جمع کر لیا کرتے تھے اور بدنکو خوب ڈھانک لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے آیا جاتا کرین اوس شخص سے کہ جسے خدا کے فرشتہ حیا کرتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن جاتا تھا ساتھہ میرے عثمان کہ نزدیک میرے اوسوقت ایک فرشتہ تھا کہا اوس فرشتہ نے کہ عثمان شہید سے قتل کریگی اسکو قوم اسکی اور ہم فرشتے حیا کرتے ہین اس سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ داخل ہونگے بہشت مین بغیر حساب کے ستر ہزار شخص بسبب شفاعت کرنے عثمان کے اونکی واسطے اور حالانکہ وہ ہر ہزار آدمی ایسے گنہگار ہونگے کہ قابل اور لایق دوزخ اور نار کی ہونگے یعنی دوزخ مین جانا اونکی واسطے واجب اور مقرر ہوگیا ہوگا لیکن بسبب شفاعت عثمان کے بہشت مین داخل ہونگے **فصل** چاہیے جاننا کہ قصہ حضرت عثمان کی وفات کا مختصر یہ ہے کہ ابن ابی شرح حضرت عثمان کی طرف سے شہر مصر کا حاکم اور عامل تھا لیکن بے نہایت ظالم اور جاہل تھا مصر کے لوگون پر ظلم اور تعدی کمال اونہون نے کی تھی یہانتک کہ ساتھہ سو آدمی مصر کے اور سردار اونکے مدینہ مبارک مین ہمچو خدمت حضرت عثمان کے حاضر ہوئے اور اوسکا ظلم اور تعدی بیان کیا حضرت عثمان نے محمد کو کہ بیٹے حضرت ابوبکر صدیق کے ہین حاکم کیا اور فرمان حکومت کا اونکو نام لکھدیا اور اون کو ساتھہ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجرین و انصار سے اور ساتھہ مصر کے لوگون کے کہ آئے ہوئے تھے مصر کی طرف روانہ کیا اور ابن ابی شرح کی واسطے حکم بھیجا کہ وہ برطرف ہووے اور معزول ہووے تو وہ نامعقول معقول ہووے محمد بن ابی بکر اور اہل مصر رخصت ہوکر مصر کی طرف روانہ ہوئے تین منزل چلے تھے کہ کیا دیکھتے ہین کہ ناگاہ ایک کالا ساشتر سوار دوڑا ہوا اونٹ کو چلا جاتا ہے لوگون نے پوچھا تو کون ہے اور کہان جاتا ہے کہا اونے کہ مین غلام امیر المومنین عثمان کا ہون مصر کے حاکم پاس امیر کی مجھکو بھیجا ہے لوگون نے کہا حاکم مصر کا تو ہم مین ہے یہ محمد ابن ابی بکر کہا کہ مجکو ابن ابی شرح کے پاس بھیجا ہے پوچھا کوئی خط بھی تجکو دیا ہے اون نے انکار کیا لوگون نے جو تلاشی کی تو اوسکی چمڑے مین سے خط عثمان کا نکلا کہ اوسپر مہر تھی حضرت

گلہ کیا کہ ہمین دفن کرنے کی خبر نہ کی حضرت علی نے عذر کیا کہ وصیت حضرت خاتون قیامت کی ایسی ہی تھی وفات زہرا کی بیسویں
منگل کی رات کو تیسری تاریخ رمضان شریف کی چھ مہینے پیچھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ہوئی عمر شریف آپکی اٹھائیس
برس کی تھی اور قبر شریف آپکی موافق ایک روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ہے اور بسبب روایت دوسری کی بقیع مین اور
اب دونو مقام مین زیارت کرتے ہین اور دونو مقام مین قبر بنی ہوئی ہے یہہ بھی اثر آپکی عفت اور عصمت کا ہے کہ بعد موت کے بھی پردہ نشین
کار ہا کہ کونسی ہے **فائدہ** حقیقت فاطمہ زہرا کی اولاد کی یہہ ہے کہ تین تو بیٹے ہین اور تین بیٹیان بیٹے حضرت امام حسن اور امام حسین
اور محسن اور بیٹیان زینب اور ام کلثوم اور رقیہ محسن اور رقیہ نے سن طفولیت مین وفات پائی یعنی بہت چھوٹے اور خرد سال تھے
کہ فوت ہوئے اور زینب کا نکاح علی مرتضی کے بھتیجے سے ہوا یعنی عبداللہ بیٹا جعفر طیار کا اور ام کلثوم کا نکاح علی مرتضی نے
حضرت عمر ابن الخطاب کے ساتھہ کیا ہر چند کہ ام کلثوم بہت چھوٹی تھین اور عمر خطاب کے بہت بڑی عمر تھی لیکن حضرت عمر نے یہہ فائدہ
سمجھا تھا کہ میرا رشتہ اہل بیت سے ہوا اور یہہ شرف اور سعادت مجکو حاصل ہوا اور قیامت کو یہہ بات میری کام آوے اور حضرت علی نے
یہہ فائدہ سمجھا تھا کہ عمر کے برابر کوئی شخص اس زمانہ مین مقرب اور مقبول خدا اور رسول کا نہین ہے صلی اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

مخزن پانچوان ہیم ذکر وفات اسد اللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب شیخ المشارق والمغارب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

اور ہیچ ذکر وفات گل گلستان رسول سرور دل وجان جناب بتول مقبول بارگاہ ذی المنن حضرت امام حسن کے سلام اللہ علی محمد
وعلیہ ارباب سیر اور اصحاب اخبار لکھتے ہین کہ بعد وفات حضرت سید کائنات فخر موجودات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کی ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے دو برس اور تین مہینے خلافت کی اور ایک عالم کو ارشاد اور ہدایت کی بعد اسکے بخار ہوئی بایسوین
تاریخ جمادی الثانی کی منگل کے دن تریسٹھہ برس تھا ہجرت کا سراے دنیا سے طرف دار عقبی کے تشریف لے گئے اور عمر آپ کی تریسٹھہ برس کی تھی
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روضہ مطہرہ مین دفن کیے گئے بعد انکے باتفاق سب اصحاب کے حضرت عمر فاروق خلیفہ ہوئے اور حضرت عمر نے دین محمدی کو
کمال رونق دی اور کوہ اور شہر اور بر اور بحر دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم معمور ہو گیا اور مناقب حضرت عمر کی حد سے افزون ہین
روایت ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے کیا ہے حق کو اوپر زبان عمر کے اور اوپر دل عمر کے اور عمر فرق کرنے
والا ہے کہ فرق کیا ہے اللہ نے ساتھہ اوسکے حق کے اور باطل ہے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر سے کہ تم
بھائی میرے نہ بھولنا مجکو اپنی دعاے خیر مین اور فرمایا کہ عمر چراغ ہے بہشت کے لوگون کا اور حقیقت اونکی وفات پانے کی
یہہ ہے کہ ایک شخص نہایا بولو آتش پرست وہ مسجد مین آکر اندھیری مین مسجد کے کوئی سو لگ کر گرا ہو یا جب حضرت عمر مسجد مین

اسماء بنت عمیس کو بلا کر کہا کہ فلانی جگہ کافور بہشت کہ میری باپ کی واسطے جبرئیل لایا تھا اور اپنی ایک حصہ اپنے واسطے لیا تھا اور دو حصہ مجکو دیئے تھے تو وہ دو آگہ ایک حصہ اوسمین سے مین لگاؤنگی اور ایک حصہ علی کا ہی اسما بموجب فرمودہ کے حکم بجا لائی اور فرمایا مجھ انہین کفن و نہین دفن کیجو اور قبر مین رکھیو اور مجکو برہنہ نہ کیجو اور ارشاد کیا کہ اب تم میرے حجرہ سے باہر جاؤ اور دروازہ بند کر دو کہ مین اپنے الہ سے مناجات کرون اسما کہتی ہین کہ مین نے دروازہ بند کر کر کان اپنا دروازہ سے لگا یا کہ سنون کہ حضرت خاتون کیا مناجات کرتی ہین کہ حضرت فاطمہ نے گریہ وزاری اور مناجات بیچ درگاہ حضرت باری کی شروع کی کہ ای خدای تعالے بحرمت پدر بزرگوار میرے کی اور بحرمت شوق دیدار میرے کی اور بحق درد دل مرتضی کی میری مفارقت سے اور بحق سوز حسن اور حسین کی میری مصیبت سے اوپر گنہگارون کے میرے پدر بزرگوار کی امت سے رحمت کر اور سرگناہ سیہ کار بیچارون سے درگذر پس مناجات کرتی ہوئی حجرہ غسل اور کلیہ قبا سے ساتھ حجلہ تعا اور روضہ بقا کی انتقال فرمایا اور مضیق باوحشت وکلال سے طرف نزہت آباد قرب وصال کی رحلت فرمائی جب شاہزادون نے یہہ حال اپنی مادر شفیق کا دیکھا کمال زاری اور بیقراری کی حضرت مرتضی علی کے گھر مین آئے اور یہہ ماجرا دیکھا اور کہا ای فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد جناب رسالت مآب کے صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ دل دردمند کو ساتھہ تیری تسکین دیتا تھا مین بعد تیرے کسکے ساتھہ تسکین دونگا اور حضرت علی بہت روئے اور نہایت غمگین اور پریشان ہوئے اور یہہ دو بیتین فاطمہ زہرا کی مرثیہ مین کہین

قطعہ لِكُلِّ اجْتِمَاعٍ مِنْ خَلِيلَيْنِ فُرْقَةٌ ۞ وَكُلُّ الَّذِي دُونَ الْفِرَاقِ قَلِيلٌ یعنی ہر دوستونکہ کہ مل بیٹھے ہین جدائی ہونے والی ہے اور ہر بلا کہ ہے اسمان ہے سوائے جدائی کی بلا کے کہ یہہ بہت سخت ہے وَاِنَّ افْتِقَادِي فَاطِمًا بَعْدَ اَحْمَدَ دَلِيلٌ عَلَى اَنْ لَا يَدُومَ خَلِيلٌ ۞ اور تحقیق گم کرنا میرا فاطمہ کو بعد احمد کے جدائی کی صلی اللہ علیہ وسلم دلیل ظاہر ہے اسپر کہ کوئی دوست کسی کا عالم مین ہمیشہ نہ رہے گا ربا ہی لذت وصل جسنے پائی ہے ۞ اوسکی دیر ہی غم جدائی ہے ۞ مگر ہجر سخت ہے جز وصل ۞ نہین اس درد کی دوائی ہے ۞ القصہ حضرت علی نے بموجب وصیت فاطمہ زہرا کی اوسی غسل سے کہ حضرت خاتون نے اپنی جیتی جی کیا تھا اور اونھین کپڑون مین دفن کیا اور قبر مین رکھا اور لکھتے ہین کہ یہہ مخصوصات فاطمہ سے ہی یعنی یہہ بات اونہین کے لیے خاص تھی اور کسیکے لیے درست نہین ہے اور مشہور روایت یہہ ہے کہ بموجب وصیت اور فرمودہ حضرت فاطمہ کے اسما بنت عمیس نے غسل دیا اور حسن اور حسین پانی لاتی تھی اور اپنی مادر غمگسار پر ڈالتی تھی اور غم وفات مادر بزرگوار سے روتی تھی اور بموجب وصیت فاطمہ زہرا کی علی مرتضی نے گھواری مین خبارہ بنا کر رات ہی کو دفن کیا اور قبر مین رکھا اور نماز جنازے کی حضرت علی نے یا عباس نے پڑھائی صبح کو سب اصحاب اور اشراف نے حضرت علی سے

ماری ہے ❊ ہمارے سینہ کو اوسکا نشانہ کرتا ہی قطعہ سفر کا ارادہ ہے دلدار کا ❊ تو ان بخش جان و دل زار کا ❊
وہ گل جب ہوا اس گلستان سے دور ❊ تو پھر زور ہے ہجر کی خار کا ❊ بعد اسکے حضرت علی مرتضی نے کہا ای فاطمہ وصیتین میری سب
قبول کہین ہین نے اور سب انشاء اللہ تعالے بجا لاؤن گا اب تو کرم فرما کر میری بھی وصیتین سن لے حضرت فاطمہ نے کہا فرمائیے علی مرتضی نے
کہا اول یہہ کہ جو مجھسے تیری خدمت مین کچھ تقصیر ہوئی ہو تو معاف فرما اور بخش دی دوسرے یہہ کہ جسوقت کہ فرود سرین مین اپنے
پدر بزرگوار کی خدمت مین پہنچو تو میری طرف سے کہو ہجران زدہ اور غم خوردہ ہون ہم جناب رسالت مآب کے سلام بھیجا ہی تیسری
یہہ کہ میری کچھ شکایت جناب پیغمبر سے صلی اللہ علیہ وسلم نہ کیجیو حضرت فاطمہ نے کہا حاشا کہ اتنی مدت مین کہ مین ساتھہ تیری رہی کبھی ذات بابرکات
تیری سے ایسی چیز نہین دیکھی ہین نے اور ایسی بات تیری زبان فیض بیان سے نہین سنی ہین نے کہ موجب شکایت کا ہووے بلکہ ہمیشہ تجسے مردانگی
اور مروت اور جوانمردی اور فتوت اور حسن مقال و لطف افعال دیکھا ہی ہین نے بیت ای زسر تا پا چو چشم خویش عین مردی ❊ چون
تو اندر بود چندین لطف در یک آدمی قطعہ تجھین جو خوبیان ہین مری جان یہہ کہان ❊ جیسا ہے باکمال تو انسان
یہہ کہان ❊ یون خوب اور بھی ہون جہان بیچ تو مگر ❊ اوصاف بے شمار کی ہے کان یہہ کہان ❊ روایات
سے ثابت ہوتا ہے کہ شاہزادہ کونین حضرت امام حسن اور حسین اپنے والدہ ماجدہ کا حال تنگ دیکھکر دم بدم
آتی تھی اور گریہ وزاری مچاتی اور مادر مشفق کے سینہ بے کینہ سے لگ کر روتی تھی اور اپنی جان کھوتی تھی اور حضرت
خاتون دلداری اور غمخواری اونکی طرح طرح سے کرتی تھین لیکن تاب و طاقت اونکی رنج کی دیکھنے کی نہین رکھتی تھین
اسواسطے حضرت علی سے کہکر اونکو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روضہ مبارک پر بھیجدیا کرتی تھین روایات سے ثابت ہوتا ہی
کہ حضرت خاتون قیامت خامنہ عصمت وعفت کو عنقریب رحلت کے یہہ فکر بہت تھی کہ ایسا نہو کہ کوئی میرے خیازی کو دیکھے اور
کسیکی نظر میرے قد و قامت پر پڑے اسمین ایک بی بی نے کہ حبشہ سے نقشہ گہوارے کا دیکھکر آئی تھی حضرت فاطمہ کے واسطے کھجور
کی لکڑیون سے گہوارہ بنایا کہ اوسمین کچھ بدن نہین معلوم ہوتا تھا حضرت فاطمہ نے دیکھہ پسند کیا اور راضی ہوئین اور مسکرائین لکھا
ہے کہ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ایک مرتبہ یہہ گہوارہ دیکھکر مسکرائین ہین والا نہ حضرت کی وفات کے بعد اپنی زندگی
مین ان چھ مہینون مین کبھی نہین ہنسین روایت ہی جسدن کہ فاطمہ نے سرا سرا دنیا سے انتقال فرمادین گی حضرت علی گھر سے باہر تشریف لیگئے تھے
کہ حضرت فاطمہ نے سلمی سے کہ کنیز آزاد کی ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی فرمایا کہ پانی میرے غسل کے واسطے تیار کر سلمی حکم بجا لائی حضرت
فاطمہ نے غسل کیا اور پوشاک پاکیزہ پہنی اور بستر اپنا حجرے مین بچھوایا اور بستر پر تشریف لیجا کر رو بقبلہ لیٹین اور دونون ہاتھہ سر کے نیچے رکھلئے

کینہ پر رکھا اور دعا کی خدایا اسکو بھوک کی رنج سے محفوظ کردے حضرت خاتون فرماتی ہین کہ اوسدن سے اذیت
گرسنگی کی اور بھوک کی میرے دلسے جاتی رہی یعنی ہرچند کہ فاقے ہوتے تھے لیکن اوسکا رنج اور اذیت اور بے چینی کچھہ نہ
معلوم ہوتی تھی اوی پر جانا چاہیے کہ یہہ انتبار کرنا ریاضت اور نفس کشی کا اپنی واسطے اور اپنی اہل بیت کی واسطے تعالی اللہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسی دعا اونکی فراغت اور ترقی دنیا کی واسطے مانگتی قبول ہوتی کہ پیغمبر ونکی دعا رد نہین ہوتی ہے
القصہ حضرت خاتون قیامت کو سوا اور جدائی پدر بزرگوار کے اور غم فراق صدالابرار کے کچھہ بیماری اور رنج تھا فرد عاشقی پیدا ست
از زاری دل ✤ نیست بیماری چو بیماری دل ✤ رات دن بیقرار رہتی تھین اور زار و نزار روتی تھین روایت ہے پانچ شخصونکی
برابر جہانمین کوئی نہین رویا ایک حضرت آدم کہ جب بہشت سے نکالے گئے دوسرے حضرت یعقوب حضرت یوسف کی غم مین
تیسرے حضرت یوسف قید خانہ مین چوتھے حضرت فاطمہ زہرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غم سے پانچوین حضرت زین العابدین
حضرت امام حسین کی غم مین الغرض تاب و توانائی حضرت فاطمہ زہرا کی بالکل جاتی رہی و طاقت لشست و برخاست کی مطلق نہ رہی
اور زمانہ رحلت فرمانے کا عنقریب آپہنچا حضرت خاتون نے حضرت مرتضی کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ یا حیدر کرار اور ای دوست غمخوار
چار وصیتین کہتی ہون اول یہہ کہ اگر کبھی میری طرف سے تیری خدمت گذاری مین اور اطاعت اور فرمانبرداری مین کچھہ قصور
ہوا ہو اور غبار ملال کا تیرے آئینہ خاطر پر بیٹھا ہو تو مجکو معاف فرما اور بخشدے حضرت علی نے کہا مین شکر گذار ہون تیرا
دل میرا تیری طرف سے کہ تو صاحب صاف ہے اور تو میری طرف سے غمگسار ہے ندارد آزار و جفا کار ہے اور تو گل بوستان سلامت ہے نہ خار بیغلان
ضلالت ہے حاشا کہ مین تجسے خفا ہون اب وصیت دوسری فرما حضرت فاطمہ نے کہا دوسری وصیت یہہ ہے کہ میری حسن و حسین کو اور اونکی
بہنونکو بہت عزیز رکھیو اور ایسا کوئی دقیقہ شفقت اور رحمت کا فروگذاشت نکیجو تیسری وصیت یہہ ہے کہ مجکو رات کے
وقت دفن کیجیو اور قبر مین رکھیو کہ جیسے کسی بیگانی کی نظر زندگی مین مجھپر نہین پڑی ہے ایسی ہی چاہیے کہ بعد مرنے کی بھی کسی کی
نظر میرے جنازہ پر نہ پڑے اور چوتھی وصیت یہہ ہے کہ میرے قبر پر آیا کیجیو اور زیارت میری موقوف نفرمایو کہ میرا موجب راحت
اور آرام کا تو تھا اور مونس اوقات صبح و شام کا تو تھا حضرت شیر یزدان شاہ مردان سنکر خروش مین آگئے اور بے
اختیار زار زار رونے لگے اور ساتھہ زبان حال کے مضمون اس مقال کا کہتے تھے قطعہ دلدار اگر بکنار ما طلبد ✤ در کوی فراق خانہ نیطلبد ✤ تیرے زکان ہجر مے اندازد ✤ در سینہ ما شانہ نیطلبد ✤ قطعہ ہندی
وہ اپنے جانے کا مجھے بہانہ کرتا ہے ✤ وہ ہجر مین ترتیب خانہ کرتا ہے ✤ کمان فرقت دوری سے تیر مارے ہے

امت میری سے اور فرمایا کہ روح القدس جبرئیل نے خبر دی مجکو کہ افضل اور بہتر تیری امت کا بعد تیری ابو بکر ہے ✣ —

فصل جانا چاہیئے کہ روح روان نبی شمع شبستان علی زاہد زمان عارفہ دوران معدن رشد و ہدایت حضرت خاتون قیامت علیہا التحیۃ والرضوان من الخالق الانس والجان ساتھہ کمال تقوے اور طہارت اور ریاضت اور معرفت کی موصوف تھین چنانچہ القاب آپکے مبارکہ اور طاہرہ اور زاکیہ اور راضیہ اور مرضیہ اور بتول ہین اور آپ کو اپنے پدر بزرگوار کی ساتھہ اسقدر محبت تھی کہ حالت عشق کی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حضرت خاتون کی ساتھہ اس مرتبہ الفت تھی کہ اپنی اہل بیت مین سے اور اپنی اولاد مین سے کسیکے ساتھہ نہین تھی چنانچہ حضرت جبکہ سفر کو تشریف لے جاتی تھے سب گھر کی لوگون کو وداع کر کر آخر کو حضرت خاتون سے ملکر وداع کر کر سوار ہوتے تھے اور جبکہ سفر سے آتی تھے پہلے سب سے حضرت فاطمہ سے ملتے تھے پھر اپنی بی بیون کے حجرہ مین تشریف لیجاتے تھے اور ملاقات کرتے تھے شیخ نجم الدین عمر نسفی رحمۃ اللہ نے روایت لکھی ہے کہ ایکدن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر رونق افزا ہوئی اور دیکھا کہ خاتون قیامت ملول اور خفا بیٹھی ہین اور روتی ہین حضرت نے سبب رونے کا پوچھا حضرت خاتون نے عرض کی کہ یارسول اللہ بر سبیل حکایت کی کہتی ہون نہ بر سبیل شکایت کے کہ تین دن ہوے ہوئے ہین کہ ہمارے گھر مین کچھہ کھانے کو نہین حسن اور حسین کو کہ طفل صغیر ہین تاب صبر کی نہین رہی اور آج ان دونو لڑکون نے یہہ کہا کہ کوئی لڑکا جہان مین ایسا بھوکا ہوگا جیسے کہ ہم بھوکے ہین یہہ بات سنکر مجھپر جہان تاریک ہوگیا ہے اے باپ میرے اگر کوئی بندہ ساتھہ خدا تعالے کی دعا مین اور مناجات مین گستاخی کرے کچھہ عیب تو نہین ہے حضرت نے فرمایا خدای تعالے اپنی خاص بندونکی گستاخی کو دوست رکھتا ہے پس حضرت خاتون گھر کے ایک کونے مین گئین اور نماز پڑہی اور دعا کی اور ہاتھہ اوٹھائے اور رونین اور کہا ای خدا جانتا ہے تو کہ عورتونکو طاقت پیغمبر دنکی سے نہین ہوتی اگر میری تین سات باپ میری کی راز اور بھید وہ پیغمبر ہے میرے تین طاقت اون اسرار اور راز اور بھید کی نہین پا تو مجکو ویسی طاقت دی یا اس رنج و بلا سے مجکو راحت اور مخلصی دے یہہ حضرت خاتون نے کہا اور بیہوش ہوگئین کہ آسمان جبرئیل امین نازل ہوئی اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھو حضرت نے فرمایا کیا ہے جبرئیل نے کہا فاطمہ نے فرشتون کو رولا دیا ہے کہ سب خروش مین ہین آپ اوٹھکر فاطمہ کی سدہ اور خبر لیجے حضرت سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خاتون کے پاس گئے دیکھا بیہوش ہین اونکی سر کو زمین سے اوٹھا کر اپنی گود مین رکھا حضرت خاتون ہوش مین آئین اور اوٹھین شرمندگی سے سر نیچے ڈالی ہوئی حضرت نے فرمایا ای فاطمہ بخن قسمنا کی آیت پڑہ اور خدا کو قسم یعنی بہت قسمت کرنیوالا اور بانٹنے والا جان تو مشقتین تجھپر آسان ہو دین اور حضرت نے ہاتھہ مبارک اپنا حضرت فاطمہ کے سینہ بے

کنیز کہ زینب بنت جحش نے گذرانی تھی فائدہ جانا چاہیئے کہ سب اولاد حضرت کی بی بی خدیجہ سے ہے مگر ابراہیم کہ ماریہ قبطیہ سے ہین
اور بہت صحیح روایت یہہ ہے کہ حضرت کے تین بیٹے اور چار بیٹیان تھین بیٹے قاسم اور عبداللہ اور ابراہیم ہین اور طاہر اور طیب لقب عبداللہ
کا ہے کہ بعد پیغمبر ہونے کے پیدا ہوا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ طاہر اور طیب جدے دو بیٹے ہین اس قول کے موافق بیٹے پانچ ہوتے ہین قاسم
نے دو برس کی عمر پاکر وفات پائی مکہ مین اور عبداللہ نے بھی مکہ مین وفات پائی اور عمر بہت چھوٹی تھی شاید کہ برس دن کی بچہ نھوئی
تھی اور ابراہیم نے آٹھوین برس ہجرت کی پیدا ہوا تھا اور عمر ایک برس اور قریب چھ مہینے کی پاکر وفات پائی اور حقیقت حضرت
کے بیٹونکی یہہ ہے کہ پہلی بیٹی زینب ہے سب بیٹیون مین بڑی بعثت سے پہلے پیدا ہوئی تھی اور نکاح اوسکا اوسی کی خالہ کی بیٹی
سے کہ نام اوسکا ابوالعاص ہے ہوا تھا اور وہ اسلام لایا تھا اور اصحاب سے تھا وفات زینب کی حضرت کی زندگی مین ہوئی
آٹھوین برس ہجرت کی دوسری آیہ ہے اور نکاح اوسکا حضرت نے حضرت عثمان سے کیا وہ بھی حضرت کی زندگی مین اس جہان فانی
سے عالم جاودانی کو تشریف لیگئین روایت ہے کہ فاطمہ زہرا رقیہ کی قبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلو مین بیٹھی ہوئی رو
تھین اور حضرت اپنی چادر کی کونہ سے آنسو اونکے پوچھتے تھے اور تسلی کرتی تھی تیسری ام کلثوم ہے حضرت رقیہ کی وفات
کے بعد ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان کے ساتھہ کیا وفات ام کلثوم کی بھی حضرت کی زندگی مین نوین برس ہجرت کی
ہوئی چوتھی بضعۂ مصطفے فاطمہ زہرا رضہ اسلام اللہ علی سیدالورا علیہا ہین سب سے عمر مین چھوٹی اور مرتبہ مین بڑی فائدہ
بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اصحاب اور احباب نے متفق ہوکر ابوبکر صدیق کو رضی اللہ تعالے عنہ خلیفہ اور
جانشین آپ کا کیا اور صدیق اکبر نے اون لوگون کو کہ کافر اور مرتد ہوگئے تھی اور آپ کی وفات کے بعد اسلام
سے پھر گئے تھی اور زکوۃ دینی موقوف کردی تھی تنبیہ اور تعذیب کرکر اور نصیحت فرماکہ پھر درست
کیا اور دین کی راہ پر لائے اور مسیلمہ کذاب نے کہ دعوے پیغمبری کا کیا تھا اور ہزارہا خلق اللہ کو گمراہ کردیا تھا اوسپر
لشکر اہل اسلام کا بھیجا اور خالد ابن ولید کو امیر کیا جنگ عظیم ہوئی خلق اللہ کثیر کام آئی آخر کو فتح اہل اسلام کی ناصح ہوئی
اور مسیلمہ مارا گیا اور جہنم کو پہنچا حقیقت یہہ ہے کہ بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی تخمی کا تخمۂ اسلام کا یہہ بلا تھا حق تعالے
نے بانی حبیب کی برکت سے ابوبکر صدیق کو نوح اس کشتی کا بنایا کہ ایسی طوفان کو دفع کیا مناقب اور فضائل ابوبکر صدیق
کی بی حد و بیشمار ہین کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
محبت ابی بکر رضہ کی اور عمر رضہ کی ایمان ہے اونکا بغض اونکا کفر ہے اور فرمایا محبت ابوبکر رضہ کی اور شکر اوسکا واجب ہے اوپر ہر مسلمان کے

یاری دی کہ تنو انبیے نبی پر خاک کو ڈالا اور دفن کیا سب نے عرض کی کہ مقام ناچاری ہے اور اسی طرح حکم باری ہے روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اصحاب نے اور اہل بیت نے آپ کی درد جدائی مین مرثیے کہے ہین کہ جسکے سنتے ہی حضرت کی عاشقون کی اور مہجورون اور دشتاتون کی بیتاب مثل سیماب کی ہوتی ہے ابن جوزی نے لکھا ہے کہ وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہوین تاریخ ربیع الاول کی ہوئی اور اٹھایسوین تاریخ صفر کی آپ کسلمند ہوئی تھی اور روایت ہے سلمان سے کہ راوی ہے ثقہ راویون سے بطریق یقین کے کہ شروع مرض کا بائیسوین صفر کے مین تھا اور وفات دوسری تاریخ ربیع الاول کی ہوئی اور یہہ روایت غالب ہے کہ سب راوی متفق ہین اسبات پر کہ حضرت خاتون قیامت بعد وفات حضرت کی چھ مہینے زندہ رہین ہین اور تیسری تاریخ رمضان شریف کی آپ کی وفات ہوئی ہے پس تیسری ربیع الاول سے تیسری رمضان تک چھ مہینے پورے ہوتے ہین اور روایت ہے کہ آپکی اس بیماری مین ابوبکر صدیق نے سترہ نمازین مسجد نبوی مین لوگون کو پڑھوائین اور ایک روایت یہہ ہے کہ وفات پائی حضرت نے پیر کو قبر مین رکھے گئے بدھ کو رات کی وقت اور بعضون نے کہا ہے منگل کو بوقت سپہر کے لکھا ہے کہ پہلی روایت بہت صحیح ہے واللہ اعلم روایت ہے کہ چوانکھ کہ روے گی اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہرگز دوزخ کی آگ نہ دیکھے گی اور عمر حضرت کی تریسٹھ ۶۳ برس کی ہوئی تھی یعنی تین بیسی اور تین برسکی چالیس برسکی بعد پیغمبر ہوئی تھی اور بعد پیغمبر ہونے کی تیرہ برس مکہ مین تشریف رکھی اور دس برس مدینہ مین اور جیکہ حضرت کی وفات ہوئی حضرت امام حسن سائھ ساٹھ برس کے تھے اور حضرت امام حسین موافق ایک روایت کی چھ برس اور دس مہینے اور دس دن کی تھی اور موافق ایک روایت کی ساٹھ برس یعنی چھ برس اور چھ مہینے کے **فائدہ** جانا چاہیے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ بی بیان نکاحی تھین پہلی خدیجہ رضی اللہ عنہا دوسری سودہ تیسری عائشہ صدیقہ بیٹی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی چوتھی حفصہ بیٹی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی پانچوین زینب بیٹی خزیمہ کی چھٹی ام سلمہ ساتوین زینب بیٹی جحش کی آٹھوین جویریہ نوین ام حبیبہ بیٹی ابی سفیان کی بہن امیر معاویہ کی دسوین صفیہ گیارھوین میمونہ رضی اللہ عنہن حضرت خدیجہ اور حفصہ نے وفات پائی تھی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو یعنے آپکی زندگی مین اور نوبی بیان اوسوقت موجود تھین کہ جسوقت حضرت کی وفات ہوئی ہے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے جس عورت سے کہ نکاح کیا ہے بغیر حکم خدا کے اور بغیر پیغام پہنچانے جبرئیل کے خدا کی طرف سے نہین کیا ہے اور ایسی ہی جس شخص کو اپنی بیٹی ساتھ نکاح کی دی ہے بغیر حکم خدا کے اور بغیر پیغام جبرئیل کے نہین دی اور حرمین حضرت کی چار تھین پہلی ماریہ قبطیہ دوسری ریحانہ اور اونے حضرت کی زندگی مین آپکے سامنے وفات پائی تیسری کنیز ک صاحب جمال کہ ہندی مین آئی تھی جو حضرت

لو خدا کی یاس تسلی ہی اور ہر فوت ہوی کا خلیفہ ہے پس ساتھہ خدا کی اعتقاد اور اعتماد واثق رکھو اور اوسکی طرف رجوع کرو اور جزع فزع مت کرو اور حقیقت مین مصیبت زدہ وہ ہی کہ جو ثواب سی محروم رہوی یعنی جو کہ مصیبت مین صبر کری اور ثواب حاصل کری گویا اوسپر مصیبت نہین ہی کہ ثواب آخرت کا اوسکو ہاتہ لگتا ہی علی مرتضی نے فرمایا کہ یہہ آواز خواجہ خضر کی ہی کہ تعزیت اور عذر خواہی کرتا ہی اور آسمان سے آواز آتی تھی واحمداہ اور اس واقعہ جان کاہ سی اصحاب کا یہہ حال ہوا کہ گویا روحین اونکی بدنونمین سی پرواز کر گئین اور بعضونکی عقل سلب ہوگئی اور بعضونکی گویائی جاتی رہی اور بعضون کو جنون ہوگیا اور بعضے شل ہوگئے اور جسوقت کہ روح مبارک بدن الطہر سی نکلی سب نے ایک خوشبو سونگہی کہ کبھی ویسی لطافت کی بو نہ سونگہی تھی اور بعضی بی بیونکی ہاتھہ مین ازواج مطہرات ہی کہ بدن مبارک کو ہاتھہ لگاتی تھین اور خدمت بجالاتی تھین بدنون تک خوشبو رہی کہ بوسنکر اور عزیز کی اوسے مشغول اور شرمندہ ہوتی تھی روایت ہی کہ ابوبکر صدیق نے تین بار حضرت کی پیشانی چومی اور کمال زاری اور بیقراری کی عمر فاروق کو اس حادثہ عظیم سی ہوش و حواس نہ رہے تھے اور کہتے تھے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات نہین پائی ہی اور جو کوئی یہہ بات کہی گا مین اوسکو قتل کرونگا حضرت صدیق اکبر نے ہر چند فہمائش کی لیکن اوسوقت اونھون نے نہ مانا کہ صدیق اکبر کو حق تعالی نے صبر اور استقلال عطا فرمایا اور منبر پر چڑھے اور خطبہ پڑہا اور وہ آیتین کلام اللہ کی جن مین حق تعالی نے خبر دی ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی پڑہین سب لوگ حضرت عمر کو چھوڑکر حضرت ابوبکر کی طرف متوجہ ہوئے اور اونکے کلام کو سچ جانا اور یقین جانا کہ حضرت نے وفات پائی اور صدیق اکبر نے اہل بیت کی تشفی اور تسلی اور تعزیت کی اور کہا غسل اور تجہیز اور تکفین حضرت کی تم بجالاؤ حضرت مرتضی علی اور فضل بن عباس نے غسل دیا اور فرشتون نے کہ وہ دیکہائی ندیتے تھے اور آپ کو برہنہ نہین کیا اوپر سی پیراہن کے اوپر سی غسل دیا اور بعد غسل کے چند قطرہ حضرت کی گوشہ چشم مین اور ناف مین رہ گئی تھی کہ علی مرتضی نے پی لی اور وہ سبب زیادتی عرفان اور علم اور حفظ کا ہوا اور تین سفید کپڑون مین آپ کو کفن کیا اور ارادہ کیا کہ جبرئیل بہشت سی لاکر حضرت کو دی گئی تھی کفن پر ملا اور سجدہ گاہون کو لگایا اور مرتضی علی نے اونمین سی کچھہ اپنی واسطے رکھا اور جسطرح آپنے وصیت کی تھی اوسی طرح آپ کا جنازہ رکھا کہ لوگ فوج فوج آتی تھی اور نماز جنازہ کی پڑہتی تھی اور کسی نے ان نمازون مین امامت نہین کی اور وفات آپ کی پیر کے دن ہوئی اور منگل کے دن قبر مین رکہی گئی اور درمیان مین اس اثنا کی آپ کی قبر کی جگہہ مقرر کرنے مین آپس مین اختلاف رہا پھر صدیق اکبر کے کہنے سے وہ ہی جگہہ مقرر ہوئی کہ جسجگہ آپ نے انتقال فرمایا تھا کہ معمول بنیون کا یون ہی ہوتا رہا ہی اور علی اور عباس اور عقیل وغیرہ اہل بیت کی مردون نے قبر مین رکھا اور پھر سب پہلے فاطمہ زہرا کے گھر عذر خواہی کو آئی اور حضرت فاطمہ نے کہا کہ کیون کر تمھارے دل نے

کرین اور ملائک ملکوت کو اور ساکنان جبروت کو حکم خدا ہوا ہی کہ صف بصف استادہ ہوین کر روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلی علیین کو
آتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ سب بشارتین خوب ہین لیکن مجھ سے ایسی بات کہہ کہ جس سے میرا دل خوشحال ہو وی جبرئیل امین نے کہا
تحقیق بہشت سب نبیون اور سب امتون پر حرام ہی جبتک کہ تم اور امت تمھاری بہشت مین داخل نہو گی حضرت نے فرمایا اس سے بھی زیادہ تر
بشارت دی جبرئیل امین نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق خدا تیرے تئین مقام محمود اور حوض کوثر عطا فرمایا ہی اور فردا قیامت کو تیری
شفاعت سو آپ کی امت اسقدر بخشی جائیگی کہ آپ راضی اور خوش ہونگے آنحضرت نے فرمایا کہ اب راضی اور خوش ہوا مین اور دل میرا خوش ہوا اور آنکہ میری روح
ہوئی ای ملک الموت آگے میرے آ اور جسکام کی واسطے تجکو حکم ہی بجا لا ملک الموت سامنے قبض کرنی روح پاک حضرت رسالت کی صلی اللہ علیہ وسلم مشغول
ہوا پس اوٹھایا حضرت نے ہاتھہ اپنا اور کہتے تھے اللھم الرفیق الاعلی یعنی اختیار کیا مین نے رفیق بلند اور بے شک کہ حضرت رب العزت ہی تاکہ انتقال فرمایا سرائے
دنیا سے عالم بقا کو جبرئیل امین نے کہا یا احمد علیک السلام پھر مین دنیا کی لیکر نہین پھر کا ہی کو آؤن گا مقصود اور مطلوب میرا اہل دنیا سے آپکی ذات ہے
رباعی مرا لبان تو باید شکر چہ سود کند ۔ مرا میان تو باید کمر چہ سود کند ۔ چو یوسف تو نباشی مرا بہ بر چکار ۔ چو ہمدم تو نباشی سفر چہ سود کند
ابیات ہندی مجھو نہ قند سے مطلب نہ کچھ شکر سے کام ۔ فقط ہی اوس لب شیرین خوش نثر سے کام ۔ ہزار جان سے اوس موہنی پہ
ہون مائل ۔ غرض نہ زلف تبان سے نہ ہی کمر سے کام ۔ عزیز مصر مین اپنا اگر ہو یوسف ۔ تو مصر کی نہین کچھہ خبر اور خبر سے کام ۔
رفیق و یار ہی اپنا اگر نہین ہمراہ ۔ تو کس لیے ہو بھلا سیر اور سفر سے کام ۔ وصال کیونکہ ہون غافل مین یاد سی اوسکے مجھو
ہے آنحضرت پھر افضل البشر سے کام ۔ اور حضرت خاتون قیامت روتی تھین اور گریہ وزاری بے اختیار کرتی تھین اور رکھتی تھین
ای پدر بزرگوار میری قبول کی دعوت پروردگار کی کہ بلایا اوسکو آہ باپ میرے جنت الفردوس ہے جگہ اوسکی آہ باپ میرے جبرئیل کو
پہنچاؤن خبر اوسکی اور نزدیک اوسکی تعزیت کرون اور کسی نے کبھی حضرت کی وفات کے بعد فاطمہ زہرا کو ہنستی نہ دیکھا اور عائشہ
صدیقہ زاری کرتی تھین اوسکی تئین دریغ آہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ نصرت کو اختیار کیا اور دولت دنیا کیطرف التفات نکیا اور
دین پروردگار کی گناہون کی غم سے کسی رات بستر راحت پر تمام شب آرام نہ کیا اور اسیطرح کی کلام کرتی تھین اور زار زار بے اختیار
روتی تھین اور ایسی ہی سب آل اور اصحاب اور سب دوست اور احباب اور خورد و کلان اور جن و انسان زاری مین اور بیقراری مین تھے اور
شہر مدینہ مین گویا حشر بپا ہو رہا تھا اور گھر کی کونہ سے یہہ آواز آتی تھی السلام علیکم یا اہل البیت و رحمت اللہ و برکاتہ کل نفس ذائقہ
الموت و انما توفون اجورکم یوم القیامۃ یعنی سلامتی ہو جو تم پر اے اہل بیت نبی کی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی جو جان ہی
چکھنے والی ہی مزا موت کا اور سوا اسکی نہین پوری دی جاؤگی تم اجر اور ثواب دن قیامت کی اور یہہ آواز آتی تھی کہ ہر مصیبت کے

کو بلائی حضرت فاطمہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو کہ دونو شاہزادے خرد سال تھے اونہین حضرت نبی نے اپنے سینہ پر کینہ سے لگایا اور شاہزادے بہت روئے اور حضرت بھی اونکو روتے سے رلائے اور اپنے علی مرتضی کو بھی بلایا اور اپنے اہل مین بکثرت اور نعمتین و جملکی بخشین اور نصیحت اور وصیت کی اور یہ حال ہے کہ سکرات موت کی اور تلخی اور شدت اوسکی حضرت کو بہت تھی کہ کبھی سرخ ہو جاتی تھے اور کبھی زرد اور ماتون کو کھینچتے تھے اور پسینا چہرہ مبارک پر بہت تھا اور ایک قدح پانی کا اپنے روبرو رکھا تھا کہ اوسمین ہاتھہ ڈالتی تھی اور منہ کو ملتی تھی اور یہہ کہتی تھی کہ خدایا مدد کر میری تجھ پر تلخیون اور شدتون موت کی روایت ہے کہ اوسوقت حضرت عائشہ صدیقہ کی سینہ سے لگی ہوئی بیٹھی تھی اور پشت مبارک آپکی عائشہ صدیقہ کے سینہ سے چسپیدہ اور لگ رہی تھی کہ ناگہان عبد الرحمان بن ابی بکر بھائی عائشہ صدیقہ کے ایک مسواک سبز ہیلو کی ہاتھہ مین لیے ہوئے آئے روبرو حضرت کے پس عائشہ نے رغبت حضرت کی طرف مسواک کی دیکھکر اور حضرت سے پوچھکر مسواک اپنے بھائی کے ہاتھہ مین سے لیکر آپکو دی آپنے دندان مبارک مین لی وہ سخت معلوم ہوئی حضرت نے عائشہ کو دی تا نرم کر دی عائشہ نے اپنے دانتون سے اوس مسواک کو نرم کر دیا پھر حضرت نے اوس مسواک کو اپنے دہن مین اور دانتون پر پھیرا حضرت عائشہ کہتی ہین کہ یہہ خدا کی نعمت اور دولت مجکو میسر ہوئی کہ آخری وقت حبیب خدا کی صلی اللہ علیہ وسلم میرا لعاب دہن اور آپ کا جمع ہوا اور حق تعالے نے درمیان سینہ اور گردن میری کے اونکی روح قبض کی کہ آپ عائشہ صدیقہ کے سینہ سے لگی ہوئی بیٹھی تھی روایت ہے کہ اوس وقت کہا فاطمہ زہرا نے وا کرب اباہ یعنی ای سختی اور قلق تیرا ای باپ میری فرمایا حضرت نے فاطمہ سے نہین اذیت اور سختی آج کے ذکی بعد اوپر باپ تیرے کی یعنی یہہ اذیت چندی آسمان مین ہے پھر بعد وفات کے دہان تمام خوشی اور سرور اور حضور ہے اور کہا الی فاطمہ کو صبر عطا فرما روایت ہے کہ کسینے چند دینار آپکی نیاز بھیجی تھی آپنے درویشونکو بانٹ دیے تھے مگر چھ یا سات دینار اوسمین سے عائشہ صدیقہ کی پاس تھے وقت وفات کی جب کہ آپکو ہوش آتا تھا عائشہ صدیقہ سے کہتے تھی کہ وہ دینار درویشون کو بانٹ دی اور عائشہ خدمت مین اور بیمارداری مین مشغول تھین آخر کو حضرت نے وہ دینار منگا کر اور گنکر یہہ فرمایا کہ کیا گمان تھا محمد کو صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ خدا اپنے کی کہ خدا کے پاس بھجیا اور یہہ دینار اوسکی پاس ہون تو پس وہ دینار علی مرتضی کی بھیجدیے تو فقیرون کو دیدیون القصہ ملک الموت اذن لیکر آپکی روبرو حاضر ہوا اور آپکو سلام اور عرض کیا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بتحقیق خدا نے میرے تین بھیجا ہے تمھاری پاس پس اگر فرمائے تو مین قبض کرون تمھاری روح کو اور اگر فرمائے تو ترک کرون اور نہ قبض کرون پس آپنے فرمایا تو میری روح کو قبض کریگا عرض کی کہ سات اسباط کی حکم کیا گیا ہون اور یہہ بھی مجکو حکم ہے کہ آپکی بھی اطاعت اور فرمان برداری کرون پس حرمی مبارک ہووے پس نظر کی حضرت نے جبرئیل امین کی طرف جبرئیل نے عرض کی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بدرستی کہ اللہ تعالے مشتاق ہے تمھارے دیدار کا روایت ہے کہ جبرئیل امین نے کہا کہ حکم خدا کا دوزخ کا پہونچا ہے کہ اپنی آگ کو بجھادی اور بہشت کو اور حور و قصور کو حکم پہونچا ہے کہ اپنے تئین آراستہ

روایت ہے ام سلمہ سے کہ حضرت اپنی شدت مرض مین بکدن اپنے لب ہلاتے تھے کہ مین نے کان رکھکر سنا کہتے تھے الہی امت میر یکو دوزخ
کی آگ سے نجات دے روز حساب قیامت کا ان پر آسان کر روایت ہے کہ جب تین دن باقی رہے حضرت کی وفات مین جبرئیل حضرت کی
خدمت مین حاضر ہوے اور کہا کہ پروردگار تمھارے تمکو سلام کہا ہے اور تمکو واسطے تعظیم اور اکرام اور افضال خاص تمھارے کے بھیجا ہے اور ایک چیز پوچھی ہے کہ وہ
دانا ہی ساتھ اوس چیز کے تمسے وہ بہتر ہے کہ پوچھا ہے کہ اپنے تئین کیسا پاتے ہو تم آجکل مین اور کیسا ہے حال آپکا فرمایا کہ پاتا ہون مین اپنے تئین اسے
جبرئیل غمگین یعنے امت کیطرف سے اور پاتا ہون مین اپنے تئین اندوہ گین پس چلا گیا جبرئیل پھر دوسرے دن آکر وہی کہا جو پہلے دن کہا تھا اور حضرت
سو وہی جواب سنا جو پہلے دن سنا تھا پھر تیسرے دن حضرت جبرئیل آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی سوال و جواب ہوا جو پہلے دو دن ہوا تھا
اور اوسدن جبرئیل کے ساتھہ ایک فرشتہ بھی آیا کہ نام اوسکا اسماعیل ہے اور وہ سردار اور حاکم ہے لاکھہ فرشتونکا ایسے لاکھہ فرشتے کہ ہر ایک
اونمین سے سردار اور حاکم ہے لاکھہ فرشتونکا پس اجازت اور اذن چاہا اوس فرشتے نے اندر آنے کا حضرت سے جبرئیل امین سے پوچھا کہ یہہ کون فرشتہ ہے
جبرئیل امین نے بیان کیا یہہ ایسا ہے اور ایسا ہے پھر کہا جبرئیل امین نے کہ عزرائیل ملک الموت بھی دروازے پر حاضر ہے اجازت اور اذن اندر آنے کا چاہتا ہے
اور نہین اذن چاہا کسی آدمی سے اسنے پہلے تمھارے اور نہ اذن چاہیگا کسی آدمی سے پیچھے یعنے معمول انکا یہہ ہے کہ کسیکی اذن اور غیر اذن سے
اسے کام نہین ہے یہہ خدا کے حکم سے آتا ہے بندونکی اور ولیونکی اور عام و خاص کی روح قبض کرتا ہے نہ کسی سے پوچھتا ہے نہ گچھتا ہے یہہ
بزرگی اور کرامت خاص آپ ہی کی واسطے ہے کہ آپ سے اذن مانگتا ہے اور بے اذن اندر نہین آتا پس فرمایا آپنے کہ اذن دو تم اوسکو
روایت ہے کہ ملک الموت ساتھہ ہزار فرشتونکی کہ ملازم اور مصاحب اوسکی تھے اور سب بلق گھوڑون پر سوار تھے زبایش
کئے ہوے ساتھہ پوشاک تھے اور موتی اور یاقوت کے آیا تھا اور ملک الموت اعرابی کی شکل بنا ہوا تھا اور ہاتھہ مین ایک نامہ لیے
ہوے تھا پروردگار عالم کیطرف سے الغرض ملک الموت نے باہر سے کہا السلام علیک یا اہل بیت نبوت اور رسالت
اذن دو ہمکو تو ہم اندر آوین تم پر رحمت خدا تعالی کی ہو جیو فاطمہ زہرا حضرت کی سرہانے بیٹھی تھین یعنے اونھون نے فرمایا کہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حال مین مشغول ہین ملاقات میسر نہین ہو سکتی پھر دوسری مرتبہ وہی آواز آئی حضرت فاطمہ نے پہلا سا جواب دیا
پھر تیسری بار وہ آواز ایسی ہیبت کی آئی کہ سب لرز گئے حضرت نے کہ بیہوش ہو رہے تھے ہوش مین آکر آنکھین کھولین اور پوچھا اہل بیت نے
صورت حال کی عرض کی آپنے پوچھا اے فاطمہ تو جانتی ہے کہ وہ کون ہے عرض کی کہ خدا رسول خدا کا اعلم ہے فرمایا کہ وہ کاٹنے والا لذتون کا اور
جدائی کرنیوالا غریزون اور پیاروں کا اور بیوہ کرنیوالا بیبیون کا اور یتیم کرنیوالا بیٹیون اور بیٹیون کا ہے یعنے ملک الموت ہے روایت ہے کہ آپنے
بیبیون کو بلا کر وصیت کی کہ اپنے گھر کے کونے مین بیٹھنا اور پردہ سر مین رہنا اور نامحرم کیطرف نہ دیکھنا اور فاطمہ زہرا سے کہا کہ اپنی بیٹیون

ہوئی ابیات قبلۂ دوجہان کہان جاؤن ۔ کس وسیلہ سے آپکو پاؤن ۔ مجکو نم بن اذیہ ہی عالم ۔ ہوگئی خلق درہم وبرہم ۔ آپ کہا
ہیں مجھ جہاں مجھ ۔ شوق دیدار ہے کمال مجھ ۔ حضرت فاطمہ زہرہ سے پوچھا کہ کیا شور و فغان ہے عرض کی حضرت فاطمہ نے کہ خواص
اور یار اور دوست غم خوار آپکی جدائی کے غم سے روتی ہین اور زیادہ زاری کرتے ہین پس آپ حضرت علی اور حضرت عباس پر اعتماد فرما کر
مسجد مین تشریف لائے اور نماز گذاری ایک روایت یہہ ہے کہ دوسرے دن حضرت کو مرض مین کچھہ تخفیف معلوم ہوئی تو دو مردون کے سہارے
سے کہ ایک اونمین سے عباس تھے مسجد مین تشریف لائی ابوبکر صدیق ظہر کی نماز پڑہتے تھے آپنے فرمایا کہ مجکو ابوبکر کے پہلو مین بٹھا دو پس بٹھا
دیا کیا ابوبکر نے چاہا کہ امامت کے مقام سے ہٹے آپنے اشارہ کیا کہ اپنے مقام ہی مین رہ پس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز گذاری ابوبکر مقتدی
حضرت کی تھے اور سب لوگ مقتدی ابوبکر کی روایت ہے کہ دوشنبہ کے روز یعنی پیر کے دن ابوبکر صدیق صبح کی نماز پڑہا رہے تھے کہ حضرت نے
دو شخص پر تکیہ کر کر چاہا کہ مسجد مین تشریف لاوین لیکن بسبب ضعف کی حجرہ کی دروازہ تک آسکے کہ پردہ حجرہ کا اوٹھا کر دیکھا اور نماز مین
مصروف دیکھکر خوش و خرم ہوئے اور مسکرائے ابن ابوبکر صدیق نے چاہا کہ خود صف مین ملین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امامت مین
ساتھہ دست مبارک اپنے کو اشارہ کیا کہ تم نماز اپنی تمام کرو اور پردہ حجرہ کا چھوڑ دیا اور اوسی دن آپکی وفات ہوئی روایت ہے یارون نے تجہیز
مقدمہ تجہیز اور تکفین کے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا غسل دینا میرا اور کفن پہنانا میرا اور قبر مین رکھنا میرا جاہیے کہ اہل بیت میرے
بجالاوین اور سب کپڑون سے کفن کرین اور چاہیے کہ کفن مین مجھکو کرکہ جنازہ میرے کو قبر کے کنارہ پر رکھہ سب ہٹ جاوین اور دروازہ
اسمکان کا کہ یہان قبر ہوگی بند کردین کہ اول نماز مجھپر حق تعالے پڑہیگا یعنی رحمت خاص نازل کریگا پھر جبرئیل پھر میکائیل پھر اسرافیل
پھر عزرائیل بعد اوسکے فوج فوج فرشتے آوینگے اور نماز گذارینگے اور چاہیے کہ میری روح کو اذیت ندین ساتھہ چلا کر رونی کی اور نوحہ وغیرہ
کی اور چاہیے کہ اول مرد اہل بیت کی مجھپر نماز پڑہین پھر بچیان اہل بیت مین سے پھر اصحاب و احباب پر شخص در شخص میرے اسلام اون لوگون کو
اور یارون کو کہ اسوقت یہان حاضر نہین ہین پہنچانا اور اوپر ہر شخص کے پیروی دین میری کی کریگا اور متابعت سنت میری کی قیامت
سلام میرا پہنچے ابیات زہے نصیب ہمارے کہ ای نبی کریم ۔ سلام آپکا پہنچے ہمین بلطف عمیم ۔ سو اجناب کی ہے کونسا نبی ایسا
کہ ہو دی امت عاصی پر اسقدر وہ رحیم ۔ روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا دو شاہزادہ دوجہان کو لیکر حضرت
کی خدمت مین آئین اور عرض کی کہ اپنی نواسونکو کچھہ میراث بخشیے آپنے فرمایا حسن کو خصلت اور سیادت میری نصیب
ہوگی اور حسین کو سخاوت اور شجاعت میری روایت ہے عائشہ صدیقہ سے کہ فرمائی تھی حضرت نے مرض مین کہ ای عائشہ ہمیشہ بانا تھا مین مجھ
مین اذیت اوس طعام کی کہ جسمین زہر مجکو دیا تھا اور اسوقت اسقدر اذیت پاتا ہون مین کہ میرے دل کی رگ جیسی کٹی جاتی ہے

سراسیمہ اور حیران اور پریشان پھرتے تھے اور روتے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھا چاہیئے کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارا
حال کیا ہوگا حضرت یہ خبر سنکر اوٹھکر ایک بات علی کے کندہے پر رکھکر اور ایک بات فضل ابن عباس کے کندہے پر رکھکر
مسجد کے طرف تشریف لائے اور عباس آگے آگے چلتے تھے مسجد مین آکر منبر کی اول پایہ پر رونق افزا ہوکر اور چیکر لوگون کو بلایا اور
عصابہ حضرت کی سر پر بندھا ہوا تھا لوگ سب جمع ہوئے آپنے خدا کی حمد وثنا کی اور کہا کہ کوئی پیغمبر ہمیشہ دنیا مین نہین رہا تھا مین بھی رہنے
اور نصیحتین اور وصیتین بہت سی کین فضل بن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مرض مین ایکدن مزاج بگڑ گیا تھا
باہر نکلے اور مسجد مین تشریف لاکر منبر پر بیٹھے اور عصابہ سر پر بندھا ہوا تھا بلال سے کہ خادم آپکا ہے اور اذان کہنے والا ہے فرمایا لوگون
کو ندا کر تو سب جمع ہوون کہ مین انکو نصیحت اور وصیت کرون اور یہ آخری وصیت ہے پس بلال حکم بجا لایا اور لوگ سب اپنے
گھر اور مکان اور دکان کھلی ہوئی چھوڑ چھاڑ کر آئے اور مسجد مین جمع ہوئے کہ مسجد مین گنجایش نہ تھی اور اپنے ساتھ بلاغت اور
فصاحت کو خطبہ پر بھیجا اور خدا کی حمد وثنا کی اور فرمایا کہ مین تمسے جدا ہوا چاہتا ہون جس کسیکو کہ مین نے کبھی مارا ہو یا گالی دی ہو یا کسیکا قصور کیا ہو
یا کسی کا مجھپر قرض آتا ہو اسوقت مجھسے بدلا اور عوض لے یا معاف کری یہہ فرماکر پھر آپ نے نماز ظہر کی باجماعت ادا فرمائی بعد نماز کے
پھر منبر پر رونق افزا ہوکر تاکید اور تشدید فرمایا کہ جسکا حق مجھپر ہو آج چاہیئے کہ فیصلہ کرلے اسمین ایک شخص اوٹھا اور کہا کہ تین درم
آپ پر آتے ہین کہ کسی درویش کو آپ نے مجھسے دلوائے تھے آپ نے فضل بن عباس سے کہا کہ تین درم اسکو دیدی پھر آپنے فرمایا کہ جس کے اوپر
حق ہووے چاہیئے کہ اپنی گردن سے ادا کری کہ فضیحت دنیا کی آسان ہے آخرت کی فضیحت سے اسمین ایک شخص اوٹھا اور اوسنے کہا
کہ بنی نے ایکمرتبہ بسبب محتاجگی کے تین درم غنیمت کی مال مین سے چرائی تھی آپ نے فضل ابن عباس سے فرمایا کہ تین درم
اس سے دیدے بعد اسکے حضرت نے لوگونکی واسطے دعای خیر کی فائدہ جاننا چاہیئے کہ مدت مرض مین جبکہ وقت نماز کا
ہوتا تھا بلال جاکر آپکو خبر کرتی تھی اور آپ برآمد ہوتے تھے اور نماز پڑہواتے تھے لیکن آخر مرض مین تین دن بسبب ضعف اور
کمال ناتوانی کے تشریف باہر نہ لاسکتے تھے عشا کی نماز کا وقت تھا کہ حضرت بلال دروازے پر آئے اور کہا الصلوٰۃ یارسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کو کمال ماندگی تھی باہر نہ آسکے بلال کو کہلا بھیجا کہ ابوبکر سے کہہ کہ امامت قوم کی بجا لاوے حضرت
بلال سنکر روئے اور کہا آہ کون میری فریاد کو پہونچے آہ امید میری اور پشت میری ٹوٹی آہ کیا ہوتا کہ مان مجھ نہ بنی ہوتا کہ آپکے
سر پہلے مین مرا ہوتا الغرض حضرت بلال روتے ہوئے حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور کہا ابوبکر اوٹھ تجھپر نظر ابوبکر صدیق کی مزاج پر بری
اور اوسکا قبلہ سوو حیران کہ بدین وایمان اپنے کو خالی پایا بے اختیار روپڑے اور بیہوش ہوکر گر گئے شور اور افغان بارلنے اوٹھا اور ایک قیامت برپا

تھیں کہ جسطرح آپ درپیش آئی تھی الغرض عایشہ صدیقہ کہتی ہین پس جسوقت کہ دیکھا حضرت نے فاطمہ کو کہا کہ فراخی اور خوشی ہو جسو بیٹی میری
کو پھر بیٹھایا فاطمہ کو اپنی پاس پھر کان مین فاطمہ کے جھکی سی کہا کچھہ پس کہرنے کیا فاطمہ نے اور رونی بہت پس جسوقت کہ دیکھا حضرت
نے فاطمہ کو غمگین اور اندوہگین کان مین جھکے سی پھر کچھہ کہا پس ناگاہ فاطمہ ہنسنے لگین عایشہ صدیقہ کہتی ہین پس جسوقت کہ حضرت
اوسجگہ سے کہڑی ہوگئی اور اوس مجلس سے برخاست ہوئی پوچھا مین نے کہ ای فاطمہ کیا سرگوشی کی حضرت نے تجھسے اور کیا پوشیدہ بات کی کہا فاطمہ نے نہین مین ایسی کہ ظاہر کرون
مین بھید حضرت کا یہان تک ثابت ہوتا ہی کہ مستحب ہی اور بہتر ہی جیسا نا بھید بزرگون کا اور ایسی چاہیی مرید نکو بھید اپنے پیر کا کسیکی روبرو
ظاہر نکرین ایسا ہی لکھا ہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ مین الغرض عایشہ صدیقہ رض کہتی ہین کہ بعد وفات ہوئی حضرت کی ایک دن فاطمہ
رض نے کہا کہ قسم خدا کی ہون مین تجکو بسبب اسکے کہ میرا حق تجہسے ہی حق ہمدری اور حق صحبت کا اور محبت کا کہ نہ چھوڑونگی مین تجکو مگر جب کہ
خبر دی گی تو مجکو اوسد کی سرگوشی کی حضرت نے کیا تجھسے پوشیدہ کہا تھا فاطمہ نے کہا ہان اب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس
عالم سے رحلت فرمائی ہے کہونگی مین اسے پر اوسوقت کہ پوشیدہ کلام کیا تھا مجھسے پہلی مرتبہ کی پس وہ یہہ تھا کہ حضرت نے خبر دی
تھی مجکو یہہ کہ جبرئیل دور کیا کرتا تھا مجھسے قرآن کا ہر برس مین ایک مرتبہ یعنی رمضان مین اور تحقیق اوسنے دور کی ہی قرآن کی مجھسے اس
برس مین دو مرتبہ تا کہ کامل ہوا مدون کا اور گویا یہہ مصلحت ہی حفظ قرآن کی اور حفظ احکام قرآن کی اور نہین گمان لیجاتا مین مگر یہہ کہ تحقیق
اجل قریب آئی پس ای فاطمہ تو تقوی اور پرہیزگاری کیجیو اور جزع فزع نکرنا اور صبر کرنا پس تحقیق مین بہتر اگی جانیوالا ہون واسطے تیری پس جسوقت
کہ دیکھی حضرت نے ناصبری میری یعنی یہ سنکر مین رونے لگی اور صبر دوبارہ میرا جاتا رہا اور حضرت نے میری ناصبری اور جزع دیکھا پوشیدہ مجھسے کہا دوسری بار کہ ای فاطمہ
آیا نہین راضی ہوتی تو یعنی چاہیی کہ راضی ہو تو کہ ہی تو اور رہیگی تو سردار اوس تمام سارے عالم کی ہیبون سے یا یہہ کہ کہا سردار اور مقدم تمام بہشت
کی ہیبونسی حاصل یہہ ہے کہ تو دل تنگ مت ہو اور خدا سے راضی رہو اور شکر کر کہ خدا نے تجکو یہہ مرتبہ دیا ہی اور ایک روایت یہہ ہے کہ
کہا فاطمہ رض نے عایشہ رض سے کہ پہلے سرگوشی مین حضرت نے مجکو یہہ خبر دی تھی کہ مین وفات پاونگا اس مرض مین پس مین رونے
لگی پس خبر دی آپنی دوسری سرگوشی مین کہ سب اہل بیت میری سے تو ہی پہلے میرے پاس آویگی اور مجھسی ملیگی پس خوش ہوئی اور
ہنسی مین فائدہ جانا چاہیی کہ جیسی خبر دی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا کو ویسی ہی ہوئی کہ حضرت
خاتون قیامت حضرت کی وفات سے چھہ مہینے بعد عالم فنای عالم بقا کو تشریف لیگئین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی کہ مختار اور
دین ہمارا یہہ ہے کہ سب بیبونسی افضل فاطمہ ہین بعد اوسکے خدیجہ والدہ اوسکی بعد خدیجہ کی عایشہ رض روایت ہی کہ جب حضرت کو شدت
مرض کی ہوئی اور آپ نے دولت خانہ مین اکثر تشریف رکھی قوم انصار اور اصحاب اخیار گرد مسجد نبوی کے

بعد اسکے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ہات پکڑا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ خدایا وہ شخص کہ مین مولا اوسکا ہون پس علی مولا اوسکا ہے یعنی جسکا مین مولا ہون علی بھی اوسکا مولا ہے۔ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اوس شخص کو جو دشمن رکھے علی کے تین روایت ہے کہ قدوہ عمر بن الخطاب نے ہاتھ علی مرتضیٰ کا پکڑا اور کہا مبارکی اور خوشی ہو تجھ کو اے بیٹے ابی طالب کے کہ ہر دن کی صبح کہ تجکو ہوا کریگی حال یہ ہوگا کہ تو مولا ہر مرد مسلمان اور ہر عورت مسلمان کا ہوگا بعد اوسکے منزل بنزل حضرت مدینہ منورہ مین داخل ہوئے **فصل** چاہیے جاننا کہ اس حج مین حقیقت اپنے انتقال کی بیچ جوار حضرت ذوالجلال کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگئی تھی اور سورہ اذا جاء نصر اللہ اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کہ اوپر نین نوبتین نازل ہوئی تھی سمجھ لیا تھا کہ یہ پیغام رب العالمین کا آیا چاہتا ہے پس حضرت کوشش اور سعی بیچ کار آخرت کے نہایت کرتے تھے عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے پہلے اپنی وفات سے ہمین اپنی رحلت سے خبردار کر دیا تھا اور عائشہ صدیقہ کے گھر مین اصحاب کو بلا کر نصیحتین اور وصیتین اور دعائین اوسکے حق مین کین تھین اور راز راہ شفقت کے اور درد فراق اور جدائی اوس جماعت کی سے آپنے گریہ کیا اور رویے اور بیچ آخر ماہ صفر کے حضرت نے خدا کے حکم سے گورستان بقیع مین جاکر استغفار کے موتی کیوسطے اور شہدا احد کے لیے استغفار کی روایت کی گئی ہے کہ اٹھا ئیسوین تاریخ ماہ صفر کی بدھ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض لاحق ہوا یعنی تپ اور درد سر عارض ہوا روایات سے ثابت ہے کہ حق تعالےٰ نے حضرت کو جبرئیل کے معرفت پیغام بھیجا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر چاہین دنیا کو اور زندگی کو اور دنیا کی نازنعمت کو اختیار کرین مین سب اونکو عطا کرونگا اور دونگا اگر چاہین آپ مجھسے اور چاہین آخرت کو اور میری ملاقات اور ملازمت کو اختیار کرین حضرت نے آخرت کو اور وصال ذوالجلال کو اختیار کیا **فصل** چاہیے جاننا کہ بیچ اس بات کے اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتنے دن بیمار رہے اکثر یہ کہتے ہین کہ تیرہ ۱۳ دن بیمار رہے اور بعضے کہتے ہین چودہ ۱۴ دن اور نزدیک بعضونکے بارہ ۱۲ دن اور ایک قول یہ ہے کہ دس دن اور ان دنون کے بیچ مین ایک آدہ دن تخفیف بھی کچھ ہوگئی تھی اور بیماری آپکی میمونہ رضہ کے گھر ہوئی تھی پھر سب بی بیان آپکی اور اہل بیت آپکی متفق ہوکر آپکو عائشہ صدیقہ رضہ کے گھر لے آئی اور عائشہ صدیقہ رضہ حضرت صدیق اکبر کی بیٹی ہین اور آنحضرت کی بی بی ہین چاہتی سب بیبیون سے بعد حضرت خدیجہ کبری رضہ کے روایت ہے عائشہ صدیقہ رضہ سے کہ تھین ہم سب بیبیان نزدیک پیغمبر خدا کے صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اس مرض آخری کے دنون مین ایکوقت کہ پس آئی فاطمہ اور چلی تھی ہیبت اور روش اور رفتار فاطمہ کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت اور روش اور رفتار سے اور روایت کی گئی ہے کہ جب وہ حاضر ہوتی تھین حضرت کی تعظیم حضرت کھڑے ہوجاتے تھے اور متوجہ اور مستقبل اونکی طرف ہوجاتے تھے اور اونکو چومتے تھے اور سونگتے تھے اور اپنی جگہ پر اونکو بیٹھاتے تھے اور حضرت جبکہ خانون قیامت کے گھر جاتے تھے وہ بھی اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ اوسیطرح پیش آتی تھین

مارنا نرم کہ بہت درد ندیوی اور بدنمین نشان نہ پڑی اور حق بیبیون کا تم پر یہ ہی کہ تم روٹی کپڑا دوا انھین خوشی سے اور اچھی طرح
اور انصاف کرو یعنی اونکو ہر صورت راضی رکھو اور نا حق اونکو آزردہ نکرو پھر فرمایا حضرت نے کہ چھوڑتا ہون تمین تم مین وہ چیز کہ اگر اوسکو
مضبوط پکڑو گے اور اوسپر عمل کرو گے ہرگز گمراہ نہوگے وہ چیز کیا ہی کہ قرآن ہی پھر فرمایا کہ قیامت کی روز پوچھے جاوگے تم کہ محمد نے صلی اللہ
علیہ وسلم کیونکر تم مین رہنگی کی اور کیسا معاملہ کیا پس کیا کہوگے تم سب نے کہا کہ ہم کہینگے کہ آپ نے احکام خدا کے ہم پاس پہونچائی اور امت کو
نصیحت بوبھی کی اور جو کہ امانت تمہاری پاس تھی اسکو بخوبی ادا کیا اور جو کہ حق رسالت کی اور دعوت کی تھی آپ بجالائے اور خدا کی راہ مین
جہاد کی اور سعی اور کوشش فرمائی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت سبابہ یعنی انگوٹھے کے پاس کی اونگلی آسمان کیطرف تین مرتبہ اوٹھائی
اور زمین کیطرف نیچی کی اور کہا خدایا گواہ رہ خدایا گواہ رہ پھر فرمایا ای گروہ مسلمانون کے جانو تم تین چیزین سینون کو صاف اور پاک
کرتی ہین ایک اخلاص عمل یعنی عمل نیک دلسے اور خالص نیت سے کرنا کہ کسی کے دکھانے کیواسطے اور سنانے کیواسطے نہو اور دوسرے
لازم پکڑنا مسلمانون کی جماعت کو اور تیسری خیرخواہی اور نیک خواہی مسلمان بھائی کی یعنی ہر مسلمان کی کہ وہ دین کا بھائی ہے
روایت کیگئی ہی کہ بیچ حجۃ الوداع کی دس روز حضرت مکہ مین رہے اور نماز قصری گذارتے رہے اور جبکہ مکہ سے مراجعت کی اور مدینہ کو تشریف لیچلے
اثنای راہ مین غدیر خم کی منزل مین کہ نواحی جحفہ کے درمیان مکہ اور مدینہ کی ہے نماز ظہر کی اول وقت پڑہی غدیر کہتے ہین حوض کو اور
خم ساتھ خ کے پیش کے نام جگہ کا ہی کہ جہان شکر ظفر پیکر کا مقام ہوا تھا بس بعد نماز کی حضرت نے منہ طرف اصحاب کے کیا اور فرمایا تمہین
جانتے ہو تم کہ مین اولی ہون ساتھ مومنون کے ذاتون اونکی سے کہا اصحاب نے بلے یعنی ہم جانتے ہین کہ تو اولی ہے ساتھ مسلمانون کے ذاتون اونکی کے
لکھا ہی کہ یعنی اس کلام کے یہ ہین کہ مین نزدیک تر اور دوست تر ہون ساتھ مسلمانون کے انکی ذاتون سے یعنی مین امر کرنیوالا ہون مومنون کو ساتھ
صلاح اور نجات کی بالتونکے اور ساتھ خیر کے کامونکے کہ اوسمین بنا اور آخرت کی خیر ہوتی ہے بخلاف نفسون اونکی ذاتون اونکی کے کہ وہ کبھی اونسے
بری کام اور شر و فساد بھی کروا دیتے ہین اور ایک روایت یہ ہی کہ آپنے فرمایا کہ گویا مجھکو عالم بقا کو بلاتے ہین اور مین نے اوس عالم کا دعوت
مصمم کر لیا اور وہان کا جانا قبول کیا ہی جانو تم کہ مین تم مین ثقلین کو چھوڑتا ہون یعنی دو چیزین بھاری کہ بمنزلہ نفیس ہین ایک
دوسری سے بزرگ زیادہ ہی وہ دو چیزین کونسی ہین ایک قرآن اور دوسری اہل بیت میری دیکھو تم اور احتیاط کرو تم کہ بعد میرے
ساتھ ان دو چیزون کے کیسا سلوک کروگے اور بیچ رعایت کرنے حق انکی کے کیسا معاملہ پیش لاوگے اور وہ دو چیزین آپس مین ایک دوسری سے
ہرگز جدا نہین ہونگی یہانتک کہ دونو وارد ہونگی اوپر حوض کوثر کے یعنی قیامت کو میری پاس حوض کوثر پر آکر تمہارا شکریہ یا جو معاملہ
کہ تمنے اونکے ساتھ کیا ہوگا میری حضور مین کہینگے پھر آپنے فرمایا کہ خدا مولا میرا ہے اور مین مولا سب مسلمانون کا ہون

بلکر کانکرا ہی جو اسکو اذیت دیگا مجکو اذیت دیگا تدارک اسکے پیشاب کرنیکا ہو سکتا ہی کہ مین دہوڈالونگا جامہ کو پاک ہو جاویگا لیکن
علاج اسکے رنج کا کہ یہ روپڑا اب کیا ہو سکتا ہی اور شاہزادی کی ناک بھی آپ پاک کیا کرتے تھے اور سکو اسکام کیواسطے نفرماتی تھے ایسا ثابت
ہوتا ہی بعضی روایتون سے الغرض دونون شاہزادی آپکے اس عنایت مین پرورش پاتی تھے اور حضرت زہرا اور علی مرتضی بھی خدمت میں
برکت کی حاضر رہتے تھے اور سعادت عبادت کی اور نعمت معرفت کی رات دن حاصل کرتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب و روز اپنی اس بیٹی
مین خوش و خرم رہتے تھے اور شکر خدا عزوجل کا بجالاتے تھے اور عالم کو ہدایت اور ارشاد اور کافرونکو تنبیہ اور تعذیب کرتے تھے اور تمام مؤمنین
مین عالم کی آپ کیطرف سے امیر اور قاضی اور حاکم واسطے جاری کرنے دین اور ایمان کے پھیلے ہوئے تھے کہ اس اثنا مین یعنی جبکہ
دسمان برس ہوا ہجرت سے حضرت کا ارادہ ہوا خدا کے حکم سے حج کرنیکا خلق کثیر واسطے ساتھ ہونے رکاب رسالت مآب کے
مدینہ مین جمع ہوئی حضرت ہفتہ کے دن پچیسوین تاریخ ذیقعدہ کی احرام حج کا باندہ کر یعنی غسل کر کر اور کنگھی سر مین پھیر کر اور
تیل بالون مین لگا کر اور خوشبو بدن مبارک کو ملکر مشک افراسے صد مشک و عنبر ہو کر اوپر کے ہوئے کپڑے اوتار کر اور لنگ باندہ کر اور
سفید چادر اوڑہ کر آفتاب اور ماہتاب کو شرمندہ کرتے ہوئے دولتخانہ مبارک سے طالع اور برامد ہوئے اور نماز ظہر کی مدینے
کی مسجد مین ادا کر کر مکہ کیطرف مع اہل بیت اور اصحاب اور ملازمین اور احباب کے ساتھ حشمت و جاہ کے اور تائید اور امداد اللہ کے روانہ ہوئے
حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہ یمن مین تشریف رکھتے تھے بسبب طلب حضرت رسالت مآب کے صلی اللہ علیہ وسلم وہانسے روانہ ہو کر بیچ اثنا راہ کے
شرف ملازمت سرور دو جہان کے صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کی اور ہمراہ رکاب سعادت مآب کے مکہ کو راہی ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بعد رسول ہونے کے یہ ہی ایک حج کیا ہی کہ اسکو حجۃ الوداع کہتے ہین اور اس حج مین حضرت نے یارونکو بلا کر وداع کیا ہی اور
فرمایا ہی کہ سیکھ لو مجھ سے احکام حج کے پس تحقیق نہ حج کرون گا مین بعد اس برس کے اسواسطے کہ بعد اس حج کے آپکی وفات ہوئی ہی روایت ہی
کہ حضرت نے مکہ مین عرفہ کے دن عرفات کے میدان مین بطن وادی مین خطبہ پڑھا اور وصیتین آل و اصحاب اور اصدقا
اور احباب کو کین اور فرمایا ڈرو تم خدا سے بیچ حق بیبیون اپنی کے کہ اونکو اپنے تحت نکاح مین لائے ہو تم
اور اونکی شرمگاہون پر تصرف کیا ہے تم نے ساتھ کلمہ خدا تعالی کے اور ساتھ حکم اوسکے کے تمھارا حق اونپر یہ ہے
کہ وہ بیبیان تمھارے فراش پر نامحرم مرد کو قدم نہ رکھنے دین یعنی بیگانہ مرد کو اور نامحرم کو اگرچہ کیسی ہی قرابت رکھتا ہو اور
رشتہ داری رکھتا ہو اپنے پاس جگہ نہ دیوین اور اوسے دور رہین اور احتراز کرین یعنی اوسکی شیطنت سے ڈرین اور پارسائی اپنی کو
جانین نہ دیوین اور جو وہ بیبیان ایسا کچھ کرین کہ تم مکروہ اوسکو جانتے ہو اور برا جانتے ہو پس تم تنبیہ کرو اور مارو اونھین

قتل کیا گیا ام سلمہ کہتی ہین رکھا مین نے اوس مٹی کو ایک شیشے مین کہ میرے پاس تھا اور مین اوسے ہمیشہ دیکھتی رہتی اور کہتی رہی
کہ جسدن یہ لہو ہو جاوے گی وہ دن بڑا سخت ہوگا اور ایک روایت یون ہے کہ جبرئیل امین نے خبر دی آنحضرت کو قتل ہونے حضرت حسین کی
اور کہا ایا کیا نہ دیکھاون مین تجھ مٹی اوسکی یعنی قتل گاہ کی پس لائے جبرئیل امین کنکریلی مٹی کی ایک مٹھی پس کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس مٹی کو شیشہ مین اور روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام دحیہ کلبی صحابی کی صورت بن کر حضرت کی خدمت مین آتے تھے
اور سیوہ بہشت کا دونو صاحبزادونکو گریبان اور آستین سے نکالکر دیتے تھے اور جھولا شاہزادونکا بلاتے تھے تاکہ شاہزادہ آرام سے سوئین
اور حضرت فاطمہ زہرا خدا کی بندگی خاطر جمع سے بجا لاوین رچکی حضرت قانون قیامت کا ساتھ پیستے تھے اور محنت اور مشقت اٹھاتے تھے حضرت
خاتون کو ظاہر مین دکھلائی نہ دیتے تھے **قطعہ** عجب درگاہ ہے آل نبی کی ✤ کہ جبرئیل امین ہے جسکا خادم ✤ کسی اونکے مراتب سے خبر ہے
خدا اونکے مدارج کا ہے عالم ✤ **فایدہ** روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاہزادہ حسین کو اپنی داہنی ران پر اور فرزند صلبی
اپنے کو کہ ابراہیم نام تھا بائین ران پر بٹھائے ہوئے خوش خرم بیٹھے تھے کہ جبرئیل امین حاضر ہوئے اور کہا حق تعالی ان دونو کو تیرے واسطے جمع کرتا ہے
ان دومین سے ایک کو خدا کو دے اور ایک کو تو اختیار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اگر حسین وفات پاویگا تو جان میری
جلی گی اور بھی جان علی اور فاطمہ کی اور جو ابراہیم نے وفات پائی تو زیادہ درد و غم میری جان پر ہوگا مین نے موت ابراہیم کی
اختیار کی بعد تین دن کے اس قصہ سے ابراہیم نے وفات پائی بعد اسکے جب شاہزادہ حسین حضرت کی پاس آتے تھے آپ
اونھین چومتے تھے اور فرماتے تھے اہلا و مرحبا کہ فدا کیا مین نے تجھ بیٹیا اپنا ابراہیم **ابیات** حسین ابن علی جان نبی ہے ✤
وہ ریحان گلستان نبی ہے ✤ نبی کے جان و دل کا ہے وہ آرام ✤ سخن یہ جانتے ہین خاص و عام ✤ کیا فرزند اپنا اوسپہ قربان ✤ شہ
ہر دو سرا فی ہو کے حیران ✤ محبت تھی جو اوسکی دلمین غالب ✤ ہوئی اوسکی ہی بس جینے کی طالب ✤ ہوئی فرزند کی مرنے سے راضی ✤
خدا کی دیکھ لے یہ کارسازی ✤ نبی جسپر کرے فرزند قربان ✤ سوا شبیر کے کسکی ہے یہ شان ✤ **مخزن چوتھا**

بیچ ذکر وفات حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ ذکر وفات حضرت خیر النساء الضعیفہ خولیہ ہر دو عالم
کی سلام اللہ علی محمد و علیہا اور پر آئینہ دل اہل صفا کی اور مرآت خاطر با نور و ضیا کی مبین اور روشن ہو جیوکہ بعد ولادت حضرت امام حسن
اور امام حسین کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر بیچ تربیت اور پرورش شاہزادونکی مشغول رہتے تھے اور جدائی اونکی اور بیچ اونکا مطلق
گوارا نکرتے تھے چنانچہ ایسا ثابت ہوتا ہے روایات سے ایکدن شاہزادہ حسین کو اپنے سینہ پر بٹھایا تھا کہ اونھون نے پیشاب کر دیا دائی نے
جلد اسے گھبرا کر اوٹھا لیا کہ شاہزادہ نے رو دیا آپکو اونکے رونے سے کمال رنج ہوا اور رقت آگئی اور فرمایا کہ تو نہین جانتی کہ یہ میرے

بہشت مین جاوین گے کہ گناہ کم کرینگے اور فقر و فاقہ اور رنج دنیا مین اوٹھاوینگے حق تعالی اوسکے عوض اونکو نعمتین اور راحتین
بہشت کی بخشے گا بہشت نے عرض کی کہ الہی کسواسطے جگہ مسکینونکی اور منزل درویشونکی مجکو کیا تو نے بنایا ہے یہ سنکر بہشت کو آیا
تو رانی اور خوش نہین ہوتی کہ ارکان بہشت کے ساتھ حسن اور حسین کے یعنی وہ دونون بادشاہزادہ ہین وہان بہشت نے یہ سنکر فخر اور خوشی
کی اور کہا راضی ہوئی مین پس شوکت حسن اور حسین کی اسقدر ہے کہ اگر بہشت ہے تو اوسکے ارکان آراستہ ہین ساتھ حسن اور حسین کے اور جو
عرش مجید ہے تو گوشوارہ اور زینت اوسکی حسن اور حسین ہین اور جو دل مومن کا ہے تو وہ روشن ہے ساتھ دوستی حسن اور حسین کے

رباعی

آفتاب اوج عرفان جناب چرخ دین ✤ شہسوار شہپر بال ملایک سایہ تمکین نہین ✤ عرش کرسی روضہ رضوان آل آدم تمام ✤ نور ہے اونکا منور عین عز و یقین ✤

فایدہ روایت ہے عائشہ صدیقہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبر دی مجکو جبرئیل نے بدستی بیٹا میرا حسین قتل کیا جاویگا بعد میرے
زمین طف مین اور لایا جبرئیل میرے پاس مٹی وہانکی اور خبر دی مجکو اوسکے کہ اوس مٹی مین اوسکی ارش ہوگی اس ابن مالک کی روایت سے شاہد ہے
کہ حق تعالی سے اجازت اور اذن چاہا اوس فرشتے نے کہ باران اور مینہ کے اوپر موکل اور متعین ہے سو حاضر ہوا بیچ خدمت بابرکت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حاصل شرف زیارت اوس جناب رسالت مآب کی صلی اللہ علیہ وسلم پس حق تعالی نے اذن دیا
اور اجازت فرمائی کہ جاتو اور زیارت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے سعادت بابرکت حاصل کر چنانچہ وہ فرشتہ مانند حضرت کے حضور
پر نور مین حاضر ہوا اور حضرت اوس وقت حضرت ام سلمہ کے گھر مین تشریف رکھتے تھے کہ آپکی بی بی مین پس فرمایا آپنے ام سلمہ حجرے کے دروازہ پر
جا بیٹھو اور نگاہبانی کرو کہ کوئی ہمارے پاس نہ آوے ام سلمہ حکم بجا لائین کہ اتنے مین پارہ مصطفے لخت دل مرتضی امیر دین حضرت امام حسین سلام اللہ علی
وعلیہ حضرت کے گھر مین آئے چند ام سلمہ نے مزاحمت کی لیکن شاہزادہ کہ طفل نابردہ تھا بزور وہ حضرت کے تھے بقول شخصے کہ ناز بران کن خریدار نست
ام سلمہ کا منع کرنا نہ مان کر کود کر حضرت کی پاس آگئے پس حضرت نے شروع کیا یہ کہ پیار کرتے تھے شاہزادہ کو اور بوسی دیتے تھے اور
چومتے تھے پس عرض کی اوس فرشتے نے حضرت کی خدمت عالی مین آیا دوست رکھتا ہے تو اسکو آپ نے فرمایا ہان اوس فرشتے نے کہا
امت تیری قریب ہے کہ قتل کریگی اسکو اور اگر چاہے تو دکھاوون اوسکو کہ جہان یہ قتل کیا جاویگا پس حضرت کو زمین کربلا
کی دکھادی پس لائے حضرت اوس زمین کی مٹی درودی سرخ اور دی ام سلمہ کو پس لی وہ مٹی ام سلمہ نے اور اپنے چادر کے
کونے مین باندھ لی اور ایک روایت یہ ہے کہ حضرت نے سونگھا اوس مٹی کو اور کہا کہ اسمین بو کرب و بلا کی آتی ہے ایک روایت
یہ ہے کہ ام سلمہ کہتی تھین کہ آنحضرت نے دی مجکو مٹی سرخ اور فرمایا کہ یہ مٹی اوس زمین کی مٹی مین سے ہے کہ جہان میرا حسین
قتل کیا جاوے گا مین جس زمانہ مین اور جسوقت کہ یہ مٹی خون اور لہو بن جاویگی پس جانینا کہ تحقیق حسین

ترجمہ مین لکھا ہی کہ روایات مین آیا ہی کہ جب فاطمہ زہرا سلام اللہ علی محمد وعلیہا پہنچ خدمت شریف سید الابرار پدر بزرگوار اپنے کی
حاضر ہوتی تھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوجاتے تھے اور پیشانی کو فاطمہ زہرا کی چومتے تھے اور اپنی جگہ بٹھاتے تھے اور جبکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ زہرا کے نزدیک تشریف لاتے تھے فاطمہ زہرا بھی حضرت کے ساتھ اسیطرح پیش آتی تھین **ابیات**
منزلت زہرا کی جانی ہی خدا ✤ بعد اوسکے اور احمد مجتبیٰ ✤ مدح کیا اوسکی کرے کوئی رقم ✤ ہاتھ ہین بعد اوسکے اسجا قلم ✤ خوبیان اونکی ہین
بے حد وشمار ✤ جانتا کوئی نہین جز کردگار ✤ بے گمان ظاہر ہی وہ ذات ✤ خاص ذات کبریا والاصفات ✤ پارسائی ختم ہی اوس
ذات پر ✤ یہ سخن بھی ہی تمام آیات پر ✤ **فصل** چاہیے جاننا کہ فضایل اور فواضل بیحد مانند رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ومحزن
یعنی حضرت امام حسن سلام اللہ علی محمد وعلیہ کے زیادہ حد وغایت سے اور بیرون تقریر اور کتابت سے ہین روایت ہی کہ صحیح بخاری اور مسلم مین
براء ابن عازب سے کہ کہا اونے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسحال مین کہ حسن آپکے کندھے پر تھا اور کہتے تھے آپ خدایا دوست
رکھتا ہون مین اسکو پس دوست رکھ تو بھی اسکو روایت ہی ابن عباس سے کہ آتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سوار کیا تھا اپنی گردن مبارک پر
حسن کو پس اسحال مین سامنے ملا ایک مرد اور اوس نے کہا اچھی سواری پر سوار ہوا تو اے لڑکے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اچھا سوار ہی وہ یعنی جیسے کہ سواری اچھی ہے سوار بھی اچھا ہی روایت ہی عبداللہ ابن بسر سے کہ شبیہ تر اولاد نبی سے ساتھ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے حسن تھا اور دیکھا مین نے اوسکو کہ وہ آتا تھا اور حضرت سجدے مین ہوتے تھے اور وہ آپکی گردن پر یا پیٹھ پر سوار ہوتا تھا
پس آپ اوسکو نہ اوتارتے تھے اور سجدے ہی مین رہتے تھے یہانتک کہ وہ آپہی اوتر تا اور البتہ تحقیق یہ ہی مین نے دیکھا آپکو کہ رکوع مین ہوتے
اور پاؤن اپنے کشادہ کردیتے تھے کہ حسن اوسمین سے دوسری طرف نکل جاتے تھے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدایا مین حسن کو دوست
رکھتا ہون تو بھی اوسکو دوست رکھ اور دوست رکھ اوس شخص کو کہ جو حسن کو دوست رکھے روایت ہی ابوہریرہ سے کہ دیکھا اونھین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھولتے منہ حسن ابن علی کا اور داخل کرتے تھے اپنا منہ حسن کے منہ مین اونکے تھے خدایا دوست رکھتا
اسکو تو اسی دوست رکھ اور جو کہ اسی دوست رکھے اوسکو دوست رکھ **فصل** چاہیے جاننا کہ مناقب وہ محامد قرہ عین رسول
نور چشم بتول راحت جان مرتضیٰ کان عرفان ذات کبریا شہید تیغ کرب بلا قتیل شمشیر جور وجفا شریف وسعید کونین سید الشہدا
حضرت امام حسین سلام اللہ علی محمد وعلیہ کے خارج حد بیان سے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین مجھ سے ہی اور مین حسین سے
ہون دوست رکھے حق تعالیٰ اوس شخص کو کہ دوستی رکھی حسین سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن حسین گفتگو کرتے تھے
عرش کے اور جسوقت کہ حق تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا سنا اوسکے خطاب کیا کہ تو جگہ ہر مسکینون اور غریبون کی ہوگی یعنی اکثر مسکین اور فقیر

بزرگی ہی علی مرتضی کی اسواسطے کہ مراد خاک سی اہل اللہ اور اولیا اکرام ہین کہ فنا ہوگئے ہین اور خاک و خاک ہوگئے ہین عشق اور
محبت الہی مین اور وصل ہورہی ہین جناب کبریائی سی اور تواضع اور عاجزی اور انکسار خاک کی مانند اونپر قسم ہی اور باپ سی مراد اصل بنیاد ہے
پس اصل اور بنیاد سب عارفون اور ولیون کی حضرت شاہ سیادت پناہ ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مجھسی ہی اور مین علی سے
ہون اور فرمایا مین شہر علم کا ہون اور علی دروازہ ہی اوسکا پس جو شخص چاہی کہ شہر مین داخل ہوی پس چاہیے کہ پہلی دروازہ مین آوے
اور فرمایا آدمی سب جدی جدی درختونسی ہین اور مین اور علی ایک درخت سی ہون اور فرمایا بدبخت زیادہ تر آدمیونمین سی دو شخص ہین یکی وہ
کہ جسنے صالح پیغمبر کی اونٹنی کو قتل کیا تھا اور دوسرا وہ کہ یا علی تیرے منہ اور ڈاڑھی کو خون سے رنگیگا یعنی قاتل علی کا ابن ملجم اور فرمایا
حضرت نے ایک روز کہ بند کرو دروازے اپنے مسجد مین سے مگر علی کا دروازہ کھلا رہی پس ہر حال مین حضرت علی کو مسجد مین آمد و رفت درست
تھی مانند پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا حضرت نے تحقیق ہی یہ بات کہ اللہ تعالے نے رکھی اولاد ہر نبی کی اوسکی پشت مین اور
رکھی میری اولاد پیچ پشت علی کے اور فرمایا نامہ نامہ اعمال مومنون کا دوستی علی ابن ابی طالب کی ہی اور فرمایا علی مجھسی بمنزلہ
سر سر یکے ہر بدن سی اور فرمایا علی کی چمک ہوگی بہشت مین جیسے کہ مریخ کی چمک ستارونکی ہوتی ہے اور فرمایا تحقیق بہشت
مشتاق ہی تین شخص کا علی اور عمار اور سلمان کا اور فرمایا کہ یا علی تو قسیم ہی یعنی بانٹنے والا ہی بہشت کا اور دوزخ کا کہ روز قیامت
کہی گی دوزخ کہ یہ میری ہین اور یہ تیرے ہین یا علی یعنی بہشتی بہشتی علی کیطرف آوینگے اور دوزخی دوزخی دوزخ کی طرف جاوینگے
روایت ہی حضرت ابوبکر سی رضی اللہ تعالی عنہ کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے نہ گذر سکیگا کوئی پل صراط پر
مگر وہ شخص گذر جاویگا کہ جسکو علی چٹھی گذر کی لکھدیگا **فصل** جاننا چاہیے کہ مناقب حضرت خاتون قیامت مخزن امانت
جناب رسالت نور دیدہ رسول یعنی جناب پاک حضرت بتول کے سلام اللہ علی محمد و علیہا زیادہ حد سی اور خارج حد و عد ہین
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن پکاریگا پکارنیوالا یعنی ایک آواز عرش کے نیچے سی آوی گی کہ اے حشر کے لوگو کہ
جمع ہوے ہو بند کرو اپنی آنکھونکو تاکہ گذرے فاطمہ بیٹی محمد کی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط کے اوپر سی پس گذریگی فاطمہ کہ اوسکی رکاب مین
ستر ہزار حور عین ہونگی بجلی کیطرح سے گذرنا اور فرمایا فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہی اذیت دی مجکو جو اذیت دی اوسکو اور خوش کی مجکو جو
خوش کری اوسکو اور راحت دی اوسکو اور فرمایا محبوب ترین زیادہ اہل بیت میرے سی میرا طرف فاطمہ ہی اور روایات سی ثابت ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا کو طاہر و مطہر فرمایا اسواسطے کہ شرک اور گناہ سی پاک ہین اور حیض اور نفاس سے یعنی جیسی کہ
عورتین ہر مہینہ مین اور بعد ولادت کے یعنی بعد جنے کے نماز ہوتی ہین اوسکو یہ عارضہ نہوتا تھا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مشکوۃ شریف کی

فصل چاہیے جاننا کہ شمایل اور فضایل جناب ولایت مآب محبوب رسول مقبول زوج بتول شیر خدا علی مرتضیٰ کی بے انتہا
اور لاتعداد و تحصی ہین کہا امام احمد حنبل نے رحمۃ اللہ علیہ نہین پہونچے ہمکو فضایل اور بزرگیان کسیکی اسقدر کہ پہونچی ہین علی مرتضیٰ
کرم اللہ وجہ کی کہا قاضی اسماعیل بخاری اور نسائی اور ابو علی نیشاپوری نے نہین وارد ہوئے فضایل اور مناقب اسپر حق کیسے
اصحاب کرام سے ساتھ سندون حسن اور قوی کے زیادہ اون فضایل اور مناقب سے کہ وارد ہوئے ہین پیچ حق علی کے اپنے وہ جناب
کرامت انتساب اول مسلمان کامل عرفان برادر رسول زوج بتول عالم ربانی شجاع یزدانی زاہد و عابد قطیب مغرب جامع و حافظ
قرآن صروحامی اہل ایمان ہے رسالت کی ظاہر ہونے سے پہلے بھی اوس بندہ خدا نے بت کیطرف کبھی رخ نہین کیا اور نہ کبھی اوسے پوجا
اسی واسطے کہا جاتا ہے اوس جناب کو کرم اللہ وجہہ یعنی بزرگ کیا اللہ تعالیٰ نے منہ اوسکا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ وسلم نے دیکھنا علی
کیطرف عبادت ہے اور فرمایا ذکر علی کا عبادت ہے اور جبکہ ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو امر کیا علی کو کہ اقامت کرے اور رہے
کئی دن تک پیچھے کہ کے تاکہ امانت اور وصیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کہ تھی اوسکے پاس اوسکو ادا کرے اور لوگونکو ابلاغ اور ارشاد کرے
چنانچہ حضرت ولایت پناہ حقیقت آگاہ حکم جناب رسالت مآب کا بجالائے اور نایب حضرت کا ہو کر چند روز مکہ مین رہے بعد چند روز کے
مدینہ مین آکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور وہ شیر نیستان شجاعت شہسوار میدان جلالت سب لڑایونمین ہمراہ رکاب رسالت مآب کے
رہے اور نشان اونکے پاس رہا مگر تبوک کی لڑائی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جناب کو اپنا خلیفہ کر کر مدینہ مین چھوڑا تھا اور فرمایا تھا
کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے اور اخبار و آثار حضرت اسد اللہ الغالب کی شجاعت اور جرات اور فتح اور نصرت کی مشہور اور معروف
ہین کتابین کی کتابین اوس سے بھری ہوئی ہین سولہ زخم احد کی جنگ مین بدن مبارک کے اوپر آئی تھے اور جنگ خیبر مین
نشان آپکے ہات مین تھا اور فتح بھی آپ ہی کے ہات ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے خبر دی تھی کہ فتح علی کے
ہات ہے چنانچہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے ثابت ہے اور یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کل کو نشان اوس شخص کو
دونگا کہ خدا اور رسول اوسکا محبوب ہے اور وہ خدا اور رسول کا محبوب ہے اور دروازہ قلعہ خیبر کا شیر خدا نے اوکھاڑ کر اپنی
سپر کی تھی اور اپنی پشت مبارک پر رکھکر اوسکا پل بنا دیا تھا خندق کے اوپر تو دلاور اور بہادر اوسپر چڑھکر اور
عبور کر کر خیبر کے قلعہ پر جا چڑھے تھے اوس دروازہ کو جب کہ شیر خدا نے اپنے ہات سے زمین پر ڈالا آٹھ آدمیون نے زور کیا ہرگز ہلا
اور کم چالیس آدمیونسے نہ اوٹھا روایت ہے کہ ایکدن علی مرتضیٰ مسجد مین سو رہے تھے اور مٹی کندھے کو لگ گئی تھی کہ حضرت محمد مصطفےٰ نے آکر
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہات سے وہ مٹی دور کی اور فرمایا قم یا بو تراب یعنی کھڑا ہو اے باپ مٹی کے نزدیک اہل تحقیق کے یہ بڑی منقبت اور

کہ بہشت مین داخل ہون گی مین اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہین حضرت علی کہتے ہین کہ مین نے پوچھا پس محب اور
دوست ہمارے کب داخل ہونگے آپ نے فرمایا پیچھے پیچھے تمہارے روایت ہی کہ حضرت عمر سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر سبب اور ہر نسب منقطع اور کٹ جاویگا دن قیامت کے سوائے سبب اور نسب میری کی اور ایک روایت
یہ ہی کہ سوائے سمدھیانے میری کے اور سبب اور نسب میری کی اور ایک روایت یہ ہی کہ فرمایا آپ نے نسب میرا اور سمدھیانا میرا ہونگے
دن قیامت کے پس شفاعت کروائینگے اونکی کہ جن سے یہ تعلق رکھتے ہین روایت ہی فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
سوال کیا مین نے پروردگار اپنے سے کہ نہ داخل ہو کوئی اہل بیت میری سے بیچ دوزخ کے پس قبول فرمایا
حق تعالیٰ نے اسبات کو اور فرمایا اول سب سے داخل ہونگی حوض کوثر پر اہل بیت میری اور دوست میرے اور فرمایا کہ ہم
اولاد عبد المطلب کے سردار ہین بہشتیون کے ہین اور حمزہؓ اور علیؓ اور جعفرؓ ابن ابی طالب اور حسنؓ و حسینؓ اور مہدیؓ اور فرمایا
لازم پکڑو اے آدمیون دوستی ہماری کہ اہل بیت ہین ہم یعنی دوستی میری اور آل میرے کی پس تحقیق حال یہ ہی کہ جو شخص کہ بھیجیگا
خدا کی روبرو اور وہ دوستی رکھتا ہوگا ہمسے داخل ہوگا بہشت مین بسبب شفاعت ہماری کے قسم ہے اوس شخص کی جان
میری بیچ ہاتھ اوسکے ہی یعنی خدا کی نہ نفع کرے گا اور نہ کام آویگا بندہ کے لیئے عمل نیک اوسکا بغیر دریافت کرنے
حق ہمارے کے یعنی جو کہ اہل بیت کا حق پہچانے گا اور اون سے دوستی رکھیگا اوسکا عمل نیک بھی کام کا ہی والا نہیں
کام کا نہین کسی شاعر نے خوب کہا ہے **قطعہ** ؎ بے حب اہل بیت عبادت حرام ہے ؎ زاہد ستری نما کو
میرا سلام ہے ؎ اور روایت ہی کہ نہین کوئی اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مگر واسطے اوسکے عہدہ شفاعت
کا ہی یعنی ہر ہر شخص اہل بیت کا شفاعت گنہ گارونکی کریگا اور بخشوائیگا روایت ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو شخص بغض رکھیگا اہل بیت سے پس وہ منافق ہے جامع ترمذی مین روایت ہی جابر سے کہ ہم منافقونکو ساتھ
بغض علی ہی کے پہچانتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے کہ وسیلہ پکڑے مجکو اور یہ کہ ہووے واسطے اوسکے
میری بات کہ شفاعت کرون مین واسطے اوسکے ساتھ اوس بات کے پس چاہیئے جاننا اوسے کہ ملاقات اور اخلاص کرے
میری اہل بیت سے اور خوش کرے اونکے تئین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ سردار ہی بہشت کی بیبیون کی
اور حسینؓ اور حسنؓ سردار ہین بہشت کے جوانون کے اور فرمایا حسنؓ اور حسینؓ میرے پھول ہین دنیا مین اور فرمایا جس شخص نے
دوستی رکھی حسنؓ اور حسینؓ سے اوسنے دوستی رکھی مجھسے اور جسنے بغض رکھا اوسنے بغض رکھا مجھسے

کبھی تو اپنی جھلک ہمکو بھی دکھا دیجے + فرد و مہر و مہ کا نور جاوی دم مین بھول + خواب مین جو دیکھے روئے رسول **فائدہ** جاننا چاہیے کہ آیت ذکر کی گئی ہے بموجب قاعدہ عربی کے دلالت کرتی ہے کہ حق تعالے اور فرشتے ہمیشہ اور مدام اوپیوستہ اور علی الدوام صلواۃ اور درود اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجتے ہین پس سزاوار اور لایق ساتھ حال مسلمان کے یہ ہے کہ علی الدوام اور ہر صبح و شام ساتھ ذکر صلوۃ اور ادائے تسلیمات کے اوپر سید کائنات علیہ افضل التحیات اور اکمل الصلواۃ کے گویا اور رطب اللسان ہووے اور بیچ جمیع مقصود اور کام کے اور کل مہم اور مرام کی طرف روح پرفتوح اوسکی کے متوجہ رہے اور اوس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو شفیع اور وسیلہ اپنا کرے تو سب مرادین اوسکی حاصل ہووین اور مہمات دینی اور دنیوی آسان ہووین **غزل** یا محمد تم ہو محبوب الٰہ + اور خلق اللہ کی پشت و پناہ + کیجیو میری مدد یا شاہ دین + آپ کی امت سے ہو نمین رو سیاہ + کیجیو اللہ اب بحر کرم + مین تمہارا ہون گدا ای بادشاہ + حق تعالے سے ہو تم میرے شفیع + تا نہووے حال عاصی کا تباہ + یہ وصال خستہجان ہے آپکا + کیجیو اسپر کرم کی اک نگاہ + **فائدہ** جاننا چاہیے کہ جو آدمی چھوٹی چھوٹی درود پڑہے اوسکی شمار کے درمیان وچار مرتبہ لفظ آل کا اور سلام کا اور برکت کا بھی کہہ لیا کرے مثلاً ایک شخص ہزار مرتبہ پڑہے صلی اللہ علی محمد بیچ ہر صدی کے یعنی بیچ ہر سو کے آخر کو یہ بھی کہہ لیا کرے دو تین مرتبہ آلہ و بارک و سلم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدای عزوجل کے دو تین حرمتین ہین جس شخص نے کہ محافظت رکھی اون تین حرمتون کی اور نباہ اور پاس رکھا اونکا حفظ و امان مین رکھے گا اللہ تعالے دین و دنیا اوسکی کو اور جو کہ نہ محافظت کرے گا اونکی خدا نہ حفظ و امان مین رکھیگا اوسکی دنیا کو نہ اوسکی آخرت کو ابن عمر کہتے ہین کہ پوچھا مین نے کیا ہین وہ حرمتین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرمت اسلام کی اور حرمت میری اور حرمت اولاد میری بیچ روایت صحیح بخاری کے ہے ابوبکر صدیق سے رضی اللہ تعالی عنہ قول اونکی سے نگاہ اور پاس محمد کا رکھو صلی اللہ علیہ وسلم بیچ اہل بیت اوسکی کے پس اذیت دو اونکو روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مین اور اہل بیت میری ایک درخت ہین بہشت مین اور شاخین اور ٹہنیان اوسکی دنیا مین ہین پس جو شخص چاہے پروردگار اپنی کیطرف راہ پکڑے یعنی جو کہ اطاعت اور محبت حضرت کی اور آل اوسکی کی کریگا خدا کیطرف اور بہشت کیطرف پہونچیگا روایت ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیال میری اور محل امانت کا اور محل خزانہ میرے کا اہل بیت میری ہین انصاف ہین پس قبول کرو اونسے اور راضی ہو نیکیون اونکی سے اور درگذر کرو برائیون اونکی سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اور بیشتر اون لوگون مین سے

اوسکے سب گناہون سے وترفعنا بها عندك اعلی الدرجات اور بلند کرے تو ہمکو بسبب اوسکی اپنے نزدیک
بلند درجہ مین درجون مین سے وتبلغنا بها اقصی الغایات اور پہونچاوے تو ہمکو بسبب اوسکی انتہا اور تمام غرضون اور مقصودونکو
من جمیع الخیرات سب نیکیون سے فی الحیات وبعد الممات بیچ زندگی کے اور بعد مرنے کے وہ شخص کہتا ہے کہ پھر بیدار ہوا اور
جاگا مین اور کشتی کے لوگون کو اس خواب سے خبردار کیا مین نے لوگ ساتھ پڑھنے اس درود کے مشغول ہوگئے ابھی مین سو مرتبہ
بھی نہ پڑہی گئی تھی کہ ہوا طوفانکی نے تسکین پائی اور ہم سب خلاص ہوئے چاہیے جاننا کہ اس درود کو اکثر صاحب اوقات
لوگ پڑھتے ہین اور بہت فائدہ حاصل کرتے ہین اور اس درود کو درود ہزاری بھی کہتے ہین **فائدہ** جاننا چاہیے کہ علماء
درود پڑھنے کی فائدون مین سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ درود پڑھنے والی کو دولت زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوتی ہے
اور جس شخص نے حضرت کو خواب مین دیکھا گویا بیداری مین یعنی جاگتے مین دیکھا کہ آپ نے فرمایا ہے جس شخص نے دیکھا مجکو خواب مین
پس تحقیق دیکھا اوسنے مجکو حق یعنی راست اور بیچ پس بدرستی کہ شیطان نہین بن سکتا اور جس شخص نے سرور کائنات
علیہ الصلوٰۃ کو دیکھا دوزخ کی آگ نہ دیکھیگا ساتھ دلیل حدیث جابر ابن عبد اللہ انصاری کی رضی اللہ عنہ کہ فرمایا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لگیگی آگ اوس مسلمان کو کہ جس نے دیکھا مجکو یا دیکھا اوسکو کہ جسنے دیکھا مجھے **فائدہ** جاننا چاہیے
کہ لکھتے ہین معمول یہ تھا کہ درمیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکر صدیق کی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کوئی بیٹھتا تھا
ایکدن ایک شخص آیا آپ نے اوسکو اپنے اور صدیق اکبر کے بیچ مین بٹھایا اصحاب نے تعجب کیا جب وہ شخص مجلس سے اوٹھکر باہر گیا
آپنے فرمایا یہ شخص درود مجھپر بھیجتا ہے اللھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلے علیه خدایا درود بھیج تو اوپر محمد کے جیسے کہ
حکم کیا ہے تو نے ہمکو اوسکا کہ ہم درود بھیجتے ہین اوپر اوسکے اللھم صل علی محمد کما هو اهله خدایا درود بھیج تو اوپر محمد کے جیسے کہ وہ لائق
اوسکے ہے اللھم صل علی محمد کما تحب و ترضی له خدایا درود بھیج تو اوپر محمد کے جیسے کہ دوست رکھے تو اور چاہے تو اور
راضی ہووے تو واسطے اوسکے **فائدہ** جاننا چاہیے کہ نقل کیا گیا ہے جو شخص اوس درود کو ساتھ اس درود کے
اللھم صل علی روح محمد فی الارواح خدایا درود بھیج تو اوپر روح محمد کے بیچ ارواح کے وعلی جسد محمد فی
الاجساد اور اوپر بدن محمد کے بیچ بدنون کے وعلی قبر محمد فی القبور اور اوپر قبر محمد کے بیچ قبرون کے متعلق ہے
ساتھ قول اوسکی کے ساتھ اس درود کے ملاکر سو مرتبہ پڑھکر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی زیارت سے مشرف ہوتا ہے **شعر** نقاب چہرہ تابان سے ٹک اوٹھا دیجے ✤ ✤ ✤

برکت بھیج تو اوپر محمدؐ کے اور بیبیون اوسکی کے اور اولاد اوسکی کے کما بارکت علی ابراہیمؑ جیسی کہ برکت بھیجی تو نے
اوپر ابراہیمؑ کے انک حمید مجید تحقیق تو حمد اور تعریف کیا گیا ہے اور بزرگ ہے اور بیچ بعضی روایت کی کما بارکت علی ابراہیم
کی آگے لفظ فی العالمین کا بھی ہے یعنی بیچ سب عالم اور خلق کے بعضے اہل حدیث کی محققون نے کہا ہے افضل اور بہتر ہے
کہ اسطرح سے درود پڑہین کہ جسمین سب طریقہ نقل کیے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آجائین اور وہ درود جامع ہوئے
پس چاہیے کہ اسطرح پڑہین اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک النبی الامی وعلی آل محمد وازواجہ وذریاتہ
کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم وبارک علی محمد النبی الامی وعلی آل محمد وازواجہ و
ذریاتہ کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید نقل ہے کہ ایک شخص نے
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بیچ خواب کے دیکھا بعد وفات اوسکی کے اوپوچھا کہ کیا کیا تیرے ساتھ خدا نے اے سید میرے امام شافعی
نے کہا گناہ میرے بخش دیئے اور بڑی تعظیم اور احترام سے یعنی شان و شوکت سے مجکو بہشت مین لیگیے جیسے کہ نوشہ کو دولہن
کے گھر لیجاتے ہین اور مجھپر بہت سی چیزین یعنی جواہر اور یاقوت اور موتی نثار کیے بسبب برکت ایک درود کے کہ مین پڑہا
کرتا تھا وہ شخص کہتا ہے پوچھا مینے کہ وہ درود کون سی ہے فرمایا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد
کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون خدایا رحمت نازل کر تو اوپر محمدؐ کے
اور اوپر آل محمدؐ کے اوس قدر کہ ذکر کرتے ہین اوسکا ذکر کرنیوالے اور اوسمقدار کہ غفلت کرتے ہین اوسکے ذکر سے غافل
ایک شخص سے سلف کے لوگون مین سے نقل کیا گیا ہے کہ کہا اوسنے کہ تھا مین دریا کے ایک کشتی مین کہ ناگاہ ہوا طوفان
کی اوٹھی کہ اسکو اعلابیہ کہتے ہین اور لاہون مین یہ بات مشہور تھی کہ اوس ہوا سے کم نجات ہوتی ہے قلق اور
اضطراب کشتی کے بیٹھنے والون مین پڑا اور ڈوبنیکا خوف سے سب خروش اور شور مین آئے اور ایک دوسرے کو
وداع کرنے لگا کہ ناگاہ پینکی اور اونگھ نے مجھپر غلبہ کیا کہ آنکھ میری کچھہ لگ گئی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فی دیدار پر انوار اپنا مجھکو
دکھایا اور عنایات بیغایات سے فرمایا کہ ان کشتی کے لوگون سے کھدے کہ ہزار مرتبہ بیدرود بھیجین اللھم صل علی سیدنا
محمد وعلی ال سیدنا محمد خدایا درود بھیج تو اوپر سردار ہمارے کے کہ محمدؐ ہے اور اوپر آل سردار کے کہ محمدؐ ہے صلوۃ تنجینا بھا
وہ درود کہ نجات دے تو ہمکو بسبب اوسکے من جمیع الاھوال والافات بسبب ہولون اور آفتون کے وتقضی لنا بھا
جمیع الحاجات اور روا کرے تو بسبب اوسکے سب حاجتین ہماری وتطہرنا بھا من جمیع السیات اور پاک کرے تو ہمکو بسبب

واسطے دعا اور طلب مغفرت کی کرتا ہون خدا تعالے سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب زیادہ مجھسے اور احق اور لایق زیادہ سانہ شفاعت میرے کے وہ شخص ہے کہ بہت بھیجی درود مجھپر حق تعالا اوسپر دس رحمت نازل کرتا ہے اور دس گناہ اوسکی بخشتا ہے اور دس درجہ اوسکو بہشت مین بلند کرتا ہے روایت ہے ابی ابن کعب سے کہ عرض کی مین نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بہت بھیجتا ہون درود اوپر تیرے فرما دے مجکو کہ اپنی دعاؤن کے وقتون مین سے کسقدر وقت درود کیواسطے مقرر کرون آپ نے فرمایا جس قدر تو چاہے عرض کی مین نے چوتھا حصہ فرمایا جتنا چاہے تو اگر زیادہ کرے گا تو اوپر چوتھے حصہ کے بہتر ہوگا تیرے واسطے عرض کی مین نے کہ نصف یعنی آدھا فرمایا جتنا چاہے تو اور اگر زیادہ کرے گا تو بہتر ہوگا تجکو عرض کی مین نے کہ دو حصی وقتون کے درود کیواسطے مقرر کرون اور ایک حصہ دعا کے واسطے فرمایا جتنا چاہے تو اور اگر زیادہ کرے گا تجھ ہی کو بہتر ہوگا عرض کی مین نے سب اپنی دعا کے وقت بیچ درود بھیجنے کے اوپر تیرے صرف کرون گا مین آپ نے فرمایا کہ اسوقت یعنی اگر یون کریگا تو تیرے سب کام اور مہمین سرانجام پاوینگے اور گناہ تیرے سب بخشے جاوینگے **فصل** چاہیے جاننا کہ درودین طرح طرح سے پڑہی جاتی ہین چھوٹی چھوٹی تو یہ ہین مثلاً یون کہے کہ اللھم صلے علی محمد یا خدا درود بھیج تو اوپر محمد کے یا یون کہے صلی علی محمد درود بھیجے اللہ اوپر محمد کے یا یون کہے صلی اللہ علی النبی درود بھیجے خدا اوپر نبی کے ایسا ہی لکھا ہے روضۃ الاحباب مین اے پر لائق یہ ہے کہ جمع کرے درمیان صلوۃ اور سلام کے بلکہ لفظ آل کا بھی اور لفظ برکت کا بھی شامل کرے پس یون کہے اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم یا خدا رحمت نازل کر تو اوپر محمد کے اور اوپر آل محمد کے اور برکت دے اور سلامتی عطا کر ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے پوچھا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیون کر درود اوپر تیرے بھیجا کرین ہم فرمایا کہا کرو اللھم صلی علی محمد عبدک ورسولک خدایا رحمت نازل کر تو اوپر محمد کے کہ بندہ تیرا ہے اور پیغمبر تیرا ہے کما صلیت علی ابراہیم جیسے کہ رحمت نازل کی تو نے اوپر ابراہیم کے وبارک علی محمد اور برکت بھیج تو اوپر محمد کے کما بارکت جیسی برکت بھیجے تو نے علی ابراہیم اوپر ابراہیم کے روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہ کہا اصحاب نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر درود بھیجا کرین ہم اوپر تیرے فرمایا کہا کرو اللھم صلی علی محمد وعلی ازواجہ وذریتہ خدایا رحمت نازل کر تو اوپر محمد کے اور اوپر بیبیون اوسکی کے اور اولاد اوسکی کے وبارک علی محمد وعلی ازواجہ اور

صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگنے والی کے پردے مین رہتی ہے یعنی محل قبول مین نہین پہونچتی ہے تاکہ رد کیجی جاوے
اوپر محمد کے اور اہل بیت اوسکی کی اللھم صلی علی محمد وآلہ کہا ہے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے بیچ مدح اہل بیت کی یا اہل بیت
رسول اللہ حُبُّکُمْ فَرْضٌ مِنَ اللّٰہِ فِی الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَہٗ + کَفَاکُمْ مِنْ عَظِیْمِ الْقَدْرِ اَنَّکُمْ + مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْکُمْ
لَاصَلٰوۃَ لَہٗ یعنی اے اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی تمہاری فرض ہے خدا تعالے کے حکم سے کہ بیچ
قران شریف کے نازل کیا ہے اوسکی تئین کفایت کرتا ہے تمہاری تئین بڑی ہونے قدر تمہاری مین یہ امر کہ جو شخص نماز
مین درود نہ بھیجے تمہپر نہین نماز ہوتی اوسکی اور امام شافعی کے نزدیک درود اہل بیت پر واجب ہے نماز مین بعد التحیات کی
بیچ قعدہ اخیر کے **فصل** چاہیے جاننا کہ صلوٰۃ یعنی درود خدا تعالے کی طرف سے رحمت ہے اور اورون کیطرف سے
رحمت کا طلب کرنا اور مانگنا مثلاً یہ کہا جاوے کہ خدا درود بھیجتا ہے معنے یہ ہوین گے کہ رحمت نازل کرتا ہے
اور جو یہ کہا جاوے کہ مسلمان درود بھیجتے ہین مراد یہ ہوتی ہے کہ رحمت کو طلب کرتے ہین اور مانگتے ہین اور صلوٰۃ کی یعنی
درود کے معنی تعظیم کے بعضے مقام مین آتے ہین چنانچہ ایک عالموں کی جماعت نے کہا ہے معنی اللھم صلی علے محمد کے
یہ ہین کہ بار خدایا تعظیم کر اور بزرگی دے تو محمد کو بیچ دنیا کے ساتہ بلند کرنے دین اوسکی کے اور ظاہر کرنے دعوت اوسکی کے
اور برا کرنے ذکر اوسکی کے اور باقی رکھنے شریعت اوسکی کے اور بیچ آخرت کے ساتہ قبول کرنے شفاعت اوسکی کے
اور ظاہر کرنے فضل اوسکی کے اوپر اولین اور آخرین کے اور پیش اور پہلی کرنے اوسکی کے اوپر سب نبیون اور
رسولون کے بیچ شفاعت کے اور داخل ہونے جنت کی اور بلند کرنے درجہ اوسکی کے بیچ بہشت کی روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نزدیک میرے آیا اور کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ تیرا نام مبارک
سنے اور درود نہ بھیجے حق تعالے اوسے دور کرے رحمت سے یعنی جبرئیل علیہ السلام نے یہ دعا بددعا اور پھیر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تو خود کہہ آمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا آمین روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درود بھیجنا میرپر سبب نور اور روشنی کا ہے قیامت کے دن اوپر پل صراط کے اور
جو کہ اسی بار درود پڑہا کرے جمعہ کے دن اسی برس کے گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین روایت ہے کہ فرمایا رسول
خدا نے صلی اللہ علیہ وسلم کہ درود بہت پڑہا کرو جمعہ رات کو رات کے وقت کہ رات جمعہ کی
ہوتی ہے تحقیق کہ درود تمہاری عرض کیجاتی ہے میرے روبرو پس مین تمہارے واسطے دعا اور

وسلم کی بیبیون مین سے اور مین بھی ساتھ ان چادرون کے ہون فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تو اوپر خیر کے ہے یعنی تو بھی اوپر خیر و برکت کے ہے اور میری اہل ہے لیکن جو خصوصیت کہ ان چار شخص کو ہے وہ کسیکو نہین ہے **فصل** چاہیے جاننا کہ آیت ذکر کی گئی مشتمل ہے فضائل اہل بیت نبوی کا اور کان ہے مناقب اولاد مصطفوی کی اسواسطے کہ معنے اس آیت کے مفصل یہ ہین کہ ارادہ حق تعالیٰ کا منحصر اور ٹھہرا ہوا اسی امر پر ہے کہ دور کرے پلیدی شرک کی اور گناہ کی سید دو عالم سے کہ آل اور اولاد نبی کی ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور پاک کرے اونکو سب اخلاق بد سے اور احوال نامناسب سے اور فائدہ اس پاکی کا یہ ہے کہ توفیق توبہ کی دیتا ہے اونکو خدا تعالیٰ اور توفیق اچھے عملون کی دیتا ہے کہ وہ ہمیشگی کرتے ہین اوپر اچھے کامون کے اور حرام کی ہے دوزخ کی آگ اوپر خدائے کریم نے اور عرض خلافت ظاہر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اونکو خلافت باطنی عنایت فرمائی ہے کہ وہ ولایت اور معرفت ہے چنانچہ گئی ہے قوم عالمون کی اہل تحقیق سے اسبات کیطرف کہ قطب الاولیا ہر زمانے مین سید ہی ہوتا ہے اور کسی قوم مین سے نہین ہوتا اور حرام کیا حق تعالیٰ نے اوپر صدقہ زکوٰۃ اور نذر اور کفارہ کا کہ وہ میل آدمیون کا ہوتا ہے مناسب اور لائق اوس قوم کے نہین کہ جسے خدا تعالیٰ نے طاہر اور پاک کیا ہے اور طاہر فرمایا ہے ایسا ہی لکھا ہے صواعق محرقہ مین فرمایا خدائے کریم نے بیچ کلام مجید کے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا تحقیق ہے یہ بات کہ خدا تعالیٰ اور فرشتے اوسکی درود بھیجتے ہین اوپر نبی کے اے مومنو درود بھیجو تم اوپر اوسکے اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ثابت ہے حدیث صحیح سے کہ ہر گاہ نازل ہوئی یہ آیت اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق جانتے ہین ہم طرح سلام بھیجنے کی آپ پر یعنی یہ ہم کہتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ التحیات کے ساتھ پس کیونکر اور کن لفظون سے درود بھیجین تب آپ نے فرمایا پس کہا کرو تم اللھم صل علے محمد وعلی آل محمد الخ درود بھیجو اوپر محمد کے اور اوپر آل محمد کے اور بہت روایتون سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نے فرمایا درود مجہز بھیجنا وہ ہے کہ جسمین آل کا بھی لفظ ہو اور جو آل کا لفظ نہو تو وہ درود ناقص ہے بیچ بعضی روایت کی ہے کہ آپ نے اصحاب کو فرمایا جسوقت کہ تم درود بھیجا کرو تو یون بھیجا کرو اللھم صل علے محمد النبی الامی وعلی آل محمد یا اللہ درود یعنی رحمت بھیج تو اوپر محمد پیغمبر کے امی ہے اور اوپر آل محمد کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امی تھی کہ ظاہر مین پڑھے لکھے نہین تھے اور مکتب مین نہین بیٹھے تھے اگرچہ سب علم لدنی جناب کرامت مآب پر منکشف اور کھل رہا تھا روایت ہے دیلمی سے کہ کہا رسول اللہ

صلی اللہ

اسماء بنت عمیس روایت کرتی ہے کہ جب حسنؓ کی پیدا ہونے سے ایک برس گذر گیا حسینؓ متولد اور پیدا ہوئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے تشریف لاکر فرمایا ای اسما لا میری بیٹی کو مین سفید کپڑے مین لپیٹ کر لے گئی اور آپ کی گودی مین رکھا
آپ نے اوسکی داہنی کان مین اذان اور بائین کان مین تکبیر کہی پھر کیا دیکھتی ہون مین ناگہان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
چشم پر آب ہین اور روتی ہین عرض کی مین نے کہ باپ اور مامیری آپ پر فدا ہو جو سبب رونے کا کیا ہے یارسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا کہ اوپر حال اس فرزند کے روتا ہون مین نے کہا یہ فرزند ابھی پیدا ہوا ہے
اور ابھی کوئی امر عارض نہین ہوا کہ سبب رونے کا ہو وے آپنے فرمایا ای اسما قتل کرے گا اسکو ایک گروہ باغی کہ پیچھے نہ پاوے گی
اوسکو شفاعت میری اور بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ اے اسما فاطمہؓ سے یہ بات نہ کہنا اور داغ اس غم کا اوسکے دل پر
نہ رکھنا کہ وہ ابھی جنی ہوئی ہے یعنی قریب العہد ہے ساتہ ولادت کے مراد یہ کہ ضعیف و ناتوان ہو رہی ہے
اس غم کی تاب نہ لاسکے گی شواہد النبوت مین اور بہت کتابون مین لکھا ہے کہ امام حسینؓ کا ایسا جمال باکمال تھا
کہ شب تاریک مین اوسکی روشنی سے لوگ راہ چلتے تھے اور وہ شبیہ تھی ساتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے
لیکر پاوون تک اور کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہے اور لقب اونکے ذکی اور شہید اور سبط ہین

مخزن تیسرا بیچ ذکر مناقب اہل بیت کے

محبان اہل عبا کو اور مخلصان عیال مرتضی کو معلوم اور مفہوم ہووے کہ مناقب فضائل اہل بیت کی بیشمار اور بیحد اور بیشمار ہین چندی اس کتاب مین لکھی جاتی ہین بطریق اختصار کی تا مشتی نمونہ ہو خروار سے فرمایا خداوند کریم نے
بیچ قران شریف کی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا
یہی ارادہ کرتا ہے اللہ کہ لیجاوے اور دفع کرے اور دور کرے تمسے پلیدی اور برائی کو اے اہل بیت نبی کی اور پاک کرے تمکو
پاک کرنا روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ شان پانچ شخص کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کی صحیح مسلم کی روایت ہے کہ داخل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار شخص کو
اپنی کملی مین کہ اوسکو اوڑہے ہی بیٹھی تھی اور پڑھا اس آیت مذکورہ کو اور کملی کو عربی مین عبا کہتے ہین اور صحیح روایت سے ثابت ہے کہ
لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چارون پاک سرشت کو اپنی کملی مین اور کہا الٰہی یہ میرے اہل بیت ہین اور خاص ہین لیجا اور دور کر
ان سے پلیدی کو اور برائی کو اور پاک کر ان کو پاک کرنا پس کہا ام سلمہ نے کہ بی بی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دیا گیا معارج النبوت مین ابن عباسؓ کی روایت سے لکھا ہے کہ معمول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ بعد ادا کرنے نماز صبح کے چہرہ مبارک اپنا اصحاب کیطرف کرتے تھے اور سایہ تجلیوں کی انوار جبین مبین سے ظلمات غم واندوہ یارون کے دلون کے میدان سے زائل اور دفع کرتے تھے ایک دن صبح کی نماز ادا کرکے پیشانی نورانی اپنی یارون کیطرف کی اور علیؓ ابن ابی طالب کو ارشاد فرماکر مسجد سے باہر تشریف لائے اصحاب کیفیت حال سے واقف نتھے حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم علی مرتضی کو لیکر فاطمہ زہراؓ کے حجرے تک آئی اوسوقت علی مرتضے کو فرمایا کہ تو حجرے کے دروازہ پر توقف کر اور ٹھہرا رہ کہ کوئی گھر کے اندر آنے پاوے اتنے مین صدیق اکبر آئے اور علی مرتضی کو اوپر حجرے کے دروازہ کی توقف کرنیوالا دیکھا احوال پوچھا علیؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مین ہین اور مجھی یہان ٹھہرایا ہی کہ اندر جانے سے لوگونکو منع کرون صدیق اکبر نے کہا آیا مجکو اجازت ہی کہ مین داخل ہون علی مرتضی نے کہا کہ آنحضرت کو کچھ شغل اور کام درپیش ہی پوچھا کہ کیا شغل ہی کہا کہ فاطمہؓ کے ہان فرزند ارجمند ہوا ہی اور فرشتی اوسکی زیارت کیواسطے آئی ہین اور آتے ہین اور تعداد جماعتونکی بھی بتادی کہ اتنی جماعتین فرشتونکی آئین ہین صدیق اکبر نے تعجب کیا پھر عمر فاروق اور عثمان غنی اور صحابہ بھی آئے اور دروازہ پر ٹھہرے کہ انتظار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برامد ہونے کا رکھتے تھے یہان تک حضرت رسالت مآب حجرے سے باہر تشریف لائے یارونکو حجرے پر دیکھا کہ منتظر تھے ابوبکر صدیق نے حال علی مرتضی کی گفتگو کا عرض کیا آپ نے فرمایا کہ ای علی تجکو فرشتون کا آنا اور تعداد شمار کیونکر معلوم ہوئی علی مرتضی نے عرض کی کہ مین فرشتون کی فوج سے واقف ہوا اور ہر گروہ کہ کلام جدا کرتے تھے اور تہنیت اور مبارکبادی جدی جدی بولی مین دیتے تھے مین نے اون بولیون کو شمار کرکر اونکی جماعتین قیاس کین آپنے سنکر فرمایا کہ اللہ تعالی زیادہ کرے تیری عقل اور بھی یا علی روایت ہی کہ سیدہ کائنات علیہا افضل الصلوۃ جبکہ فاطمہؓ زہرا کی گھر تشریف لائی اسما بنت عمیس نے اوس فرزند جگر بند کو سفید کپڑے مین لپیٹ کر بیچ گود ی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکھا حضرتؐ نے بانگ نماز کی داہنے کان مین اور تکبیر بائین کان مین کہکر علی مرتضی سے پیچ مقدمہ نام رکھنے کے پوچھا علی مرتضے نے پہلا سا جواب دیا پھر حضرتؐ نے ساتھ حکم الہی کے جبرئیل کے اشارہ سے حسینؓ نام رکھا کہ شبیر کا معنی ہین اور شبیر ہارون کی دوسرے بیٹے کا نام تھا اور لفظ حسین کا تصغیر حسن کی ہے یعنی چھوٹا حسن اور بطریق سابق کے ساتوین دن عقیقہ کیا ساتھ دو گوسفند کے اور سر کی بال ترشوائے اور چاندی برابر بالون کے صدقہ کی اسما بنت

موسیٰ نبی کا علی نبینا وعلیہا السلام بھائی تھا اور پیچھے اوسکی خلق کو ہدایت وارشاد کرتا تھا ویسا ہی علی ہے مگر یہ ہے
کہ بعد تیرے کوئی پیغمبر نہین ہونے کا پس اس فرزند کا نام وہ رکھہ کہ جو نام ہارون کے بیٹے کا تھا حضرت
نے جبرئیل سے پوچھا کیا نام تھا جبرئیل نے کہا کہ شبیر تھا حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیل زبان ہماری عربی ہے
اور وہ لغت عبرانی ہے جبرئیل نے کہا کہ معنی شبیر کے زبان عربی مین حسن ہین پس اسکا نام حسن رکھہ حضرت
نے حسن نام رکھا اور معنی حسن کی نیک اور اچھا ہین اور ایک روایت یہ ہے کہ جبرئیل امین اس نام کو اور قرطعہ حریر
بہشت کے لکھا ہوا لائے اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطریق تحفہ کے گذرانا اور ساتوین دن پیدا ہونے سے
عقیقہ کیا دو دنبے ابلق ذبح کیے اور ران دنبی کی دائی کو عطا فرمائی اور سر کے بال تراشوائے اور ہموزن بالون
کے چاندی تصدق کی اور حضرت امام حسن شبیہ پیغمبر کے تھے صلی اللہ علیہ وسلم سینہ سے لیکر سر تک اور
کنیت اونکی ابو محمد اور لقب اونکے تقی اور سید اور سبط ہین فصل جاننا چاہیئے کہ ارباب سیر اور احباب
باخبر لکھتے ہین کہ بیچ چوتھے برس کے ہجرت سے بیچ شہر مدینہ کے حضرت خاتون زہرا بتول پارسائی
ہان نہال حدیقہ ولایت غنچہ چمن ہدایت سعید کونین حضرت امام حسین سلام اللہ علی النبی وعلیہ ساتھ
اراوت سبحانی کی اور مشیت یزدانی کے پیدا ہوئے روایت ہے کہ بعد ایک برس کے پیدا ہونے امام حسن سے
امام حسین پیدا ہوئے بعد نو مہینے حمل کے اور ایک روایت ہے کہ چھ مہینے کا حمل تھا حضرت خاتون قیامت
کو کہ امام حسین پیدا ہوئی اور کوئی فرزند چھ مہینے کی حمل کا نہین جیا سوای حضرت امام حسین رض کے اور یحیی پیغمبر کے
علی نبینا وعلیہما السلام اور درمیان پیدا ہونے امام حسن کے اور حاملہ ہونے فاطمہ زہرا کی ساتہ حمل امام حسین
کی پچاس دن تھے پس شاہزادہ حسین اپنے بھائی امام حسن سے ساتہ مہینے اور بیس دن چھوٹے تھے اور
جسدن کہ شاہزادہ دوجہان پیدا ہوئے منگل کا دن اور چوتھی تاریخ شعبان کی تھی روایت ہے ام الحارث سے کہ ایک دن
مینے بیچ خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جاکر عرض کی تھی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے ایک خواب
ہولناک دیکھا ہے اور مین اوسکی ہیبت سے بہت ڈرتی ہون آپنے فرمایا کیا دیکھا ہے تو نے عرض کی مینے کہ یہ دیکھا ہے مینے کہ ایک پارہ
گوشت کا آپکے بدن مبارک سے کاٹ کر کسی نے میری گودی مین رکھدیا ہے آپ نے فرمایا کہ نیک اور خوب اچھا خواب ہے
یہ جو دیکھا تو نے فاطمہ رض کے ہان لڑکا ہوگا اور وہ تیری گودی مین جاویگا بعد اوسکی حسین رض پیدا ہوا اور میری گودی مین

اونکو اکسیر خاکساری ہے ❊ زر نقد اوسکا فضل باری ہے ❊ سب اونھون سے کیا ہی دل سی دور ❊ دار دنیا کا حسن فرح سرور
یاد حق ہی یہی غذا اونکی ❊ پردہ پوشی ہے پس قبا اونکی ❊ بادۂ عشق سے ہین وہ سرمست ❊ یعنی رہتے سدا ہین مست الست ❊
بندۂ خاص حق وہی ہین وصال ❊ خوب اونکا ہی ابتدا و مآل ❊ روایت ہی کہ پیچ دوسرے برس کی ہجرت سی فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم
ابن عبد مناف والدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اس جہان سراپا نقصان سی طرف روضہ رضوان کی خرامندہ ہوئین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکی وفات سی بہت غم کھایا اور اپنی پیراہن مبارک کو کفن کی چادر سے نیچے کہ بدن سی متصل رہی پہنوایا اور قبر کے
کھودنیمین صحابہ کی شریک ہی اور قبر مین اوترکر دراز بھی ہوئے اور اونکیواسطے دعائین بہت کین اور کہا کہ الٰہی بخش تو میری ماکو کہ فاطمہ
بنت اسد ہی اور فراخ کر اوسکی قبر کو بحق اپنی نبی اور بحق اون نبیون کے کہ مجھسے پہلی ہین بدرستی کہ تو ارحم الراحمین ہے اور حضرت نی فرمایا
کوئی ضغطۂ قبر سی امن مین نہین ہاسواے فاطمہ بنت اسد کی صحابہ نی عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونہین امن مین ہا قاسم کہ فرزند
عزیز تھا حضرت کا اوٹھہ دسال تھا آپنے فرمایا اونہ امن مین ہا ابراہیم بھی یعنی قاسم سے کیا پوچھتی ہو ابراہیم کہ میرا فرزند تھا اور قاسم سے
بھی چھوٹا تھا وہ بھی قبر کی بھینچ سی کہ جسکو ضغطہ کہتی ہین امن مین نہین ہا **فصل** چاہیے جانا کہ پیچ تیسری برس کی ہجرت سی بطرسول
قلدہ بتول ریحان مشموم امام مسموم والی ولی حسن ابن علی علی محمد النبی وعلیہما السلام پیچ نصف ماہ رمضان کی مدینہ مین پیدا ہوئے
نقل ہی اسما بنت عمیس سی وہ بی بی کہتی ہی کہ مین دائی فاطمہ کی تھی جسوقت کہ اختر تابندہ وجود حسن نی برج ولادت سی طلوع کیا اور
گوہر درخشندہ آب صفای صفات اوسکی نی درج عصمت اور طہارت کی سی ظہور فرمایا خبر حضرت سید الکونین جد الحسن والحسین صلی اللہ علیہ وسلم
کو پہونچی فی الحال آپ تشریف لائی اور فرمایا ای اسما لا فرزند دلبند میرکو مین شاہزادۂ دوجہان بیت بخش زمین وزمان کی تینین زرد کپڑے
لپیٹ کر لے آگئی اور پیچ گود ی حضرت کی رکھا حضرت نی زرد کپڑا دور کیا اور فرمایا مین نی تمسے کیا نہین کہہ رکھا ہی کہ میرے فرزندکو
زرد کپڑے مین نرکھا کرو اسما کہتی ہے کہ یعنی سفید کپڑا لاکر اور حسن رض کو اوسمین لپیٹ کر حضرت کی گود ی مین دیا پھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے دہنی کان مین حسن رض کی اذان کہی اور بائین کان مین تکبیر کہی اور علی مرتضی سے پوچھا کہ اس فرزند کا
کیا نام رکھا علی مرتضی نی عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نی پیشی نہین کی آپ پر نام رکھنے مین لیکن میری خاطر مین یہ ہے
کہ اگر اجازت دیجے تو اسکا نام حرب رکھون اور ایک روایت یہ ہی کہ اسکا نام حمزہ رکھون اپنے چچا کے نام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا مین پیشی نہین کرسکتا ہون حکم خدا پر پیچ نام رکھنے کی اس حال مین جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
علی اعلی یعنی خدای تعالی تجکو سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی کہ علی تجسے بمنزلہ ہارون کی ہے موسی سی یعنی جیسے کہ ہارون نبی

اوسوقت کی آنیکا عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی کہا اور اپنی گھر کو پھر گئین جب رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی محل
مبارک مین رونق افزا ہوی عائشہ صدیقہ نے عرض کی کہ حضرت فاطمہ رض آپکی پاس آئین تھین اور ایک خادم مانگتی تھین حضرت ص
رات ہی کیوقت بیچ گھر علی اور فاطمہ کے تشریف لاتے یہ دونون باہم لپٹ رہے تھی اپنی جامہ خواب مین انحضرت کو دیکھکر
چاہا کہ اوٹھین اور جدا ہووین کہ آپ نے فرمایا کہ اپنی جاگھہ سی مت ہلیو اور جس حال پر ہو اوسی حال پر رہیو یعنی باہم
دونون لپٹے رہو وہ دونون حکم حضرت ص کا بجالاتے اور لیٹی رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آکر سرہانی بیٹھے اور پاؤن مبارک
اپنی دونونکی بیچ مین پھیلاوئے علی مرتضے نقل کرتے ہین کہ اثر راحت اور فرحت اون دونون قدمون مبارک کا اپنی سینہ
اور پشت مین پاتا تھا مین پھر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روی مبارک اپنا فاطمہ رض کیطرف کیا اور فرمایا تو آئی تھی میرے
گھر واسطے طلب لونڈی یا غلام کے علی رض نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے انکو بھیجا تھا کہ انکو گھر کے کام سے
بہت محنت رہتی ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمکو ایسی چیز سکھا دیتا ہون کہ بہتر خادم اور غلام
اور لونڈی سے ہووی وہ یہ ہی کہ تم جسوقت لیٹا کرو اور اپنی بستر مین آیا کرو تین تیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور تین تیس مرتبہ
الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑہ لیا کرو علی مرتضی نقل کرتے ہین کہ فی الحال ساتھہ اوسکی پڑہنے کی مشغول ہوگیا مین
اور بعد اوسکے کبھی اس ورد کو نہین چھوڑا مین نے لوگون سے پوچھا شب صفین مین بھی کیا نہین چھوڑا یعنی اوس رات
ساری رات قتال اور جنگ رہی تھی یاد اشس ورد کی کیونکر رہی علی نے فرمایا کہ اوس رات بھی یہ ورد مین نے نہین چھوڑا
ایک روایت یہ ہی کہ اول شب اوس رات مین فراموش کیا تھا مین نے پھر آخر شب تدارک اوسکا کیا اور پڑہا فائدہ
جاننا چاہی کہ حضرت سرور دوجہان بادشاہ زمین و زمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کی اور اہل بیت کیواسطے دنیا کا
آرام اور راحت اور زیب و زینت اختیار نہین فرمائی اور آل پاک اپنی کو طریق ریاضت کی اور نفس کشی کی تعلیم کری ہی چنانچہ
یہ حال ذکر کیا گیا اوس جملہ سی ہی اور یہ تین کلمہ کہ تلقین کئے گویا یہ غذا ہی عارفونکی کہ اس سی تقویت اور برکت ہوتی ہے
اور یہ ورد دین و دنیا کیواسطے اکسیر اعظم ہے مثنوی ہندی لوگ ہین جو کہ طالب مولے ہ اونکی نزدیک ترک ہے اولے
کب وہ دنیا سی دل لگاتی ہین ہ نہین اس دام مین وہ آتی ہین ہ زیب دنیا سی عار رکھتی ہین ہ حسن عقبی سے کار رکھتے ہین ہ
نت ریاضت سی کام ہے اونکا ہ نفس امارہ رام ہے اونکا ہ کوئی جانان کی ہو سر اناچاک ہ دل کا آئینہ کرتے ہین وہ پاک ہ
محنت و رنج و غم اوٹھاتی ہین ہ سب کی جور و ستم اوٹھاتی ہین ہ یہان کی تکلیف کا خیال نہین ہ خاکساری سی کچھ ملال نہین ہ

اور تیسری پر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور یہ لوا حمد عصات کی میدان مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھ مین ہوگا اور تمام
بنی آدم صفی اللہ سی لیکر آخر تک اور سب شہید اور عاشق خدا اور صالح اور عارف اور مومن اوس جھنڈے کی نیچے ہونگی پھر ایک تاج نور کا
اور پیر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکھین گی اور لباس سبز حریر کا بیہ بدن مبارک سے پھناوینگی اور براق حاضر کرین گے
تا شہسوار میدان اصطفا کا اسپر سوار ہوکر بہشت کیطرف روانہ ہوگا اور وہ علم مرتضی علی کے ہاتھہ مین دیا جاویگا کہ آگے
آگے براق کی لیکر چلین گے اور سب نبی اوس علم کی سایہ مین ہونگی بوقت روانگی کے طرف بہشت کی اور وہ جھنڈا مانند تاج کے
ہوگا علی کے سر پر اور اوسوقت منادی ندا کریگا کہ ای علی یہ تاج بہتر ہے یا تاج سلیمان کی راوی جابر انصاری نقل کرتے ہین
کہ مین بیہ عروسی علی و فاطمہ کے حاضر تھا کوئی عروسی بہتر اوس سی نہین دیکھی مین نی اور بعضی روایت سی ثابت ہوتا ہی کہ جس رات
ماہتاب فلک ولایت آفتاب سپہر شجاعت محبوب سید الابرار یعنی حضرت حیدر کرار کرم اللہ وجہہ ساتھہ درۂ صدف عصمت غرہ
چہرہ علم و حکمت بتول پارسا یعنی فاطمہ زہرا کی سلام اللہ علی محمد و علیہا منجواب ہوتی زمین نی حضرت شاہ دل آگاہ سی باتین کہن صبح کو
حضرت فاطمہ نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کی کہ مجھی اس شخص سی خوف آتا ہے کہ رات کو زمین اس سی بولتی رہی حضرت
نی سنکر سجدہ شکر کا کیا اور کہا ای فاطمہ تیرا شوہر بہترین اہل زمین کی ہے بعد میرے اور جو کہ زمین یہ اس رات سی قیامت تک
ہوگا زمین نی سب خبر کہدی تیری شوہر کو روایت کی گئی ہے کہ بعد نکاح حضرت مرتضی علی و فاطمہ زہرا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
مقرر فرمایا کہ سب کام گھر کی اندر کے جیسے کہ روٹی پکانی اور چکی پیسنی اور جھاڑو دینی فاطمہ زہرا بجالاوے اور باہر کی سب کام
چنانچہ سودا سلف خریدنا اور اونٹ کو پانی پلانا علی مرتضے کرے صحیح روایتون سی ثابت ہوتا ہی کہ ایک دن علی ابن ابیطالب نی
فاطمہ زہرا سی کہا کہ مین کنوین سی پانی کھینچتے کھینچتے بہت تنگ آیا ہون فاطمہ زہرا نی کہا کہ مین بھی چکی پکاتے اور پیستی پیستے اور جھاڑ
دیتی ملول ہوگئی ہون اور ہاتھہ میری سخت ہوگئے ہین اور ہاتھو مین گھٹی اور آبلہ پڑگئی ہین اور ایک روایت یون ہے کہ علی ابن ابیطالب
نقل کرتی ہین مینے اپنے دل مین کہا کہ فرزند رسول خدا کی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ گھر میرے کی از بسکہ آگی آگ کی بیٹھی ہی اور پکاتی ہے
رنگ رو اوسکا متغیر ہوگیا ہی اور ہاتھہ اوسکی سخت اور درشت ہوگئی ہین اور کپڑے غبار آلودہ رہتی ہین بہر تقدیر مرتضی علی
کرم اللہ وجہہ نقل کرتے ہین کہ مینے فاطمہ سے کہا کہ کئی بردی بندی مین آئی ہین اگر تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جاوی اور
ایک خادم یعنی لونڈی یا غلام اونسی مانگے یہ کچھہ بعید نہین یعنی اسکا مضایقہ نہین فاطمہ زہرا بموجب فرمودہ علی مرتضی کے
حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر آئین حضرت اوسوقت گھر مین تشریف نرکھتی تھے فاطمہ زہرا نی بحقیقت اور موجب

نہین اور مقصود میرا سوای رضاے حضرت آفریدگار کے نہین حضرت علی یہ گھرا اوس منافق سے جدی ہوتی تھی کہ اونکو ایک مدت الہی کہ علی انبیا سر اوٹھا کر دیکھہ قدرت خدا
کی اور حقیقت جہیز دختر محمد کی صلی اللہ علیہ وسلم اور حرمت فاطمہ زہرا کی حضرت علی نے سر اوٹھا کر دیکھا کہ حجاب سب اوٹھہ گئی ہین اور نیچے عرش کے میدان وسیع ہی ہوا
بہشت کی ناقون سے یعنی اونٹنیون سے کہ بھری ہوتی ہین اور لدی ہوئے ہین موتیون اور مشک اور عنبر سے اور ہر اونٹنی پر ایک کنیز بیٹھی ہوئی ہی مانند آفتاب تابان کے
اور ہمراہ ہر اونٹنی کی ایک غلام کے ہاتھ مین ہی مثل سرو خرامان کے اور حضرت علی کو ندا ہوئی کہ یہ ہی جہیز فاطمہ بنت محمد کا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شاہ مشاہد
قدرت الہی سے خوشوقت ہوکر دولتخانہ مین تشریف لائے اور چاہا کہ حضرت خاتون سے حقیقت کہین کہ حضرت خاتون نے پہلے ہی فرمایا کہ اے علی اگرچہ تو نے
سر نہین منافق کی سنی لیکن تیاری میری جہیز کی بھی دیکھی **مثنوی ہندی** حضرت فاطمہ کی یہی شان ؛ کہ محمد کی جسم کی ہی جان ؛ اونکی خاطر خدا کو
ہی منظور ؛ واسطے اونکی ہی یہ حور و قصور ؛ عرش و کرسی کو نور ہی اونسے ؛ دو جہان کا ظہور ہی اونسے ؛ بضعۃ مصطفے ہین وہ لاریب ؛ ذات اونکی
خدا کی ہی عیب ؛ ساری امت کی ہین وہ پشت و پناہ ؛ ہی شفاعت سے اونکی اپنی پناہ ؛ گرچہ عاصی کا حال ہی یہ **وصال** ؛ اس وسیلہ سے ہے
مگر خوشحال ؛ معارج مین لکھا ہی کہ ایک دن خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان پیغمبر نے علی نبینا و علیہ السلام اپنی بیٹی
کیواسطے جہیز تیار کیا تھا بہت عمدہ اور بسیار خوب اور اپنی داماد کیواسطے ایک تاج بنایا تھا کہ اوسمین سات سو موتی بیش قیمتا و گران
لگی تھے علی نے حضرت سے سنکر فاطمہ کے روبرو یہ نقل کی فاطمہ کو یہ گمان ہوا کہ علی کے دل مین شاید یہ ہی کہ سلیمان کی بیٹی اور داماد کا اسقدر جہیز
اور پیرایہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سلیمان سے اور سب نبیون سے افضل اور بہتر ہین اونکی بیٹی اور داماد اسی نے سرمایہ لیکن فاطمہ زہرا نے یہ گمان اپنا
کسی سے بیان کیا یہان تک کہ سراے دنیا کو چھوڑکر روضہ علیا مین رونق افزا ہوئین پس ایک رات علی مرتضے نے بیچ خواب کی دیکھا کہ فاطمہ زہرا
بیچ صدر بہشت کی اور بیچ تخت مکلل بجواہر کے بیٹھی ہین اور حوریں گرد تخت کی کمر خدمت کی باندھی ہوئی استادہ ہین اور ایک لڑکی نہایت خوبصورت
سامنہ زیور اور پوشاک شایستہ کی آگی تخت کی کھڑی ہوئی ہے بطاق موتیون اور جواہرات کا ہاتھ مین لئی ہوئے واسطے نثار کرنیکی اور منتظر
ہی اس امر کی کہ فاطمہ زہرا اوسکیطرف نظر کری اور دیکھی علی مرتضے نے پوچھا اے فاطمہ یہ لڑکی کون ہی فاطمہ نے کہا سلیمان پیغمبر کی بیٹی ہے کہ
جسکا ذکر تمنے میرے پدر بزرگوار کی زبان سے سنکر کیا تھا اوسدن کچھ بات میری خاطر مین گنری تھی سو اب کہ روز حق تعالی نے اس لڑکی کو
بیچ پایہ خدمت میری کے واسطے عزت اور حرمت میری کے تعین کیا ہے اور عوض اوس تاج کی کہ سلیمان نے اپنے داماد کیواسطے تیار کیا تھا
لواے احمد تمھارے لیے مقرر ہوا ہی فایدہ جاننا چاہیئے کہ لواے احمد ایک جھنڈا ہے کہ بلندی اوسکی ہزار برس کی راہ کی ہی قبضہ
اوسکا چاندی کا اور بھال اوسکی یاقوت سرخ کی اور بیچ مین رنگ سبز اور شقے اوسمین تین تین ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین
اور ایک کہ پیرایہ شقہ پر ایک سطر لکھی ہوئی ہے ایک پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور دوسرے پر الحمد للہ رب العالمین

تیری حق مین قصور نہین رکھا ایسی شخص کو تیرا شوہر اور خاوند کیا کہ بہترین اہل بیت میری کا ہے قسم ہی اوس شخص کی کہ جان میری پنج
دست قدرت اوسکی ہی کہ شوہر کیا مین نے تیرا وہ شخص کہ سید اور سردار ہی دنیا مین اور تحقیق وہ آخرت مین البتہ صالح بندونسی ہی اور ایک
روایت یہ ہی کہ فرمایا حضرت نے علی سردار ہی دنیا کا اور آخرت کا اور ایک روایت یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا لیضی نہین ہوتی تو ای فاطمہ کہ خدا تعالی
نے پسند کیا اور برگزیدہ کیا سب زمین کے رہنے والونمین سی دو مردکو ایک اون دو مردون مین سی باپ تیرا ہے اور دوسرا خاوند تیرا ہے
فائدہ چاہئی جاننا کہ لکھا ہے ولیمہ کیا علی نے اوپر فاطمہ کے یعنی کھانا شادی کا لوگونکو کھلایا حضرت فاطمہ سی نکاح کرکر اس سے پہلی رسم ولیمہ کی انتہی
اوس نامہ مین لکھا ہی کہ جو اور کھجور سی ولیمہ اور جنس سے کہ ایک طعام ہی کھجور اور روغن اور ستو سی بناتی ہین روایت ہی کہ ایکدن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے پوچھا کہ شوہر تیرا کیسا آدمی ہی حضرت فاطمہ نے عرض کی کہ بہت خوب ہے اور موصوف ہی ساتہ کمال کی صفتونکی مگر بعضی عورتین
قریش کی مجھی کہتی ہین کہ خاوند تیرا فقیر ہے حضرت نے فرمایا ای فرزند عزیز باپ تیرا محتاج اور فقیر نہین اور شوہر تیرا محتاج اور فقیر نہین تمام خزانے زمین کے
سونے اور چاندی سی ہمیشہ عرض کئی گئے اور دکھلائی گئی ہمنے قبول نہین کئے اور جو کہ ہماری واسطے خدا تعالی کے پاس ہی وہ ہمنے قبول کیا ای فرزند حبیب
اگر جانتی تو جو کہ مین جانتا ہون دنیا تمام تیری نظر مین خوار ہو جاوے سوگند خدا تعالی کی کہ شوہر تیرا مقدم سب اصحاب مین سی ہی اسلام مین اور بڑا سب سی ہی
علم مین اور افضل سب سی ہی حلم مین حق تعالی نے دو شخص کو سب آدمیونمین سی اختیار کیا ایک تیرا باپ ہی اور ایک تیرا شوہر ہے زنہار نافرمانی اوسکی نکیجیو اور فرمانبردار
اوسکی بجا لایو بعد اوسکی حضرت علی نے آنحضرت کو تنہا بلایا اور اوسکو بھی فاطمہ کے حق مین بہت سی نصیحتین کین کہ ای علی فاطمہ کو ساتہ نرمی کیجیو اور وہ جگر پارہ میری ہے
اوسکی خوشی میری خوشی ہی اور جو تو اوسکو ناخوش کریگا مین ناخوش ہونگا **فصل** چاہئی جاننا کہ معارج النبوت مین لکھا ہی کہ جب فاطمہ رض واقف
ہوئین اپنے مہر سی کہ چار سو مثقال چاندی کی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کی کہ سب لوگونکی بیٹیونکا مہر دہ ہم دینار مثقال کی قسم سی ہوتا ہے
اگر آپکی بیٹی کا بھی مہر اسی قسم سی ہو تو آپ مین اور دوسرے مومنین کیا فرق ہووے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالی سی درخواست کیجئی اور یہ مانگئے کہ مہر میرا
شفاعت تمہاری امت کی ہووے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخواست اس امر کی کی حق تعالی نے قبول فرمائی اور جبرئیل امین قطعہ حریر کا لکھا ہوا
لائے کہ مضمون اوسکا یہ ہی کہ خدا بزرگ نے مہر فاطمہ زہرا کا شفاعت امت گنہگار پدر بزرگوار اوسکی کے کیا کہتی ہین کہ وہ قطعہ فاطمہ زہرا اپنے پاس رکھتین اور
ہمیشہ اوسکو دیکھتی رہتی تھین یہان تک کہ وقت وفات اپنے کے وصیت فرمائی کہ اس قطعہ کو میری ساتہ دفن کریو اور قبر مین رکھیو کہ جب فرا رسد قیامت
کو قبر سی اوٹھونگی اس نامہ کو حجت اپنی کرکے پدر بزرگوار کی امت گنہگار کو بخشوانونگی ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک منافق نے حضرت علی کو ملامت
اور سرزنش کی کہ تو نے فاطمہ سے نکاح کیا کہ جہیز اور اسباب کچھ نلائی اگر میری بیٹی کے ساتہ نکاح کرتا تو میری گھر سے لیکر تیری گھر تک اونٹونکی
قطار ہوتی بھری ہوئی اسباب چیز سے حضرت علی نے فرمایا یہ کام ساتہ تقدیر کے ہی نہ ساتہ تدبیر کے اور نظر میری اوپر مال و متاع دنیا غدار کے

غلمان نے وہ اوٹھائی اور لیگئے اور آپسمین لینا اپنا فخر کرتے تھے اور اونمین سے تحفہ تحائف آپسمین بھیجے ہر مہینگی قیامت تک ایک روایت ہی کہ یہ بھی جبرئیل کی ملعب عقد نکاح فرشتون مین ہوا یا بہشت کے درختون نے لچھڑا اور لونگین نثار کین مین قدرے آپکی واسطی تحفہ لایا ہون ایک روایت یہ ہی کہ درخت طوبی نے رقعہ نثار کیے موافق شمار اہل بیت کی دوستون کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت سے قیامت تک ہونگی ہر رقعہ مین نام ایک دوست کا لکھا ہوا ہی خواہ وہ اہل بیت کا دوست مرد ہی یا عورت ہی اور ان فرشتونمین کہ حاضر تھے ایک ایک کے ایک ایک رقعہ اوٹھالیا ہی اور اوسکو وہ قیامت تک اپنی پاس رکھی گا یہان تک قیامت کی دن جسکا نام کا ہوگا اوسکو دیگا اور مضمون اوس رقعہ کا یہ ہی کہ فلان دیا فلان عورت کہ محب اہل بیت ہی دوزخ کی آگ سی آزاد ہی ایسا ہی لکھا ہے صواعق محرقہ مین جبرئیل کہتی ہین کہ بعد اسکی حق تعالی نے مجکو فرمایا کہ ای جبرئیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تہنیت اور مبارکباد جاکر دی اور حکم میرا پہونچادی کہ وہ دنیا مین بھی ان دونو کا عقد نکاح کری اور فاطمہ رضہ اور علی رضہ کو سات دو فرزند ارجمند دی کہ فاضلترین ہونگی بیچ دنیا اور آخرت کی بشارت دیو ی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سی یہ بیان فرماکر جماعت مہاجرین اور انصار کو بلوا کر عقد نکاح باندھا جسطرح سی کہ مذکور ہوا القصہ بعد نکاح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم سی فرمایا کہ بیٹی میری کو علی رضہ کی گھر مین لیجا اور مین بھی عنقریب آتا ہون دونو کو باہم دیکھون ام سلیم حکم عالی کا لاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد ادا کرنی نماز عشا کی ایک کوزہ پانی کا لیکر نزدیک دولہ اور دولہن کی تشریف لائی اور لعاب دہن مبارک کا اوس کوزہ مین ڈالا اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور دعائین اور بھی پڑھکر اوس پانی کو دم کرکر کہا ای علی اس پانی مین سی پی اور وضو کر ایک روایت یہ ہی کہ حضرت نے وہ پانی اور سر فاطمہ کی اور سینہ کے چھڑکا اور یہ پڑھا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یا اللہ پناہ دیتا ہون مین اوسکو ساتہ تیری اور اوسکی اولاد کو شیطان راندی گئی سی پھر تھوڑا سا پانی اوس کوزہ مین سی علی کی سر پر اور درمیان دو شانون اوسکی کے چھڑکا اور کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُہٗ بِکَ وَذُرِّیَّتَہٗ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور ایک روایت یہ ہی کہ حضرت نے کہا خداوندا یہ دونون مجھسے ہین اور مین اونسے ہون یعنی مین اور یہ دونون ایک ہین کچھ جدائی نہین جیسے کہ دو کیا تو نے مجھ سے پلیدی کو اور پاک کیا تو نے مجکو ایسے پاک کر تو ان دونو کو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی رضہ اور فاطمہ رضہ کو کہ اوٹھو اور جاؤ اپنی سونیکی جگہ حق تعالے پیوندی دی اور الفت دی درمیان تمھارے اور بیچ اولاد تمھاری کے اور جمع کریگا تمھاری کو اور پیدا کریگی تمسی اولاد بہت پاک حضرت یہ فرماکر اوٹھی اور چاہا گھر سی باہر تشریف لاوین کہ حضرت خاتون دو عالم سے دو مان سہالت اشک ریز ہوئین اور رونی لگین پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ ای بیٹی چھوڑی میری کونسی چیز تیری تئین زاری مین لائی تحقیق ایسے شخص کو میں نے تجھے دیا ہی اور ایسی شخص سی تیرا نکاح کیا ہی کہ اسلام اوسکا سب سے پہلے ہی اور علم اور حلم اوسکا سب سے زیادہ ہی اور خلق اوسکا سب سے بہتر ہی اور عرفان اوسکا سات خدا تعالی کی سب سے زیادہ ہی ایک روایت یہ ہی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فاطمہ رضہ کے رونی سے یہ گمان ہوا کہ فاطمہ رضہ اسواسطے گریہ وزاری کرتی ہے کہ علی رضہ مفلس ہی مال و اسباب کچھ نہین رکھتا اوس یہ سمجھکر آپنے فاطمہ رضہ سے فرمایا کہ ای جان پدر کی مین نے

میری پاس بھیجا تھا کہ اوس فرشتہ کی بہت سی منھ اور بہت بازو اور بہت پیر تھے اوسنے آکر مجکو سلام کیا اور مبارکباد دی اور کہا
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشارت ہو تجکو ساتھ جمع ہونے پراگندگی کے اور پاک ہونے نسل کے میں نے اوس فرشتہ سے پوچھا کہ یہ مبارکباد کیسی
اور پاک ہونا نسل کا کیا معنی رکھتا ہی کہا آواوس فرشتہ نے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہون کہ موکل ہون ایک پایہ عرش کی پایون میں سے
اور نام میرا سطائیل ہی حق تعالی نے میری تین واسطے مبارکباد دینے کے تیرے تئی امت میں بھیجا ہی اور اب میری پیچھے سے جبرئیل علیہ السلام
آتا ہی حقیقت مفصل وہ بیان کریگا سطائیل یہ بات ابھی کہہ رہا تھا کہ جبرئیل آیا اور سلام کیا اور رومال حریر کا سفید جنت کی حریر سے
ہمراہ اپنی لایا کہ اوسمیں دو سطرین نور سی لکھی ہوئی تھین پوچھا میں نے کہ ای بھائی جبرئیل امین یہ کچھ اور نگین بہشت کی بھی لایا اور حضرت
کو دین اور سنگھاسین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ سبب اسکا کیا ہی جبرئیل نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالی نے تیری تمین
سب خلق سی برگزیدہ اور پسندیدہ کیا ہی اور تیری واسطے ایک تیرا بھائی اور یار اختیار اور مقرر کیا ہی تو فاطمہ اوسکو دی کہا میں یا اخی جبرئیل کون ہی
وہ شخص کہ خلعت میری برادر کی اوسکی قد پر درست آیا ہی جبرئیل نے کہا بھائی تیرا دین میں اور بیٹیا چچا تیرا کا ساتھ یقین کر امیر المومنین علی ابن ابیطالب ہی
کرم اللہ وجہہ اور حق تعالی نے عقد نکاح اوسکا ساتھ فاطمہ کا آسمان پر منعقد کیا ساتھ اوس رات کے کہ اول بہشتیون کو حکم ہوا کہ سب آراستہ ہوون
اور حوریعین کو وحی بھیجی کہ تو ساتھ زیور اور گھنی کے اپنی زینت کرین اور طوبی کی درخت کو پیغام بھیجا کہ ساتھ حلون بسیار کے اور زیورون بیشمار کے
بارور ہووے یعنی بجای پھلو کے چاہیے کہ تمہین سے حلے اور زیور رنگین اور جھڑین مرصع ساتھ موتیون کی اور یاقوت اور جواہر کی تا حوریعین اپنی تئین آراستہ
کرین پھر حق تعالی نے امر فرمایا ملایکہ کرام کو یعنی بزرگ فرشتون کو کہ بیچ چوتھے آسمان کی نزدیک بیت المعمور کی جمع ہوون اور اوس نور کی منبر کو
کہ جسکا نام منبر کرامت ہی اور آدم صفی نے اوسپر خطبہ پڑھا ہی آماده کرین فرشتے موافق حکم حق تعالی کے بجا لائے پھر حق تعالی نے وحی بھیجی جبرئیل فرشتہ کو کہ
فرشتون میں فصیح اور بلیغ اور شیرین کلام اور خوش گفتار ہی اور خوبصورت اور نیک سیرت ہی تا اس منبر پر چڑھے اور حمد و ثنای حق تعالی کی ادا کرے
اوپر اسکے وہ فرشتہ حکم بجا لایا تمام فرشتے اوسکی آواز سی لذت میں آگئے اور آسمان شوق و ذوق سی جنبش میں آیا اوسکی خدا تعالی نے محکوکہ میں جبرئیل
ہون وحی بھیجی کہ ای جبرئیل میں نے اپنی لونڈی کا نکاح کہ نام اوسکا فاطمہ بنت محمد ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ غلام اپنے کی کہ نام اوسکا علی رضی
بن ابیطالب ہی عقد کیا اور باندھا تو بھی فرشتون میں اس نکاح کو عقد کر اور استوار کر میں نے بھی کہا جبرئیل ہون بموجب فرمانی خدا تعالی کی عقد نکاح
ان دونون کا بیچ جماعت فرشتون کی باندھا اور فرشتون کو گواہ کیا اور صورت اس عقد نکاح کی اوپر اس حریر کی لکھی ہی اور گواہیان فرشتون کی
اسپر کر لائین اور آپکی دکھانیکو اسطی لایا ہون میں اور اب اس حریر کو لیجاؤنگا میں اور بموجب حکم الہی مشک کی مہر اسپر کر کر رضوان کو کہ
داروغہ بہشت کا ہی سونپون گا میں اور جبکہ عقد نکاح ہو چکا حق تعالی نے طوبی کو امر فرمایا تو حلی اور زیور تیار کر کے فرشتون اور حوریون

کہا کہ مین نہین جانتا مگر حضرت نے اسقدر فرمایا مَرْحَبًا وَاَهْلًا انصار نے کہا کفایت کرتی ہی یہ بات مرحبا کے
یہ معنی ہین کہ راحت دی تجھے اور اہلا سے یہ مراد ہی کہ اہل دی یعنی بی بی دی تجھے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے کہا کہ مہر
کیواسطے تیرے پاس کیا ہی حضرت علی نے عرض کی کہ میرے پاس ایسی چیز نہین کہ جو لائق مہر فاطمہ کے ہووے ایک روایت یہ ہی کہ حضرت علی نے کہا ایک زرہ
میرے پاس ہی اور ایک گھوڑا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑا تجکو ضرور ہی لیکن زرہ کو بیچ ڈال اور اوسکی قیمت کو مہر فاطمہ کا کر
حضرت علی اوس زرہ کو چار سو اسی درم کو بیچکر وہ درم اپنی چادر کی کونی مین باندھکر حضرت کی روبرو لائے اور بیچ نظر حضرت کی زمین پر رکھدیے
رکھی حضرت نے فرمایا کہ یہ کتنی درم ہین حضرت علی نے کچھ جواب نہ دیا گویا اوس مال قلیل کو حقیر سمجھکر کچھ نہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی
اون درہمونسی لیکر بلال کو دی واسطے فاطمہ کی بیچ تیاری بوی خوشنودی کے صرف کری پھر آپنے ام سلیم سے فرمایا کہ باقی مین چیز فاطمہ کا تیار کری جنیز
جو کہ تیار ہوا تھا سو وہ یہ ہی دو جامہ برد ایک لونی ایک قدح ایک چکی ایک چھلنی دو تھلیان ایک مشک پانی کی ایک آبخورہ دو نہالی کتان
کی موٹی چار توشک دو مین لیفہ کھجور کے درخت کی بھری ہوئی اور دو مین اون بھری تھی اور ریگ تکیہ بعضون نے لکھا ہی کہ دو بازو بند چاندی کے تھے
واللہ اعلم بالصواب روایت انس ابن مالک سی ہی رضی اللہ تعالی عنہ کہ کہا اونھون نے کہ مین بیٹھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ آئی وحی
کی بیچ بسبب مہ مبارک حضرت کی ظاہر ہوئے جب وحی آچکی حضرت نے فرمایا ای انس جانتا ہی تو کہ جبرئیل امین خدا کی پاس سی کیا پیغام میری پاس لایا تھا
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باپ اور مان میری فدا تجھپر ہووے جیو کیا پیغام لایا فرمایا حضرت نے فرمایا یہ پیغام لایا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ کا نکاح علی کی ساتھ کردی ای انس تو جا اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر کو اور جماعت انصار کو کہہ کہ تمکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بلاتا ہی مین بموجب فرمودہ حضرت کی سبکو بلا لایا جب سب جمع ہوئے اور علی بھی حاضر ہوا حضرت نے خطبہ بلیغہ پڑھا کہ اوسمین حمد وثنای خدای
عزوجل کی تھی اور رغبت دلائی امر نکاح کی پھر فرمایا کہ حق تعالی کا حکم میری پاس پہونچا ہی کہ فاطمہ کا نکاح علی سی کردی پس مین بموجب فرمودہ حق تعالی
کی علی کو دی ساتھ زنی کی یعنی بی بی ہونیکی اوپر مہر چار سو مثقال چاندی کی ای علی تو اسپر راضی ہوا علی نے کہا راضی ہوا مین پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا خیر کی بیچ حق علی اور فاطمہ کی اور فرمایا جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا جمع کری خدا پراگندگی کو واسعد جدکما اور نیک کری
بخت تمھاری کو وبارک علیکما اور برکت نازل کری اوپر تمھاری واخرج منکما کثیرا طیبا اور پیدا کری تم دونونسی اولاد بیشمار اور ذریت
بسیار کہ وہ پاک اور پاکیزہ ہووی پھر لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طبق کھجور کا اور پراگندہ کیا اوسپر میان قوم کر کہ ہر ایک نے اوسمین سی لیا
اسی واسطے بعضے فقہونکی نزدیک مستحب ہی پراگندہ کرنا شکر اور بادام کا بیچ ولیمہ نکاح کی **فصل** چاہیی جاننا کہ معارج النبوۃ مین
ام سلمہ کی روایت سی لکھا ہی کہ پھلی اس نکاح سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای علی تیری کرنے سی پہلے حق تعالی نے ایک فرشتہ کو

ستاتی تھی مارتی سی اور گالیان دیتی سی اور ارادہ قتل کرنی مسلمانون کا مصمم کرتی تھی لیکن حفاظت حق تعالی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
مسلمانونکی شامل حال تھی اور جبکہ پچاس برس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر گذری اور دسوان برس ہوا رسالت اور پیغمبری کو ابوطالب نے
اس جہان فانی سی طرف دار جاودانی کی رحلت کی اور تین دن بعد ابوطالب کی وفات سی حضرت خدیجہ قید خانہ دنیا کو چھوڑ کر رضوان منین و تی فرما
ہوئین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غم والم سخت لاحق ہوا کہ محل شریف سی بھی باہر بھی کم تشریف لاتی تھی اور باھوان برس تھا پیغمبری کو اور
باون برس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تھی کہ اوس جناب کو معراج ہوئی اور جبکہ تیرہین برس کی عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی اور تیرھوان
برس ہوا پیغمبری کو ساتہ حکم الٰہی کے حضرت مکہ کو چھوڑ کر مدینہ مین تشریف لائی اور یہین اقامت اور رہنا مقرر کیا اور اصحاب حضرت کی بھی مدینہ مین لائے
کہ اونکو مہاجرین کہتی ہین اوسواسطے کہ اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ ہجرت کی یعنی اپنے وطن کو کہ مکہ تھا چھوڑا اور مدینہ والون اصحاب کو انصار
کہتی ہین کہ اونھون نے نصرت یعنی مدد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہے اور جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے ترقی اسلام کی بہت
ہوئی اور ملکون مین دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہرت پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کافرونکی درمیان جنگ اور لڑائیان بہت درپیش آئین اور نشان
حضرت مرتضی علی کی پاس ہا اور اکثر فتح حضرت شاہ اسد اللہ کی ہاتہ ہوتی رہی اور جس برس کہ حضرت مدینہ مین تشریف لائے اوسی سال ہجرت کہتی ہین
اور برسونکا حساب اوسی سال سی لیتے ہین چنانچہ اب یہ کتاب لکھی جاتی ہی سال ہجرت کی بارہ سو اور پچاس ہین ہا بجملہ پانچ سال اول کی ہجرت سے
مدینہ مین حضرت نبی مسجد بنوائی اور درمیان مہاجرین اور انصار کی عقد مواخات کیا یعنی ایک شخص کو ایک کا بھائی کیا اور آپسمین بھائی چارا ٹھہرایا
لیکن حضرت علی کو کسی کا بھائی نکیا حضرت علی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے یارونکی درمیان عقد برادری کا باندھا لیکن میرسی واسطے کوئی بھائی
مقرر نکیا یہ ابھائی کو نسا ہی آپ فرمایا بیجی حضرت نی فرمایا انت اخی فی الدنیا والآخرۃ یعنی تو بھائی میرا ہی دنیا مین اور آخرت مین مخزن دوسرا
بیچ نکاح حضرت علی کی ساتہ حضرت فاطمہ کی علیہم التحیۃ والرضوان اور بیچ ذکر پیدایش حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے علی نبینا و
علیہا السلام ارباب سیر نی لکھا ہی کہ پنج سال و سیر کی ہجرت سی رجب کے مہینے مین نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ساتہ حضرت فاطمہ کی ہوا
عمر حضرت فاطمہ کی اٹھارہ برسکی اور حضرت علی اکیس برس اور پانچ مہینے کے تھی کہ نکاح ہوا روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ چاہتا مینی کہ خواستگاری
کرون منین یعنی طلب اوسکے نکاح کی ساتہ کرون پھر اندیشہ کیا مین نی کہ مال کچھ نہین میری پاس کیونکر اس امر کو درپیش لاؤن پھر قرابت پر اور صلہ رحم پر
نظر کر کر نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گیا مین اور سلام کیا مینی اور زبان سے کچھ نکہا مین نی کہ حضرت نی جواب سلام دیکر فرمایا اے
علی حاجت تیری کیا ہی مین نے فاطمہ کی خواستگاری کی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مَرْحَبًا وَاَهْلًا اور مجھیہ
نفرمایا مین در مقدس سی باہر آیا تو مہم انصار نے مجھسے پوچھا کہ تیری خواستگاری حضرت نی قبول کی مین نی اونکی جواب مین

اور پرورش اونکی کی ابوطالب بیکبا ہوئے اور عقیل ابوطالب ہی کی پاس ہی اور حضرت علی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کفالت
مین پرورش فرمائی اور حضرت علی ہمیشہ اپکی خدمت مین رہی اور جبکہ عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنتیس ۳۵ برس کو پہونچی حضرت فاطمہ سلام اللہ علی
محمد علیہا حضرت خدیجہ سے پیدا ہوئین طاہر مطہر یعنی پاک پاکیزہ اور جسوقت کہ پیدا ہوئین ایک نور اونمین سے چمکا اوس نور نے مکہ کی سب گھرونکو گھیر لیا
بلکہ وہ نور مشرق سے مغرب تک پہونچا اور جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آٹھ تیس برس کی عمر کو پہونچے آواز اونکی غیب سے سنی لگی اور شور و بیان
اور نور دیکھنے لگے کہا ہی کہ قریب زمانہ رسالت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درختون اور پتھرون سے آواز آتی تھی کہ السلام علیک یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور راہ مین آواز کسی شخص کی سنتے کہ کہتا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر جو نگاہ کرتے کوئی معلوم نہوتا اور نور الٰہی اسقدر آپکے
دل روشن پر چھایا تھا کہ آثار ماسوی اللہ کے خاطر مبارک سے محو ہوگئی تھی اور محبت حق تعالیٰ کی یہان تک اونپر طبیعت ہمایون کی غالب
آئی تھی کہ آثار اغیار ہی کوئی نشان نہ تھا اور اختلاط اور ملنا جلنا خلق سے موقوف ہوگیا تھا چنانچہ عقلمند عرب کی کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کہین عاشق ہوگیا ہی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حرا مین کہ ایک پہاڑ ہی کئی کئی دن جاکر تشریف شریف رکھتی تھی اور اللہ تعالیٰ
کی یاد اور عبادت کرتے تھے کبھی کبھی حضرت خدیجہ کی حجرہ مین آکر توشہ کچھ غذا کیواسطے لیجاتے تھے بالجملہ وہ سرور کون و مکان فخر زمین و زمان تون تک
اس روش سے گلشن عبودیت کو سایہ آب اخلاص کے سرسبز اور شاداب کرتے تھے اور گوہر شب چراغ عرفان کو بیچ شب ظلمانی اور روز نورانی
کہ بیچ مخزن باطن کی روشن رکھتے تھے یہان تک قلب روشن اونکا مورد آیات الٰہی کا ہوا اور خاطر مبارک اونکی محل وحی الامین
ذی گوش ہوش ہمایون کو سایہ گوہر الفاظ اور کلمات قرآنی کی زینت دی اور سینہ بی کینہ مبارک کو سایہ علوم لدنی کی اور رموز آسمانی کی نمود اور روح کا کتاب
نبوت کا مطلع بطحا سے طالع ہوا اور کوکب رسالت کا ذروہ کوہ حرا سے شارق ہوا فصل چاہئے جاننا کہ جب عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس برس
ہوئی اور کتاب یسین برس شروع ہوا روز دوشنبہ کو یعنی پیر کا دن تھا اور تاریخ سترہوین کی تھی کہ جبرئیل امین کوہ حرا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
دکھلائی دی اور سورت اقرا کی سکھائی اور اپنا پاشنہ زمین پر مارا کہ چشمہ پانی کا اوس سے پیدا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنا اور نماز پڑھنی
سکھائی اور بتائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حرا سے کہ محل مبارک مین تشریف فرما ہوئے حضرت خدیجہ ایمان لائین اور دوسرے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کہ دس برس کی تھے ایمان لائے اور آنحضرت صلی اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے رہے القصہ تین برس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگونکو پوشیدہ دعوت اسلام کرتے رہے
اور ہدایت فرماتے رہے بعد اوسکی موافق حکم الٰہی کے آشکارا و ظاہر دعوت اسلام کی اور قبول کرنی احکام شریعت کی کرنی لگے قریش متفق ہوئی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوانہ کہتا تھا اور کوئی جادوگر اور شاعر بتاتا تھا اور ابولہب اور قوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج اور اذیت گوناگون
پہونچاتی تھے اور جو لوگ مسلمان ہوگئی تھے نہایت عاجز اور مغلوب ہورہی تھے اور غلبہ کافرون کا حد سے زیادہ تھا اور کافر مسلمانونکو

ذکر والادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

کہ حضرت نے آٹھوین برسکی عمر مین عبدالمطلب سے جدائی پاکر تا قریب زمانہ ہجرت کی بیچ دامن رعایت ابوطالب کی پرورش پائی اور تربیت
اوٹھائی اور گذارہ اپنا کیا اور اوسی برس یعنی آٹھوان برس تھا حضرت کی عمر کا کہ بادشاہ نوشیروان کی وفات ہوئی اور اوسکا
بیٹا ہرمز بادشاہ ہوا اور حاتم طائی بھی اوسی برس موا اور جبکہ حضرت پچیس برس کے ہوئے ابوطالب نے عقد نکاح حضرت کا ساتھ
خدیجہ بنت خویلد کیا کہ ساتھ کثرت مال کے اور حسن جمال کے اور عقل اور کمال کی قریش کی عورتون پر فضیلت رکھتی تھین اور اکثر قریش کے
سردار انکے منگنی روانہ کردی تھے اور اوس دربار یعنی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خود مایل ہوئی تھی فائدہ جاننا چاہیے
کہ جب حضرت تیس برسکی ہوئے حضرت شاہ مردان شیر یزدان اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ ابوطالب کی گھر پیدا ہوئے
تیرہوین ۱۳ تاریخ رجب کی جمعہ کے دن اور حقیقت آپکی پیدائیکی یہ ہے کہ فاطمہ بنت اسد کو لہ والدہ شریفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ہین
نو مہینے حمل کو ہوئی تھی کہ واسطے طواف کعبہ شریفہ کی کعبہ مین آئین طواف کرہین تھین کہ دردزہ کا اوٹھا اور وہ خانہ کعبہ کی اندر پوشیدہ
ہوگئین اور صحن خانہ کعبہ مین حضرت شاہ پیدا ہوئی سوای حضرت شاہ کی کسی کو یہ شرف نہین ہوا کہ سوا اونکی اونسی پیدا اور اونسی بچے
کو فی خانہ کعبہ مین پیدا نہین ہوا بعد اوسکی حضرت فاطمہ بنت اسد اوس گوہر صدف ایزدی کو لیکر اپنی گھر آئین اور ابوطالب کو بشارت دی
ابوطالب نے زید نام رکھا اور فاطمہ نے اسد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف لاکر علی نام رکھا اور ہنوز حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
شیرپستان مادری نہ پیا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوطالب کے گھر رونق افزا ہوئی تھی اور نزدیک علی کی پنگوڑی کی گئی کہ فاطمہ
نے کہا ای فرزند دلبرمند دل طفل پاس ست جا کہ اس شیر خصلت نے منھہ باپ کا اور چہرہ ماکا اپنی پنجے سے چھیل ڈالا ہی مبادا کہ تجھہ سے
گستاخی کری آپنے فرمایا کہ مجھسے ایسا کام نہ ہوگا جسوقت آپ پنگوری کی نزدیک ہوئی مرتضی علی سوتے تھے کہ جو ہین بوسی گیسوے
عنبرین سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دماغ مین اور شام مین پہونچی وہین آنکھین کھول دین اور نظر اوپر جمال جہان آرائی
سید کائنات افضل الخلوقات کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈالی اور بہت ہنسے حضرت نے پنگوری مین سی اوٹھا کر اپنی گود مین لیا اور
منہ اپنا اونکی منہ پر رکھا اور زبان اپنی اونکی دہن مین داخل کی کہ حضرت علی نے دیر تک وہ زبان مبارک چوسی بعد اوسکے
دودہ کا پیا اور حضرت علی کی دو بھائی اور تھے ایک حضرت عقیل اور دوسری حضرت جعفر لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت علی کی تربیت بہت فرماتی تھی اور اپنی بغل اور کنار مبارک مین پرورش کرتی تھی جبکہ حضرت علی پانچ برسکی عمر کو پہونچے
قحط اور خشک سالی مکہ مین وارد ہوئی اور قریش مین تنگی اور بی برگی نمودار ہوئی ابوطالب کہ عیال دار تھے بہت حیران و
پریشان ہوئے حضرت عباس نے کہ چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بھائی ابوطالب کے تھے جعفر کو اپنی پاس رکھا اور عمر

اپنے کا نام محمد رکھتا ہے اور اوسکو پکارتا ہی یا محمد کہکر تمام فرشتے حامل عرش کے کہتے لبیک یا ولی اللہ اور اوس سے کہتی ہین بشارت ہو تجکو یا
ولی اللہ کہ تو ہمارا شریک ہی بیچ طاعات اور عبادات کے یعنی حق تعالے اوسکو دن قیامت کی ثواب جالا عرش کا دیویگا اور جو کہ اپنے فرزند کا نام
محمد رکھتا ہی اوس فرزند کی عمر دراز ہوتی ہے اور اوسکی نسل مین برکت ہوتی ہے اور اوس رات مین عبد المطلب نے اور وقت ولادت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی نے عجائب اور غرائب مشاہدہ کیے اور دیکھو کہ قلم رقم اونکی سے عاجز ہی القصہ بیالیس برس نوشیروانکی حکومت کو ہوئے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے الغرض نوشیروانکی عہد حکومت مین آپ متولد ہوئی ہین اور بیچ پیغمبری عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کے
اور پیدا ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پچھہ سو برس ہوتی ہین الغرض جسدن اصحاب فیل کعبہ ڈھانی کو فوجین لیکر آئی تھے اور حق تعالے اونکو
ابابیل کے ہاتھ ہلاک کیا اوس سے پچاس اور پانچ دن کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور جسوقت کہ پیدا ہوئے تمام عالم مین عجب
نشانیان ظاہر ہوئین چنانچہ ایک یہ ہی کہ نوشیروان کی محل کو شدت سے لرزہ ہوا کہ گنبد اوسکی محل کے گر گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ربیع الاول کی گیارہوین تاریخ دوشنبہ کی یعنی پیر کی رات کو یا شنبہ کی صبحکو پیدا ہوئے اور وہ گھر کہ جسمین پیدا ہوئی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بیچ مکہ کے بیچ سہیرای محمد ابن یوسف کی مشہور ہی رقاق المولد کو چہ مین بیچ بنی ہاشم کی اور لوگ اوس گھر کی زیارت کرتی ہین
اور اوس سے برکت لیتی ہین القصہ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے آمنہ نے شیر نہ پلایا پھر ثوبیہ نے پلایا پھر حلیمہ پلاتی رہی
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دودہ یہ ہین ثوبیہ اور حلیمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بزیر عاطفت عبد المطلب کے کہ دادا
آپکی ہین اور آمنہ کی کہ والدہ آپکی ہین پرورش پائی یہان تک کہ چہ برس کی عمر کو پہونچے اور ان چہ برس مین بیشمار کرامتین اور عجائب باتین
وجود مبارک سے ظاہر ہوتی رہین کہ اکثر تاریخ کی کتابونمین لکھی ہین الغرض چھٹا برس تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر کا کہ آمنہ
اوس خلاصہ آسمان و زمین کو اور نقاوہ مکان و مکین کو یعنی سید المرسلین شفیع المذنبین کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھہ اپنی لیکر واسطے
ملنے خویش و قبیلہ کی بیچ مدینہ کو آئین بعد چند مدت کی مدینہ سے مکہ کو چلین اثنا راہ مین جبکہ منزل ابواء مین پہونچین بیمار ہوئین اور جان اپنی خدا کریم کے
حوالہ کی اور وہین دفن کی گئین اور اوسی جگہہ اونکی قبر ہوئی پس بی بی ام ایمن اوس دریتیم کو یعنی رسول کریم کہ مین لائی اور عبد المطلب کی سپرد
کیا عبد المطلب بیچ تربیت اور تعظیم اور تبجیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان و دل سے رات دن مشغول رہتے تھے جبکہ عمر حضرت
خیر البشر سرور بحر و بر کی آٹھہ برس کی ہوئی آٹھوین برس عبد المطلب پر مرض موت غالب آیا عبد المطلب نے حضرت محمد کو صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ابوطالب کی سپرد کیا اور بہت وصیتین و نصیحتین اونکی حق مین کر دین اور حضرت کو اپنی سینہ سے لگایا اور بہت پیار کیا
اور رخت زندگانی کا سرای جاودانی کیطرف کھینچا اور رحلت کی عمر عبد المطلب کی ایک سو بیس برس کی ہوئی تھی فصل چاہیے جانا

کہ نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاملہ ہوئیں کہ وہ امانت دار زمین و چراغ اور روشنی بخشنے والا زمانہ کا ہوگا اور ایک روایت یہ ہی کہ اوس رات کی صبحکو تمام بت ساری جہان کے سرنگون اور اوندھے ہو گیے تھے اور تخت ابلیس کا اوندھا پڑا تھا اور تخت سب بادشاہوں کے اوندھے ہو گئی تھے اور زبان بادشاہوں کی اور حکم کرنیوالوں سب کی گونگی ہو گئی تھی کہ کلام نکر سکتے تھے القصہ بی بی آمنہ حاملہ تھیں عبدالمطلب نے عبداللہ کو در اثنا حمل کیواسطے تجارت کی ملک شام کیطرف بھیجا عبداللہ شام سے پھر کر آتے تھے کہ مدینہ میں داخل ہو کر بیمار ہوئے اپنی باپ کے قریب تیس مہینہ چند روز رہکر وفات پائی اور وہیں دفن کئے گئے اور وہیں اونکی قبر ہوئی یہ خبر آمنہ کو عبدالمطلب کو اور سب کنبی قبیلہ کو پہونچی ملال بسیار اور غم بیشمار بیحد خاطر اونکی راہ پانیوالا ہوا اور عمر عبداللہ کی پچیس برس کی ہوئی تھی کہ موت نے اوسکی وجود کے محل کو ڈھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنور شکم مادر میں تشریف فرما تھے خلوتخانہ شکم سے بیحد صحن صحرای دنیا کی خرامیدہ نہوی تھے **مثنوی هندی** ملک دنیا سراے فانی ہے ۔ وہم باطل یہ زندگانی ہے ۔ کوئی دنیا میں خوبصورت ہو ۔ گرچہ حور و پری کی مورت ہو ۔ موت اوسکا نگار توڑی ہی ۔ جب وہ توڑی تو کون جوڑی ہی ۔ گل گلزار پر ہے کرچہ بہار ۔ اوسکے در پی ہے چرخ کا خار ۔ نرہا آہ یوسف کنعان ۔ مر گئے اور لا کہا خوبان ۔ نہ کسیکی بہار ہی باقی ۔ نہ محافل نہ مطرب و ساقی اوٹھ گئے یار یادگار رہی ۔ جان اس غم میں بیقرار رہی ۔ غم جدائی کا سخت تر ہے وصال ۔ کس سی ہو سکی بیان اسکا حال

فصل چاہیے جاننا کہ بعد وفات عبداللہ کے اندک مدت میں نشانیان جنی کی آمنہ کو دریش آئین اور جس روز کہ صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اوس رات میں عجائب اور غرائب آمنہ نے دیکھی اگر وہ سب بیان کیے جاوین تو کتاب بہت بڑی ہو جاوی اسواسطے بعضی بعضی بات بطریق اختصار کی لکھی جاتی ہی چنانچہ آمنہ نے دیکھا میں اپنی گھر کو روشن دیکھا اور بوقت تنگی کی پردہ غیب سی دودہ ظاہر ہوا اور وہ اوسنے پیا کہ شہد سے زیادہ میٹھا تھا اور فرشتون کو دیکھا کہ ہوا میں اوڑ رہے ہین اور کھڑکی میں چھاگلین چاندی کی ہاتھون میں لئے ہوئے اور حور ونکو دیکھا اپنی پاس بیٹھی ہوئی اوسکو حیرت تھی کہ یہ مرد اور عورتین کون ہین اور کہانسے آئی ہین اور دیکھا کہ حجاب سب اوٹھ گئی ہین اور مشرق سی مغرب تک سب معلوم ہوتا ہی اور دیکھا جسوقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے پیدا ہوتی ہی سجدہ کیا اور سر آسمان کی طرف اوٹھائے دو اسطے دعا کی اور ہاتف غیبی کی ندا آئی کہ اے آمنہ اسکا نام محمد رکھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **فایدہ** چاہیے جاننا کہ بعضی روایات سی ثابت ہوتا ہی کہ جسکا نام احمد یا محمود یا محمد ہوتا ہی دوزخ میں وہ نہین پڑتا اور جسکا نام ان تین ناموں سی ہوویگا یا عبداللہ ہوویگا اوسکے گھر میں فقر اور فاقہ نہین آتا اور جو کہ اپنی فرزند کا نام محمد یا احمد رکھی بحیث دوستی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر وہ شخص بھی اور اوسکا فرزند سایہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیچ بہشت کی داخل ہوتا ہی اور جو مومن کہ فرزند

شیفتہ جمال و طالب وصال اوسکی کی ہوتی تھین اور اوسکے عشق اور محبت کی دریا مین غوطے اختیار اپنی تئین ڈوبتی تھین اور عبداللہ ساتھ توفیق
ربانی اور تائید سبحانی کے لوگون شوخ چشمونسے احتراز کرتا تھا اور دامن پارسائی کو حرام کی پلیدی سے نہ بھرتا تھا القصہ عبداللہ کا بیاہ ساتھ آمنہ کے
کہ بغایت خوبصورت اور پاکیزہ طینت تھی موافق درخواست وہب بن عبدمناف کے کہ باپ آمنہ کا ہی اور نسب آمنہ کا یہ ہے کہ وہ بیٹی وہب
کی اور وہ بیٹا عبدمناف ثانی کا اور بیٹا زہرہ کا اور وہ بیٹا کلاب پس نسب اوسکا ساتھ نسب عبداللہ کے بیچ کلاب کے جاکر ملتا ہی اور یہ عروسی
اور داماوی بیچ مکہ شریف کی سبب بہت ماتمونکا ہوگئی کہ قریب دوسو عورتونکی افسوس اور حسرت کھاکر گرگئین اور بہت سی بیبیان شیرین لب اور
شکر گفتار سوز عشق اور محبت عبداللہ کی سی اور درد جدائی سی بیمار اور زار و نزار ہوگئین اور عبداللہ کے نو بھائی اور چھ بہنین تھین الغرض
عبدالمطلب کی دس بیٹے ہین پانچ مشہور ہین ایک عبداللہ باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے حمزہ تیسرے عباس چوتھے ابوطالب پانچوین ابولہب
بڑا کافر ہوا اور بالاتفاق اوپر کفر کے مرا فصل جاننا چاہیئے کہ جس رات بی بی آمنہ کو حمل ہوا اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عبداللہ کی پیشانی سے جدا ہوکر آمنہ کی شکم مین جلوہ گر ہوا اوس رات سب آسمانون کی فرشتونکو فرحت تازہ اور خوشنودی بے اندازہ حاصل
ہوئی اور جبرئیل علیہ السلام اوپر کعبہ کی کوٹھے کے نازل ہوکر اور تخت پر بیٹھکر اور تمام زمین کیطرف مومنین بشارت اور خوشخبری بھجوائی کہ نور محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیچ آمنہ کی آیا تو بہترین خلق اوس سے پیدا ہوگا اور اوسکی امت سب امتون سے بہتر ہوگی اور اوس رات تخت
شیطان کا اوندھا ہوگیا اور چالیس رات دن وہ ملعون دریا اور جنگلو مین لوٹتا پوٹتا پھرا یہان تک کہ سیاہ اور سوختہ ہوگیا پھر وہ
ملعون کوہ قبیس پر چڑھا اور چلایا اور بہت اوسنے فریاد کی اور شور مچایا یہان تک کہ تمام اولاد اور ذریتہ اوسکی جمع ہوئی اور سب نے
اوس سے پوچھا کہ سبب اس فریاد و زاری کی کیا ہی اوس مردود نے کہا اے فرزندون یقینی یہ بات ہی جانو کہ ہلاکت ہماری ثابت ہوئی اور
سب شیاطین ذلیل و خوار ہوئے کہ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ شکم آمنہ کے قرار پکڑا کہ اشرف الاولین والآخرین کا ہی بتون کو توڑیگا
بدعتون کو باطل کریگا شراب کو اور جوئی کو حرام کریگا خبردار کہ ہمارکی ہم پاس آنی موقوف ہوجائیگی اور وہ عدل و انصاف کریگا ظلم کی بنیاد ڈھائیگا
زمین کو ساتھ مسجدونکی زینت دیگا ساری دنیا مین دین توحید کا ظاہر کریگا امت اوسکی سب امتون سے بہتر ہوگی شرک کریگی اور
علی ہذا القیاس کہ اوس ملعون نے کہا اور بہت افسوس کیا ابن عباس سے روایت ہی اوس رات کہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
ساتھ ذات آمنہ کی متصل اور ملنی والی ہوئی تمام عرب کے کاہنون نے کہ غیب سے خبرین کہتے تھے اوپر اس حال کے مطلع ہوکر آپسمین اسبات کے
پیغام بھیجے اور لات و عزیٰ کی قسم کھائی کہ بیچ شرق و غرب کے سب جانورون پرندون چرندون اور دریائی اور صحرائی نے اپنے ہمجنسونکو بشارت دین
اور خبرین کہین کہ اب وہ وقت آیا کہ دنیا ساتھ نور محمد ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانی و روشن ہوگی اور جانور قریش کی گویا ہوئے اور یہ بولے

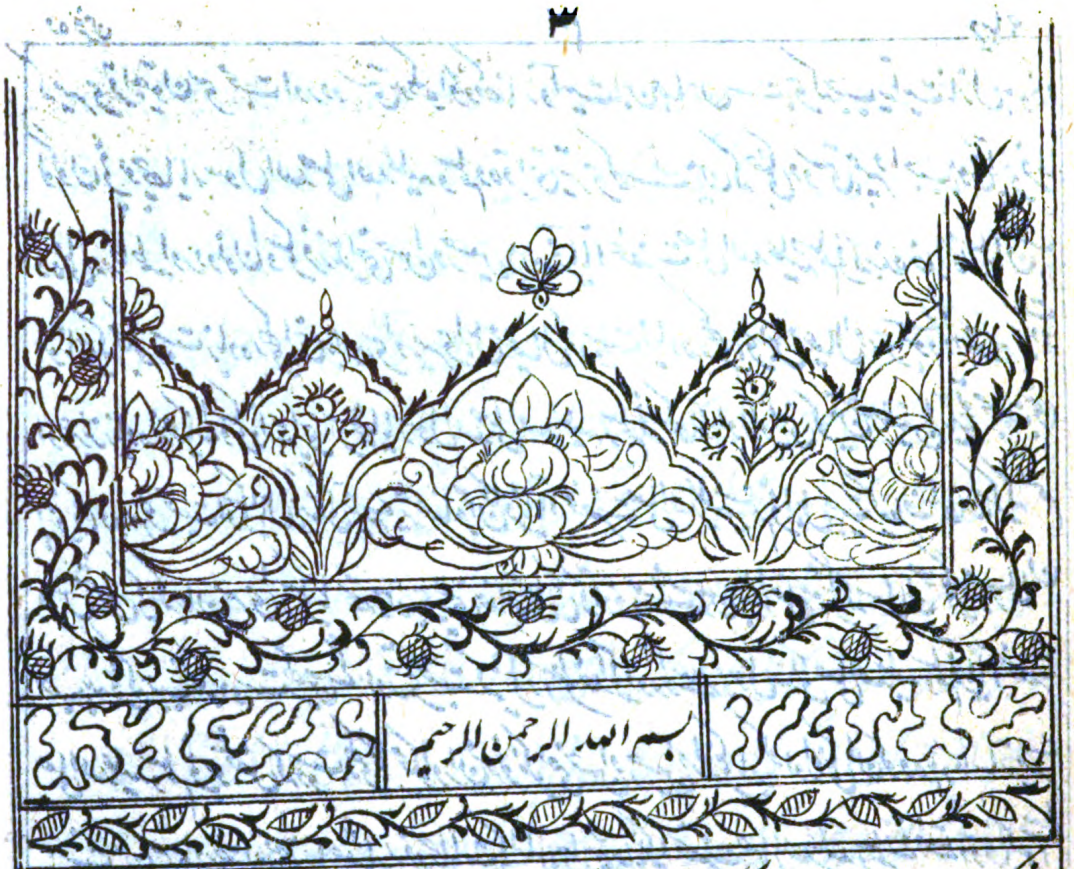
اور پسند خاطر اولاد بتول کی ہووی علیہم التحیۃ والرضوان علی المولف الرحمۃ والغفران **مخزن** پچھلا بیچ ذکر خیر جناب رسالت
شفیع المذنبین سید المرسلین احمد مجتبی حضرت محمد مصطفی کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارباب سیر اور اصحاب باہنر روایات معتبرہ صحیحہ قویہ لکھتی ہین
کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بعد اللہ تعالے کی بزرگی اوپر ختم ہی عرب کے قوم مین سی ہین اور اولاد حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ہی صلوۃ اللہ
علی نبینا وعلیہ اور قریشی ہاشمی ہین اس سواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دادا دون کے سلسلہ مین ایک شخص ہی کہ نام اوسکا نضر
ساتہ نون اور ضاد نقطہ دار کی اور لقب اوسکا قریش ہے پس جو کہ اوسکی اولاد مین ہین اونکو قریش کہتی ہین اور لغت مین قریش ایک جانور کا نام ہے
کہ وہ سمندر مین ہوتا ہی سمندر کے سب جانورون مین سی بڑا ہے پس جو کہ نضر بیچ قوم اپنی کی سب سے امتیاز رکھتا تھا بیچ بزرگی کی اور بڑے ہونی مرتبہ اور
قدر کی اور منزلت کی اسلئے لقب کہا گیا ساتہ قریش کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دادا کے باپکا نام ہاشم ہے پس اسواسطے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد عربی قریشی ہاشمی کہتی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب اسطرح ہی اسمین
کچھ خلاف نہین کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد مین سی ایک شخص ہی کہ نام اوسکا ہی عدنان اوسکا بیٹا معد اوسکا بیٹا نزار اور اوسکا بیٹا
مضر اوسکا بیٹا الیاس اوسکا بیٹا مدرکہ اوسکا بیٹا خزیمہ اوسکا بیٹا کنانہ اوسکا بیٹا نضر اوسکا بیٹا مالک اوسکا بیٹا فہر
اوسکا بیٹا غالب اوسکا بیٹا لوی اوسکا بیٹا کعب اوسکا بیٹا مرہ اوسکا بیٹا کلاب اوسکا بیٹا قصی اوسکا بیٹا عبد مناف
اور عبد مناف کی گھر ایک وقت اور ایک ساعت دو لڑکی جڑوان پیدا ہوئی اور پیشانی ایک کی دوسرے کی پیشانی سی جڑی ہوئی تھی اور
چمٹی ہوئی تھی ہر چند جدا کرتی تھے اور چھڑاتی تھے جدا نہوتی تھی اور نہ چھوٹتی تھی آخر کو اون پیشانیونکو تلوار سی جدا کیا اور ایک کا نام
ہاشم اور دوسرے کا نام عبد شمس رکہا ایک عقلمند نے عرب مین سی یہ جراسنکر کہا کہ لایق یون تھا کہ پیشانیونکو اوچیر سی جدا کرتے
تلوار سی جدا کرتی اب جو تلوار سی جدا کیا ہی چاہیے کہ ہمیشہ اینمین اور انکی اولادین تلوار چلتی رہی اور آپسمین لڑائی اور جھگڑا ہوتا رہے
اور جیسا کہ اوس عقلمند نے کہا تھا خدا تعالی کی قدرت سی ویسا ہی پیش آیا چنانچہ وہ معاملہ کہ درمیان حضرت امام حسین علی نبینا
وعلیہ السلام کی اور یزید مردود کی ہوا گویا اثر اون پیشانیون جدا کرنیکا تھا کہ حضرت امام برحق ہاشم کی اولادین ہین اور یزید نبی امیہ
سی ہی کہ امیہ عبد شمس کی اولاد سی ہے اور عبد مناف کا بیٹا ہاشم اور اوسکا بیٹا عبد المطلب اور اوسکا بیٹا عبد اللہ پدر بزرگوار
حضرت محمد رسول اللہ کا صلے اللہ علیہ وسلم اور یہ عبد اللہ ساتہ کمال حسب اور جمال نسب کے اور لطف گفتار کی اور حسن کردار کی قریشی
جوانون سی امتیاز رکھتا تھا اور بسبب نور محمدی کی کہ اسکی پیشانی مین جھلکتا تھا نہایت خوبصورت اور زیبا طلعت تھا کہ اپنی عہد
مین یوسف ثانی بلکہ خوش منظر اوس سے بھی زیادہ تر تھا اور عورتین پریچہرہ اور حور پیکر اونپر شیدا وخورشید منظر عرب کی

دنیا مین اپنی زندگی مین رو دہین جبکہ حق تعالی فرانیکو شہادت حضرت امام حسین کی سی خبر دی ہے اور بعد اپکی وفات کے جبکہ
حضرت امام حسین کی شہادت ہوئی ہے تو حضرت ام سلمہ فرا و حضرت عبداللہ بن عباس نے آپکو خواب مین دیکھا کہ آپکا حال پریشان ہی اور
چشم گریان ہی پس رونا غم اہل بیت مین پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور نشانی محبت جناب مصطفوی کی ہی کہ وہ عین ایمان ہی اور
شہادت حضرت امام حسین کی وہ امر ہے کہ آسمان و زمین اور جن و انسان سب اوسپر روتے ہین الغرض رونا غم حسین مین موجب ثواب بیحساب کا ہی فرمودہ آخر
ہر گریہ یا خندہ ایست بہ مرد خوبین مبارک بنداد ایست پخرد و ہندی نکہ تو بگوئی ناصح کہ رونا تجکو زحمت ہے یہ گریہ حق مین اس عاصی کے تو باران
رحمت ہی پس ان امور کو ملحوظ خاطر فاتر کر کر دل مین اس خیال باہی محبان آل عبا کی اور قطرہ دریائے اہل صفا یہ ارادہ کیا ہی کہ ایک کتاب مختصر بیچ ذکر مناقب
اہل بیت نبوی کے اور بیان شہادت اولاد مرتضوی کے اس ترتیب سے تالیف کیجاوے کہ احوال سب مسلسل ہووے اور بیان مین باعتبار تقدیم و تاخیر کے کچھ خلل
ہووے اور احوال آل عبا کی اصل و فرع کا اوسمین تھوڑا تھوڑا سب ہو تو قصہ پر غصہ شہادت عظمی کا سلسلہ انتظام کی مرتب ہووے اور غرض اس کتاب سے
یہ ہی کہ مسلمان اسکو پڑھکر اور سنکر بیچ حاصل کرنے کمال محبت اہل بیت کی مشغول ہووین تو خدا تعالے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبول ہووین اور
بادہ جبال نبی سی صلی اللہ علیہ وسلم شرمسار رہین آور انکی غم اور درد مین گرفتار رہین اور غم حسین مین اشکبار رہووین اور نامہ اعمال اپنا اشک چشم سے
دھووین تا کہ گناہو نسی پاک ہووین اور پسندیدہ صاحب لولاک ہووین اور اس گنہگار کو بھی اجر عظیم ہو اور جہان اسپر حضرت کریم ہو پس
اس بندہ خاکسار ذی الجلال فی یعنی نصر اللہ متخلص بوصال ہی کتابین معتبرہ جمع کر کر اور اونمین سی احوال تھوڑا سا چنکر اس چھوٹی سی کتاب
کو مرتب کیا اور وہ کتابین کہ جنسے یہ احوال لکھا ہی یہ ہین مشکوۃ شریف ترجمہ مشکوۃ کہ شیخ عبدالحق محدث نے لکھا ہی رحمۃ اللہ علیہ
مفتاح النجا منزل الابرار تحفہ المجلسین صواعق محرقہ تہذیب التہذیب ریاض النضرہ فی مناقب العشرۃ معارج العلی فی مناقب المرتضی
شواہد النبوت مدارج النبوت معارج النبوت روضۃ الاحباب روضۃ الصفا فصل الخطاب اور تواریخ کی کتابون مین کہ
روایات ضعیفہ ہین بندہ درگاہ نے غالب یہ سے ہے کہ اونکو تحریر کیا اور اکثر روایات صحیح اور قوی کو ہی لکھا اور روضۃ الاحباب
کی جلد ثانی مین اور روضۃ الصفا مین کہ روایتین صحیح اور غیر صحیح اور ضعیف اور قوی ہین اور رطب اور یابس بہت کچھ لکھا ہے
اس ذرہ بیمقدار بہ بیت یافتہ علما نامدار آنان و کتابون مذکورین سی حتی المقدور اکثر اور غلب صحیح اور قوی روایتون کو استخراج اور
انتخاب کیا ہی اور وہ روایتین کہ مخالف مذہب اہل حق کی ہین اونمین سی ایک بھی نہین تحریر کی الغرض اس مختصر کی صحیح اور معتبر
ہونیمین اس سراپا قصور نے نہین تقصیر کی اور اس کتاب کو اوپر دس باب کے کہ ہر ایک کا نام مخزن رکھا ہی مشتمل کیا اور ہر مخزن کو اوپر فصول
اور فوایدکو متضمن کیا اور نام اسکا دہ مخزن رکھا امید قوی جناب ایزدی سے ہی کہ یہ کتاب مقبول جناب رسول کی ہووے صلی اللہ علیہ وسلم

کہ ایک تو آسمین بجالانا فرمان برداری حضرت باری کا ہی کہ حق تعالی نے کلام اللہ مین فرمایا ہی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یعنی
اسی نعمت پروردگار اپنے کا پس ذکر کر تو حاصل یہ ہی کہ نعمت کا ذکر کرنا اور اوسکی خوبی کا بیان کرنا یہ بھی شکر کرنا ہی اور وجود جناب مصطفی کا صلی اللہ
علیہ وسلم اور ظہور لوگا سید الابرار کا رحمت شامل اور نعمت کامل ہے پس اس نعمت عظمی کی اور اس عطیہ کبری کی مناقب و فضایل کا بیان کرنا گویا شکر
بجالانا ہی اور سرہ سنان ہر گون کی انعام کا اور دریافت کرنا ان جنابون کی آثار کا ثمرہ عظیم رکھتا ہی بیچ ازالہ کرنے زنگ عصیان کے آئینہ دل
و جان سے اور بیچ حاصل کرنے نور ایمان و عرفان کے اور ان مقربان درگاہ ذی الجلال کی عبادات اور ریاضت اور استقامت اور ہمت اور صبر اور شکر کا معلوم
کرنا موجب توفیق و ہدایت کا اور سبب رغبت اور ہمت کا ہوتا ہے واسطے طالب کے پس ذکر خیر ان ذوات عالی صفات کا بمنزلہ صحبت بابرکت
کی ہی اور تیسرے ذکر کرنا محبوبان الہ کا اور محبان درگاہ کا باعث نزول رحمت کا اور سبب حصول قربت کا ہی تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ عِنْدَ ذِكْرِ الْاَخْيَارِ
یعنی نازل ہوتی ہی رحمت نزدیک ذکر احوال نیک بختون نیکوکارون کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ ذکر کرنا علی کا
عبادت ہی پس ذکر کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی اولاد کا کہ وہ جز ہین آپکی بطریق اولی عبادت ہی اور چوتھے یہ ذکر خیر خالی قرار
درود اور آیات کلام اللہ سے نہین کہ جابجا اس بیان مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا ہی اور درود پڑھی جاتی ہین اور اگر بجا
آیتین کلام اللہ کی مذکور ہوتی ہین اور یہ ظاہر ہے کہ پڑھنا آیات کلام اللہ کا اور درود کا بڑی عبادت ہی الغرض اس ذکر مین فوائد
دینی و دنیوی بھری ہوئی ہین سامنے ادنی تامل کے معلوم ہوتی ہین اور رونا اور غمگین ہونا اوپر وفات سید الکاخات اشرف المخلوقات
کی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوپر شہادت اہل بیت و لا صفات کی موجب ثواب کا اور ترقی درجات کا اور باعث کفارہ سیئات کا ہی اور
علامت رحمت کی اور دلیل شفقت کی ہے روایت ہی حضرت بلال سے جو آنکھ کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم پر روویگی وہ آنکھ
دوزخ کی آگ نہ دیکھی گی اور صحاح احادیث سے ثابت ہی کہ مسلمان کے گناہ بسبب اندوہ اور غم کے کہ اوسکو لاحق ہوتا ہی جھڑ جاتی ہین اور اوسکی
بخشش ہوتی ہی پس غم اہل بیت کا کہ انسان کو ہووے سب غمون سے زیادہ تر ہی بیچ سبب ہونیکے واسطے کفارہ سیئات کی اور واسطے
حصول ثواب و نجات کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْبُكَاءُ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالصُّرَاخُ مِنَ الشَّيْطَانِ رونا اثر رحمت
کا ہی اور نوحہ و چلانا شیطان کی طرف سے ہی اور فرمایا آنسو آنکھ کے اثر رحمت کا ہی اور جو کہ رحم کرے اور رحم دل مین رکھتا ہو اوس شخص پر رحم
نہین کیا جاتا یعنی خدای تعالی اوسپر رحم نہین کرتا اور فرمایا وہ چیز کہ ہو دل سے اور آنکھ سے پس وہ خدا سے ہی یعنی غم کرنے سے اور رونے سے
حق تعالی راضی ہوتا ہی اور وہ کہ ہو زبان سے اور ہاتھ سے پس وہ شیطان سے ہی یعنی چلانے سے اور بیان کرنے سے اور ماتم کرنے سے اور پیٹنے سے
شیطان خوش ہوتا ہی کہ انسان گناہگار ہوتا ہے اور یہ بات خود معلوم اور روشن ہی اور زبان کو سب کو معلوم ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غم حسین سے

تھے مسجد نبوی مین اور اوسوقت حضرت ابوبکر صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر خطبہ پڑہ رہی تھے کہ حضرت ابوبکر سے کہا
اوتر میرے باپ کے مقام پر سے پس کہا حضرت ابوبکر نے کہ سچا ہی تو قسم خدا کی تحقیق یہ مقام تیرے باپ کا ہی پھر حضرت امام حسن کو اوٹھا کر اپنی گود مین بیٹھایا
اور جوش محبت اہل بیت سے بہت روئے اور حضرت امام حسین نے بھی یہ معاملہ کیا تھا حضرت عمر سے اور حضرت عمر نے بھی حضرت امام حسین کو کہ طفل
صغیر تھے اوٹھا کر اپنے پہلو مین بیٹھایا تھا اور کہا تھا کہ ہمارے سر ون پر بال تیرے باپ ہی کے اوگائی ہوئی ہین یعنی ہمکو عزت اور فرحت اور شرف
تیرے باپ ہی کی سبب سے ہی الغرض اہل بیت کی قدر اصحاب جانتے تھے اور اصحاب کی قدر اہل بیت جانتی تھے نقل مشہور ہی دلی اوسکا
سوا اوسکے اور کون جان سکتا ہی اور بزرگیان اونکی کون بیان کر سکتا ہی نظم ہندی مثنوی آل احمد کی شان بس ہے بلند ۔ حق تعالی نے وہ
کئی ہین پسند ۔ واسطے اونکے سب ہین زمان ۔ ذات رب نے بنائی ہین یاران ۔ جنت و حور و رضوان ۔ روح و ریحان
و کوثر و غلمان ۔ عرش و کرسی انجم و افلاک ۔ آتش و باد و آب و خطہ خاک ۔ سب ہین یہ ذات مصطفے کی لیے ۔ اور اولاد
مرتضی کی لیے ۔ برگزیدہ خدا کے ہین سب ۔ رب سے وہ خوش ہین اونسے خوش ہی رب ۔ دوستی فرض اونکی حق نے کی ۔ ہمکو ایمان کی
نشانی دی ۔ یعنی جو ہی محب آل رسول ۔ وہ ہی مومن ہے اور ہی مقبول ۔ دشمن اہل بیت ہی مردود ۔ روسیہ دونہانمین مطرود
عشق آل نبی ضرور ایوے ۔ ہمکو اور حب مصطفے دیوے ۔ امی صال محب آل نبی ۔ خادم دوست عیال نبی ۔ حق سے کیجو دعا یہی بار ۔ ہو مجھی عشق
حیدر کرار ۔ ہی حیدر سے مین ہون محمود ۔ ہر دو کونین مین بفرح و سرور ۔ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کچھ معاملہ کریگا اولاد
عبدالمطلب سے یعنی اہل بیت سے پس اوپر میری ہی جزا دینی اوسکی جبکہ مجھسے ملاقات کریگا یعنی قیامت کو اور فرمایا جو کہ رنج دیگا میرے ایک اہل
پس تحقیق اذیت دیگا مجکو اور جو کہ مجکو اذیت دیگا پس تحقیق خدا کو اذیت دیگا اور فرمایا تحقیق مثل اہل بیت میرے کہ تم مین مثل نوح کی کہ کشتی
کی ہی جو اوسمین سوار ہوا اوسنے نجات پائی اور جو سوار نہوا وہ ہلاک ہوا یعنی ڈوبا یعنی محب اور پیرو آل نبی کی نجات پانیوالی ہین کہ کشتی ہین نوح کی
سوار ہین اور دشمن اہل بیت کی طوفان عذاب مین غرق ہونیوالی ہین کہ وہ دونہانمین ذلیل اور خوار ہین فرد پچہ غم نیوارمت راکہ باشد چو تو پشتیبان
چہ باک ز موج بحر ازا کہ باشد نوح کشتیبان ۔ قطعہ ہندی اپنی نیوار کو نہین خطرہ ۔ کہ نبی و علی ہین پشتیبان ۔ موج طوفان سے ڈرین کیون ہم
نوح خود ہمجگہ ہی کشتیبان ۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ نے بہت ثابت ہنی والا تم مین سے اوپر صراط کے وہ شخص ہوگا کہ جسکو تم مین سے شدت سے
اور افراط سے محبت ہوگی میرے اہل بیت کی ساتھہ اور میرے اصحاب کے ساتھہ اور فرمایا حضرت حسنین کے حق مین کہ یہ دونون فرزند مین میرے اور میری بیٹی
یعنی فاطمہ کے پس جو تحقیق مین دوست رکھتا ہون مین اونونکو تو بھی دوست رکھہ اونونکو اور دوست رکھہ اوس شخص کو کہ ان دونکو دوست رکھی اور ذکر آل عبا کا اور
اولاد مصطفے کا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیان کرنا مناقب و فضائل اور محامد و فواضل انکی کا افضل عبادت ہی اور موجب سعادت ہی اسواسطے

کہ میری قرابتیون سی محبت اور دوستی رکھو اور رکھنا روایت ابن عباس سے ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی
لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ قرابتی تیری کونسے ہین کہ جنکی دوستی ہمپر واجب ہوئی آپنے فرمایا
وہ علی اور فاطمہ اور دونون اوسکے فرزند یعنی حسن اور حسین ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ خدا کا مسلمان جب
ہوتا ہی کہ محبوب دوست زیادہ رکھی اپنی جان سی اور میری اہل و عیال کو دوست زیادہ رکھی ہی اہل و عیال اور سی ہووے ذات میری دوست
اور عزیز زیادہ نزدیک اوسکی ذات اپنی سی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھاؤ اولاد اپنی کو تین خصلتین ایک تو محبت نبی
اپنی کی دوسری محبت اوسکی اہل بیت کی تیسرے پڑھنا قرآن کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کیطرف خطاب کرکر کہ قسم
اوس شخص کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی یعنی خدا تعالی کی کہ آدمی بہشت مین جب داخل ہونگے کہ مسلمان ہونگے اور مسلمان
جب ہونگے کہ جب ہمکو دوست رکھینگے اور تمسی محبت کرینگے واسطے خدا کی اور واسطے رسول خدا کی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست رکھیگا مجکو اور ان دونو کو یعنی حسن اور حسین کو اور اونکی باپ کو اور اونکی ماں کو وہ ہوگا ساتھ میرے
بہشت مین میرے درجہ مین یعنی باعتبار رفع حجابات کے لیکن چاہیئے جاننا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط دوستی کیواسطے
نہین فرمایا ہی بلکہ غرض یہ ہی کہ اونسی دوستی کرو اور اونکی عملونکی اور خوبیون کی پیروی کرو اور سچی دوستی وہ ہی کہ دوست دوست کا پیرو
ہووے اور اوسکے طریقہ پر چلے ایسا ہی لکھا ہی علماء نیک دین نے اور فضلاء خوش یقین نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے قسم اوس شخص کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اوسکی کی ہے جو شخص کہ بغض رکھیگا ایک شخص سی بھی کہ وہ شخص
میرے اہل بیت مین سی ہوگا مقرر داخل کریگا اوس بغض رکھنے والے کو حق تعالی بیچ آتش دوزخ کی اور فرمایا جو کہ
بغض رکھیگا اہل بیت سی پس وہ منافق ہے اور فرمایا خطاب کرکر حضرت فاطمہ کیطرف سلام اللہ علی النبی وعلیہا
کہ یا فاطمہ تحقیق ہے یہ بات کہ اللہ تعالی غضب ہوتا ہی اور غصہ مین آتا ہے بسبب غضب اور غصہ تیری کی یعنی جس سے
کہ تو ناخوش اور ناراضی ہووے تو اوسپر غضب خدا کا ہوتا ہی اور حق تعالی راضی ہوتا ہی ساتھ رضا اور خوشی
تیری کی یعنی جس سے کہ تو راضی اور خوش ہووی اوس سی حق تعالی راضی اور خوش ہووی پس جو شخص کہ اذیت دیگا
ایک شخص کو بھی اولاد فاطمہ مین سی پس وہ اس خطرہ عظیم مین پڑیگا یعنی غضب الہی مین گرفتار ہوگا اسواسطے کہ یہ
اذیت ناخوش کریگی فاطمہ کو اور جو شخص کہ دوست رکھیگا اولاد فاطمہ کو وہ حق تعالی کی خاسندی اور خوشی کی بشارت مین
داخل ہوگا بسبب خاسندی فاطمہ کی علی النبی وعلیہا السلام روایت ہی دارقطنی سی کہ آئی حضرت امام حسن در حالیکہ طفل اور لڑکی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر و سپاس خدائے ذی بیار کو کہ اوسنے عرش و کرسی اور لوح و قلم اور زمین و آسمان اور جن اور آدم واسطے ذات پاک صاحب لولاک کے موجود کیے اور آل و اصحاب اوس پیغمبر عالی جناب کی سبب خلق اللہ مین مسعود کیی اور درود و سلام رسول مقبول پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکا نام ہے اور سارے انبیاء اور مرسلین سے اور ملایک مقربین سے برتر اونکا مقام ہے اور اونکی آل و اصحاب پر کہ وہ پیشوا ان دین ہین اور رہنمائے یقین ہین ای پر بعد حمد و صلوۃ کے کہتا ہے حقیر پر تقصیر سراپا جرم و عصیان نصر اللہ ابن حکیم ثناء اللہ خان علیہما الرحمۃ و الغفران بہ فضل رب الانس و الجان کہ محبت آل نبی کی صلی اللہ علیہ وسلم عین ایمان ہے اور نفس عرفان ہے چنانچہ فرمایا حق تعالے نے بیچ قرآن شریف کی قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى یعنے کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت سے کہ نہین طلب کرتا مین تم سے اوپر ابلاغ اور ارشاد کے کچھ اجر اور عوض یعنی مین جو تمکو ارشاد کرتا ہون اور ہدایت کرتا ہون اور نیک راہ دکھاتا ہون اوسپر کچھ اجرہ اور عوض نہین چاہتا ہون تمسے مگر دوستی بیچ قرابتیون میری کی یعنی مگر یہ چاہتا ہون

فہرست کتاب مستطاب شہادت معدن دہ مخزن

صفحہ	مضمون
۸	**مخزن پہلا** بیچ ذکر جناب رسالت مآب شفیع المذنبین
〃	سید المرسلین احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ
〃	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
۱۴	**مخزن دوسرا** بیچ نکاح حضرت علی کے ساتھ
〃	حضرت فاطمہ علیہم التحیۃ والرضوان کے اور بیچ ذکر
〃	پیدائش حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین
〃	علی نبینا وعلیہما السلام کے
۲۵	**مخزن تیسرا** بیچ ذکر مناقب اہل بیت کے
۳۷	**مخزن چوتھا** بیچ ذکر وفات حضرت سید المرسلین
〃	خاتم النبیین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
〃	کے اور بیچ ذکر وفات حضرت خیر النسا بضعۂ خواجہ
〃	ہر دو سرا اسلام اللہ علی محمد وعلیہما کے
۵۴	**مخزن پانچوان** بیچ ذکر وفات اسد اللہ الغالب
〃	مظہر العجائب والغرائب شیخ للمشارق والمغارب
〃	علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور بیچ ذکر وفات
〃	گل گلستان رسول سرور دل وجان جناب بتول
〃	مقبول بارگاہ وہی المنن حضرت امام حسین
〃	سلام اللہ علیٰ محمد وعلیہ کے

صفحہ	مضمون
۶۹	**مخزن چھٹا** بیچ ذکر وصف حمید امام شہید
〃	امیر کونین حضرت امام حسین علی النبی وعلیہ السلام
〃	اور بیچ ذکر حال یزید پلید علیہ ما علیہ اور بیچ ذکر
〃	حال مسلم ابن عقیل علیہ الرضوان کے
۸۸	**مخزن ساتوان** بیچ ذکر روانگی حضرت
〃	امام حسین کے مکہ معظمہ سے طرف کوفہ کے اور بھنچنے
〃	کے بیچ کربلا کے اور پیش آنے جنگ و لڑائی کے
۱۱۰	**مخزن آٹھوان** بیچ ذکر شہادت حضرت
〃	حر اور بیان شہادت خویش و اقربائے
〃	حضرت امام حسین علیہما السلام
〃	کے
۱۲۶	**مخزن نوان** بیچ ذکر حصول شہادت حضرت
〃	امام حسین کے اور احوال اہل بیت کے بعد
〃	بعد شہادت کے
۱۳۹	**مخزن دسوان** بیچ ذکر حال قاتلان اہل بیت
〃	اور بیچ بیان شان نزول امام کے
۱۵۰	مناجات بجناب باری عز اسمہ
۱۵۲	تاریخ ختم کتاب

Dak Mukherjee

INDIAN INS

بعون خالق کون و مکان و بهمین خلاق زمین و آسمان

کتاب لاجواب در تصنیف جالینوس زمان بوعلی دوران حکیم نصر الله خان صاحب متخلص بوصال مسمی به

دو محرق

محتوی بر احوال پر ملال شهادتین حضرت امام حسن و امام حسین علیهم الصلوة والسلام

در مطبع نامی منشی نول کشور طبع مزین مطبوع اهل جهان گردید

Dah ma tchzan

16.E.29.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

